يا ايها النبي انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا

افضل الصلوات علی سید السادات

فضائل درود

تالیف: علامہ امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: مولانا حکیم محمد صغر صاحب فاروقی

مکتبہ نبویہ ۝ گنج بخش روڈ لاہور

فضائلِ درود

اردو ترجمہ

افضل الصلوات علیٰ سید السادات

مولانا حکیم محمد اصغر صاحب فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ـــــــــــ افضل الصلوٰت علیٰ سید السادات

تالیف ـــــــــــ حضرت علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمہ اللہ

نام ترجمہ ـــــــــــ فضائل درود

مترجم ـــــــــــ مولانا حکیم محمد اصغر صاحب فاروقی

موضوع ـــــــــــ فضائل درود و سلام

سن طباعت ترجمہ بار اوّل ـــــــــــ سنہ ۱۹۸۰ء

صفحات ـــــــــــ ۲۲۴

تعداد ـــــــــــ ایک ہزار

طابع ـــــــــــ بختیار پرنٹرز۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

قیمت ـــــــــــ ۱۵ روپے

ناشر

مکتبۂ نبویہ ـــــ گنج بخش روڈ ـــــ لاہور

فہرست

مقدمہ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم اے

حضرت علامہ یوسف بن اسمٰعیل بن محمد ناصر الدین نبہانی الفلسطینی المصری قدس سرہٗ انیسویں صدی کے علماء اہلسنت میں مانے جاتے ہیں۔ آپ ۱۲۶۵ھ/۱۹۴۹ء میں مصر کے قبیلہ نبہان میں پیدا ہوئے۔ جامع ازہر مصر میں علوم دینیہ کی تکمیل کی۔ ۱۲۸۹ھ میں سند فراغ حاصل کی۔ آپ شیخ ابراہیم سقا شافعی (۱۲۰۹/۱۸۷۲ء) کے نامور تلامذہ میں شمار ہوتے رہیں۔ آپ اپنے وقت کے زبردست صاحبِ تحریر و تقریر۔ مایۂ ناز ادیب۔ قابل مصنف و مؤلف تھے۔ بیروت میں عہدہ قضا پر فائز رہے۔ مگر علمی ذوق کے پیشِ نظر سرکاری لائبریری کے نگرانِ اعلیٰ بھی تھے۔

آپ کی تحریروں کا مرکزی نقطہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت ہے۔ آپ نے ذاتِ نبوی علیہ التحیۃ والصلوٰۃ پر جتنی کتابیں تالیف کی ہیں اس کی مثال آپ کے معاصرین میں کہیں نہیں ملتی۔ آپ کی گراں قدر تصنیفات عرب و عجم کے علماء کے زیرِ مطالعہ رہیں اور پھر جید علماء کرام سے دادِ تحسین حاصل کرتی رہیں۔ اعلیٰحضرت امام اہلسنت احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے حج کے موقعہ پر آپ کی زیارت کی اور آپ کی ایمان افروز تصانیف پر ہدیۂ تحسین ادا کیا۔ حضرت علامہ نبہانی نے فاضل بریلوی رحمہ اللہ کی کتاب الدولۃ المکیہ پر ایک زوردار تقریظ لکھی۔ آپ نے ۱۳۵۰ھ ۱۹۳۱ء میں وفات پائی اور اپنے آبائی گاؤں اجزام میں آسودۂ خاک ہوئے۔

شدیم خاک ولیکن ز بوئے تربت ما
تواں شناخت کہ زین خاک مردمی خیزد

زیرِ نظر کتاب افضل الصلوات علیٰ سید السادات آپ کے عشق و محبت کا ایک

نمونہ ہے۔ اس میں آپ نے اپنے آقا و مولا کی بارگاہ میں ہدیۂ درود پیش کرنیوالوں کی عظمت اور رفعت کو بڑی عقیدت سے پیش کیا ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں مختلف مشاہیر کے تصنیف کردہ درود کی اسناد کو بیان کیا۔ پھر درودِ پاک کی برکات پر روشنی ڈالی ہے۔ اس مجموعہ درود میں تقریباً ۵۰ درود پاک جمع کیے ہیں۔ یہ درود اہل عشق و محبت کے دل و ایمان کا سامان ہے۔

زبانِ عربی کا یہ گراں قدر اور نادر تحفہ اب اردو میں آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے۔ حضرت علامہ مولنا محمد اصغر صاحب فاروقی (مترجم کتب کثیرہ) نے اس کتاب کو اردو لباس میں جلوہ گر ہونے میں بڑی کاوش سے کام لیا۔ انہوں نے اس دقیق اور پھر بابرکت کتاب کا ترجمہ کرتے وقت بڑی ژرف نگاہی سے کام لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیک کام کے لیے اجرِ کثیر دے۔

قارئین کرام اس کتاب کو جو "فضائل درود" کے نام سے ان کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہے۔ محبت و عقیدت سے مطالعہ میں لائیں گے۔ اگر بعض قارئین ان درود پاک میں سے کسی ایک کو اپنا معمول بنا کر اس کی برکات سے بہرہ ور ہوں تو وہ ناشرین اور مترجم کی کوششوں کو دعائے خیر میں یاد رکھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ

برادرانِ عزیز! آپ دین و دنیا کی فلاح کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجنے کے آرزومند ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والوں کے لیے اس کتاب کا مطالعہ کرنا اور اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ تلاش بسیار کے باوجود اس موضوع پر اس سے بہتر کتاب نہیں پائیں گے۔ میں بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر دعا گو ہوں کہ وہ مجھے اور دوسرے سلیم القلب مسلمانوں کو تمام روحانی اور جسمانی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ خصوصاً ہماری زبانوں کو اعتراض و تنقید کی بیماری سے محفوظ رکھے۔ اِنَّہٗ وَلِیُّ ذٰلِکَ

فصل اوّل

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِی ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط علامہ شمس الدین خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِی میں النبی سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ اس آیۂ کریمہ سے حق تعالیٰ کا مقصد یہ ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر خصوصی رحمت نازل فرمائی جائے۔ اور ملائکہ بھی آپ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ صلوٰۃ سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے۔ اور فرشتوں کی طرف سے استغفار کا اظہار ہے۔ ابو العالیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ فرشتوں کے سامنے آپ کی تعریف و مدح کرنا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ یہ ہے۔ کہ وہ بارگاہِ نبوت میں دعا کرتے رہیں۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ یعنی ان کے لئے رحمت کی دعا کرو۔ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط سلام و ثنا کے تحائف پیش کرو۔ جہاں تک ممکن ہو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کی عظمت اور برتری بیان کی جائے۔ مدح وثنا کی کثرت کی جائے۔ اور حسنِ اتباع سے جس بات کا آپ حکم فرمائیں۔ اسے بجالایا جائے۔ اور انہی زبانوں سے آپ کی ذات گرامی پر سلام بھیجا جائے۔ سلام میں تاکید کے لئے مصدر کا کلمہ استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن صلوۃ میں مصدر کا ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ صلوۃ اِنَّ اللہ و ملائکتہ، یعنی اللہ اور فرشتوں سے موکد تھی۔ اور سلام حضور کی امت کے لئے خاص تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کم از کم جن الفاظ میں درود بھیجا جاتا ہے وہ یہ ہیں اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مگر مکمل درود پاک کے الفاظ یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ آلِ ابراہیم سے مراد حضرات اسماعیل۔ اسحٰق اور انکی اولاد ہے

حضرت امام بیضاوی کی تشریح حضرت امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔ اِنَّ اللہ وملائکتہ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِی۔ میں آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شرف کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ اور آپ کی شان کی رفعت کا بیان ہے۔ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو! تم بھی اس بات کی کوشش کرو کہ حضور کی ذاتِ والاصفات کی برتری کو بیان کیا جائے۔ تمہارے لئے یہ بات زیادہ بہتر ہے۔ اور کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ (وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا) اور کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِی۔ پھر کہا۔ ان احکام پر عمل کرو۔ اور فرمانبردار بن جاؤ۔ یہ آیت فی الجملہ حضور کی ذاتِ گرامی پر صلوٰۃ وسلام کے وجوب پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک لیا جائے۔ آپ کی ذات والاصفات پر درود پاک پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور حافظ سخاوی نے فرمایا۔ اور انہوں نے
ابن عبدالبر سے بیان کیا۔ کہ حضرات علماء کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ ہر مسلمان
کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا اسی آیہ کریمہ کی رو سے فرض
ہے۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ زندگی بھر میں ایک بار درود پڑھنے
کے وجوب میں تو کسی کو اختلاف نہیں۔ یہ سنت موکدہ کی طرح نہایت ضروری
ہے۔ اس سے پہلے ابن عطیہ رضی اللہ عنہ بھی یہی بات کہہ چکے ہیں۔ کہ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہر حال میں سنت ہے۔ جسے کسی صورت میں بھی
ترک نہیں کیا جا سکتا۔ اس نیک کام سے وہی شخص غفلت کر سکتا ہے۔ جس میں
نیکی کی رمق باقی نہ ہو۔ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک نماز کے آخری تشہد
میں درود پاک پڑھنا واجب ہے۔ امام مالک رضی اللہ عنہ اور آپ کے
شاگردوں کے نزدیک بھی یہی بات درست ہے۔ لیکن بعض حضرات نے بالیقین
کثرت سے درود پاک پڑھنا واجب قرار دیا ہے۔

امام طحاوی رضی اللہ عنہ کی رائے | امام طحاوی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ
ایک ایمان دار کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ جب بھی حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کا ذکر سنتے یا آپ کا اسم گرامی زبان پر لائے۔ تو آپ کی ذات گرامی پر
درود شریف ضرور بالضرور پڑھے۔ امام حلیمی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب شعب الایمان
میں لکھا ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام اور تعظیم ایمان کا ایک شعبہ ہے۔
آپ کی تعظیم کا مقام محبت سے بلند تر ہے۔ اندریں حالات ہم پر لازم ہے
کہ آپ کے ساتھ محبت کریں۔ اور تعظیم بجا لائیں۔ یہ محبت اور عزت بیٹے کی والد۔

غلام کی آقا کے تمام احترام و اعزاز سے بلند و بالا ہے۔ یہی مقصد ہے قرآن کریم کی آیات کا اور اسی مقصد کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکام نازل ہوئے ہیں۔

حافظ سیوطی کا بیان | حافظ سیوطی دُرِ منثور میں لکھتے ہیں۔ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو لوگ حضور صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کو مبارک باد دیتے تھے۔ عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ کی یہ روایت مختلف تفاسیر اور احادیث میں منقول ہے۔ کہ وہ ایک بار کعب بن عجرہ سے ملے۔ انہوں نے فرمایا۔ میں تمہیں ایک ایسا تحفہ دینا چاہتا ہوں۔ جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا تھا۔ میں نے کہا ضرور مجھے ایسا تحفہ دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب اِنَّ اللّٰہَ وَ ملائکتہ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِی آیت نازل ہوئی۔ تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آپ کو سلام تو عرض کرتے رہتے ہیں۔ مگر آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجی جائے۔ آپ نے فرمایا کہو! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ بعض دوسری روایات میں ان الفاظ کو کمی و بیشی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

علامہ قسطلانی کا قول | علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شرح بخاری اور کتاب المواہب الدنیہ میں عارف ربانی ابی محمد المرجانی ؒ سے نقل فرماتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کَمَا صَلَّیْتَ اور کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فرمایا ہے، لیکن کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُوْسٰی نہیں فرمایا۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کی تجلی جلالی تھی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جلوۂ خداوندی سے بیہوش ہوکر گر پڑے اور خلیل اللہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی تجلی جمالی تھی۔ محبت اور خلت جمالی آثار میں سے ہوا کرتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے درود اسطرح بھیجا کرو جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شانِ جمالی پر موزون ہے۔ اس واقعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ برابری کی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ آپ اپنی امت کو ایسی تجلی کے حصول کی دعا کا سبق دیں۔ جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا کی گئی تھی۔ حدیث پاک کا تقاضا محض مشارکت فی الوصف ہے۔ اور وہ تجلی جمالی میں ہے۔ مراتب میں برابری کا تقاضا ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے دونوں مقربوں پر اپنی تجلی جمالی انکے مراتب اور مقامات کے مطابق وارد فرماتا ہے۔ اگرچہ دونوں تجلی کے وصف میں مشترک ہیں۔ لیکن وہ ہر شخصیت پر علیحدہ علیحدہ مقام و تزکیہ کے لحاظ سے تجلی ڈالتا ہے۔ اِن مراتب و مقامات کے حدود کا تعین تو اسی کی ذات سے وابستہ ہے۔ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے کہیں بلند و برتر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مطلوبہ صلوٰۃ بھی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی صلوٰۃ سے اعلیٰ اور برتر ہوگی۔

امام نووی نے بھی اسی موضوع کی تائید میں ایک لطیف بات فرمائی ہے۔ کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درود شریف کی تشبیہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے بہت خوب ہے۔ باوجودیکہ آپ کی ذات سیدنا ابراہیم سے بہت افضل ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تشبیہ اصل صلوٰۃ کی اصل صلوٰۃ کے ساتھ ہے

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الجواہر المنظم فی زیارۃ القبر الشریف النبی المکرم میں لکھتے ہیں۔ کہ سیدنا ابراہیم اور آپ کی مومن آل کو اس لئے ترجیح دی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے برکت اور رحمت کو انکے علاوہ کسی قوم میں یکجا نہیں فرمایا۔ سورہ ہود میں فرمایا۔ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ آپ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام انبیاء سے افضل ہیں۔

درود پاک تمام اعمال سے افضل ہے | علامہ احمد بن المبارک اپنی کتاب الابریز جو انکے شیخ غوث الزماں بحر العرفان سیدنا عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔ کے گیارہویں باب میں فرماتے ہیں کہ حضرت دباغ سے اس قول کے بارے میں فرماتے سنا تھا۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک ہر ایک شخص سے قطعی طور پر قبول ہے۔ آپنے فرمایا۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ کہ نبی پاک پر درود تمام اعمال سے افضل ہے۔ اور یہ ان ملائکہ کا ذکر ہے۔ جو اطرافِ جنت میں رہتے ہیں۔ اور جب وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درود پاک پڑھتے ہیں۔ تو اس کی برکت سے جنت کشادہ ہو جاتی ہے۔ وہ مسلسل ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور جنت مسلسل بڑھتی رہتی ہے وہ چلتے رہتے ہیں جنت انکے پیچھے پیچھے چلتی رہتی ہے۔ جنت کشادگی اس وقت نہیں رکتی جب تک فرشتے تسبیح پڑھنا شروع نہیں کرتے۔ اور یہ فرشتے اس وقت تسبیح پڑھنا شروع کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ جنت پر اپنی تجلی ڈالتا ہے۔ جونہی اللہ کی تجلی پڑتی ہے۔ ملائکہ دیکھتے ہیں۔ اور تسبیح بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ تسبیح سنتے ہی جنت ٹھہر جاتی ہے۔ اور اپنے باشندوں

کے ساتھ قرار باقی ہے۔ اگر یہ ملائکہ اپنی پیدائش کے وقت سے صرف تسبیح پر اکتفا کرتے تو آج تک جنت کبھی کشادہ نہ ہوتی۔ اور وہ جوں کی توں ہی رہتی۔ یہ کشادگی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود کی برکات سے ہے۔

درود کی قبولیت کی شرط درود پاک کی یقینی قبولیت پاکیزہ ذات اور طاہر قلب سے ہوتی ہے۔ جب انسان اپنی تمام بیماریوں بخل۔ حسد۔ ریا اور عجب وغیرہ سے مبرا ہو جاتا ہے۔ تو وہ پاکیزہ ہو جاتا ہے۔ بیماریاں بیشمار ہیں۔ پاکیزہ ذات اور طاہر قلب ان میں سے ایک بیماری بھی قبول نہیں کرتا۔

احادیث میں جو یہ الفاظ آئے ہیں۔ کہ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ دَخَلَ الْجَنَّۃ سے مراد یہی پاکیزگی ہے۔ جب ذات اور دل طاہر ہو تو ایسی بات صرف اس کی ذات کے لئے کہی جا سکتی ہے۔ اور اسکا قائل خالص اللہ کے لئے کہتا ہے۔

ابن المبارک فرماتے ہیں۔ میں نے آپ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے جنت بڑھتی ہے تسبیح اور اذکار سے نہیں بڑھتی اس کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ جنت کی اصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ہے وہ اس کیطرف بچے کے باپ کی طرف مخلوق کی رغبت کرنے کی طرح بڑھتی ہے۔ جب وہ آپ کا ذکر سنتی ہے۔ خوش ہوتی اور اس کی طرف اڑتی چلی جاتی ہے کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض و برکت حاصل کرتی ہے اور وہ فرشتے جو اس کے درودیوار اور اطراف میں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر اور ان پر درود میں مصروف ہوتے ہیں۔ چنانچہ جنت ان کی طرف رجوع کرتی اور انکی طرف جاتی ہے وہ تمام اطراف میں ہوتے ہیں۔ جنت بھی تمام اطراف سے کشادہ ہوتی جاتی ہے۔

شیخ عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور ممانعت نہ ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جنت دنیا کی طرف نکل آتی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتی جہاں بھی آپ تشریف لے جاتے اور جہاں آپ رات بسر کرتے وہ بھی وہاں ہی رات گزارتی مگر اللہ تعالیٰ نے اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھنے سے روک دیا تاکہ آپ کے ساتھ ایمان بالغیب حاصل ہو۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت جنت میں داخل ہوں گے، جنت دیکھ کر خوش ہوگی اور ان کے لئے کشادہ ہو جائیگی اور اسے بے پناہ خوشی و مسرت حاصل ہوگی۔ (مختصر التقدیم و تاخیر کے ساتھ)

درود پاک حضور کی خصوصیات سے ہے | شیخ رحمۃ اللہ نے حافظ سخاوی اور انہوں نے فاکہانی سے نقل کیا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ آپ کی خصوصیات میں سے ہے دوسرے انبیاء کو یہ بات حاصل نہیں جہاں تک علم کا تعلق ہے۔ قرآن اور دوسری کتابوں میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی دوسرے پیغمبر کے لئے موجود نہیں یہ صرف آپ کی خصوصیت ہے جس کے ساتھ انبیاء میں سے اللہ نے آپ کو ہی مختص کیا ہے۔ ابو عثمان الواعظ امام سہل بن محمد بن سلیمان سے بیان کرتے ہیں کہ یہ شرف جس کے ساتھ اللہ تبارک تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اِنَّ اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی الآیۃ کے ساتھ مشرف فرمایا آدم علیہ السلام کو فرشتوں کے انھیں سجدہ کرنے کے حکم سے زیادہ اہم اور جامع

ہے۔ کیونکہ یہ جائز نہیں کہ اس شرف میں اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ساتھ شریک ہو دوسری طرف خود اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات اقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے اور درود پڑھنے میں شریک ملائکہ ہوئی پھر آپ پر فرشتوں کے صلواۃ پڑھنے کی خبر دی گئی ہے۔ وہ شرف جو اللہ تبارک و تعالیٰ سے صادر ہو وہ اس شرف سے زیادہ بلیغ ہے۔ جس کے ساتھ صرف ملائکہ مختص ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ نہ ہو۔ حافظ نے کہا اور واحدی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت اصمعیؒ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے مہدی کو بصرہ کے منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسے کام کا حکم دیا ہے۔ جس کی ابتداء اس نے خود کی اور ملائکہ قدس نے ثنا کہی پس اس نے اپنے نبی کو شرف بخشتے ہوئے اور اس کی تکریم کرتے ہوئے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ انبیاء میں سے اس امر کے لئے آپ کو ترجیح دی اور لوگو! میں نے تمہیں اس چیز کا تحفہ دیا۔ اور اس نعمت کا شکر ادا کرو۔ اور آپ پر بکثرت صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہو۔ سخاوی نے کہا ہے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی تعظیم و تکریم کا اظہار ہے جو دوسری آیات میں نہیں ہے۔ اور علامہ ابن حجر کی کتاب جوہر المنظم میں ہے کہ بیہقی نے ابن فدیک سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک فاضل سے بوقت ملاقات سنا۔ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس کھڑا ہو کر یہ آیت تلاوت کرے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیہ پھر کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ اور ایک روایت میں ہے کہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ (ستر مرتبہ) فرشتہ اسے جواب

میں کہتا ہے کہ صَلّ اللہ علیک یا فلان لم تسقط لک الیوم حاجۃ اور فرمایا اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کے ساتھ پکارنے کے جواز کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہمارے آئمہ نے اس کی حرمت کی تصریح کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا اور آپ کو یا نبی اللہ یا رسول اللہ کی مانند الفاظ سے پکارا جائیگا۔ اور یہ حدیث صحیح اس کے معارض نہیں ہے۔ کہ ایک نابینا صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے صحت دے۔ آپ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ یہ دعا مانگے اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ الیک اِلٰی رَبِّیْ فی حَاجَتِیْ لیقضی لی اللھم شفعہ فی۔ پس وہ اس حال میں اٹھا کہ اس کی بصارت لوٹ آئی تھی، یہ حدیث اس کے لئے معارض نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صاحب حق ہیں۔ وہ جس طرح چاہیں تعلیم فرمائیں اور دوسرے اس پر قیاس نہیں کر سکتے۔ اسلاف نے اس دعا کو اپنی حاجات میں آپ کی وفات کے بعد استعمال کیا ہے۔ اور بعض صحابہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک ضرورت مند کو سکھائی۔ اس نے اس کے مطابق عمل کیا تو اس کی حاجت پوری ہو گئی۔ ابن حجر نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ توسّل، استغاثہ، تشفع اور توجّہ یا دوسروں کے ساتھ انبیاء اور اسی طرح اولیاء کے ساتھ توسّل وغیرہ میں کوئی فرق نہیں۔ علّامہ سبکی نے بھی اس کے ساتھ اتّفاق کیا ہے۔

تنبیہات

درود اور سلام میں فرق شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر صلوٰۃ تعظیم کے ساتھ پیوستہ رحمت ہے اور غیر پر مطلق رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں سے صلوٰۃ مطلق دعا ہے۔ اس معاملہ میں فرشتے اور انسان میں کوئی فرق نہیں۔ امیر اور حبّان نے اسی طرح تحقیق کی ہے اور ابن حجر کی عبارت اُن کی کتاب الجواہر المنظم میں یہ ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلّم پر صلوٰۃ وسلام کا معنی، اللہ تعالیٰ سے صلوٰۃ تعظیم سے پیوستہ رحمت ہے اور فرشتوں اور انسانوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے سئے اس کا سوال لیکن سلام سے مراد عیوب ونقائص سے محفوظ رہنا ہے اور ایسے ہر نقص سے مُبرّا ذکر کیا ہے۔ پس آپ کی یہ دعوت زمانہ کے ساتھ ساتھ بلند سے بلند تر ہوتی رہے گی اور امّت بڑھتی رہے گی۔ اور آپ کا ذکر بلند سے بلند تر ہوتا رہیگا اور فرمایا کہ صرف صلوٰۃ یا صرف سلام پیش کرنا مکروہ ہے جیسا کہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے علماء سے نقل کیا ہے کیونکہ آیت میں دونوں کے متعلق حکم وارد ہوا ہے اور خطیب پر علّامہ بیجیری کے حاشیہ میں ہے کہ اس کا موقع ومحل شارع علیہ السّلام سے جہاں وارد ہے اس کے علاوہ ہے جیسے درود ابراہیمی ہے پس یہ نہیں کہا جائیگا کہ اس مقام پر بھی مکروہ ہے۔ مذکورہ کتاب میں علّامہ ابن حجر نے ایک دوسرے مقام پر برکت کی شرح فرمائی ہے کہ برکت خیر وکرامت کی زیادتی اور اس کا بڑھتے رہنا ہے اور عیب سے پاک ہونا

ہے اور مزید کہا کہ اس کا ہمیشہ قائم رہنا ہے چنانچہ بارِكْ عَلٰی محمد کا معنی یہ ہیں کہ آپ کو پوری پوری بھلائی دے اور اُن کے ذکر اور شریعت کو ہمیشہ رکھ۔ آپ کے متبعین کو بڑھا۔ انہیں آپ کی یمن و کرامت سے آشنا کر۔ بایں طور کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ان کے حق میں قبول فرما اور انہیں جنت میں داخل کر اور بَارِكْ عَلٰی آلِہٖ کے معنی یہ ہیں کہ انہیں وہ بھلائی عطا فرما جو ان کے مناسب ہو اور اس بھلائی کو ان کے ساتھ ہمیشہ رکھ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بکر قشیری سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ، شرف و کرامت کی زیادتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسروں پر رحمت ہے فرمایا اس تقریر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی مسلمانوں میں فرق ظاہر ہو جاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے کہا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اور اس سورۃ میں اس سے پہلے کہا ھو الّذی یصلی علیکم وَمَلٰئِکتہ فرمایا اور یہ بات معلوم ہے کہ جو مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے لائق ہے وہ اس سے بلند ہے جو دوسروں کے لئے مناسب ہے۔ علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں کہا ہے کہ ابن عربی نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا فائدہ اسی کی طرف لوٹتا ہے جو آپ پر درود بھیجتا ہے کیونکہ یہ بات اس کے عقیدہ اور نیت کے خلوص، اظہارِ محبت، اطاعت پر ہمیشگی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ کریمہ کے احترام پر دلالت کرتی ہے اور علامہ قسطلانی نے اپنے شیخ سخاوی سے انہوں نے دو جلیل آئمہ حلیمی اور عزالدین بن عبد السلام سے نقل

کیا ہے کہ ہمارا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجنا ہماری طرف سے آپ کیلئے شفاعت نہیں ہے کیونکہ ہم جیسا آپ جیسے کی شفاعت نہیں کر سکتا لیکن خداتعالیٰ نے ہمیں اس شخص کا بدلہ دینے کا حکم دیا ہے جو ہم پہ احسان کرے اور انعام کرے۔ پس اگر ہم اس کا بدلے دینے سے عاجز ہوں تو کم از کم دعا کے ذریعہ اس کا بدلہ دیں گے۔ پس جب اس نے ہمارے عجز کو دیکھا تو ہمیں آپ پہ درود بھیجنے کی ہدایت فرمائی تاکہ ہماری صلوٰۃ آپ کے احسانات کا بدلہ ہو سکے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے احسان سے افضل کسی کا احسان نہیں ہے۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ امام مرجانی نے کہا ہے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم پہ درود کا فائدہ چونکہ تیری ہی طرف لوٹتا ہے اس لئے درحقیقت تو اپنی ہی ذات کے لئے دعا کرتا ہے۔ ایک اور عالم نے کہا ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پہ درود شریف بھیجنا ایمان کی سب سے بڑی علامت ہے۔ اُن کی محبت، آپ کے حق کو ادا کرنا۔ آپ کی توقیر و تعظیم اور اس کی ہمیشگی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا شکریہ ادا کرنے کے باب سے ہے اور آپ کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے کیونکہ آپکے عظیم انعامات ہیں کیونکہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمارے لیے دوزخ کی آگ سے نجات جنت میں داخل ہونے۔ آسان اسباب کے ذریعہ کامیابی کا حصول، ہر حیثیت سعادت حاصل کرنے اور ہمارے بلا حجاب بلند مناقب اور عمدہ مراتب میں داخل ہونے کا سبب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰہ علی المؤمنین اِذ بَعَثَ فِیھِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْ عَلَیْھِمْ اٰیَاتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْن۔

علامہ ابنِ حجر نے اپنی کتاب الجواہر المنتظم میں کہا ہے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ہم درود بھیجتے ہیں اور خدا تعالیٰ جو درود بھیجتا ہے دس مرتبہ یا سو مرتبہ بھیجتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو ارشاد ہے کہ وہ صلوٰۃ بھیجیں، اسکا معنیٰ پوچھا گیا اور یہ کہ کیا آپ اس سے راحت محسوس کرتے ہیں۔ پس آپ نے جواب دیا جس کا خلاصہ معناً کچھ زیادتی کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیجنا اور آپ پہ درود پڑھنے والوں پہ صلوٰۃ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ کئی اقسام کی مہربانیوں، عمدہ انعامات و احسانات جو آپ کے لائق ہیں اور صلوٰۃ بھیجنے والوں پر جو ان کے لائق ہیں۔ سے سرفراز فرماتا ہے لیکن ہمارا اور فرشتوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیجنا۔ اس کا معنی کمالات کو حاصل کرنے کا سوال ہے اور آپ کو انہیں عطا کرنے میں رغبت ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے درود شریف بھیجنے کی فرمائش۔ تو یہ تین امور کی وجہ سے ہے ایک یہ کہ دعائیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے فضل و کرم کے حصول کا سبب ہوتی ہیں خصوصاً مجمع کثیر میں جب کہ وہ نفس و خواہشات سے خالی ہوں تو وہ ملاءِ اسفل کے ملائکہ کی روحانیات کے ساتھ متحد ہو جاتی ہیں کیونکہ ان میں مناسبت ہوتی ہے جو خواہشات کی کدورتوں سے صفائی کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے اس قسم کا مجمع ہو تو اسکی دعا کم ہی خطا جاتی ہے یہی وجہ ہے نمازِ استسقاء وغیرہ میں جماعت کثیر کو بلایا جاتا ہے۔

درود سے حضورِ کریم کو راحت ملتی ہے | حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کیطرف کے درود آنے سے راحت حاصل ہوتی ہے اور فخر حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنی اُبَاھِی بکم الامم، الخ

تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ جس طرح ایک عالم اپنی زندگی میں اپنے ان شاگردوں کی کثرت تعداد پر فخر کرتا اور خوش ہوتا ہے جن کی فلاح و ہدایت اس کی وجہ سے مکمل ہوئی اور اس سے ان کی محبت و احترام درست ہوئے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو نیکیوں پر تحریص دلانا مقصود ہے۔ بلکہ بہت سی ایسی نیکیاں ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ مثلاً اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ تجدید ایمان، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم، عنایات واعزازات کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے طلب کرنا، یوم آخرت پر ایمان کیونکہ وہ اکثر کرامات کے حصول کا مقام ہے، آل واصحاب اور صالحین کا ذکر پاک جو نزول رحمت کا باعث ہے اللہ تعالیٰ کی تکریم و تعظیم اور اس کی جانب نسبت کی وجہ سے علاوہ ازیں بندوں کا اللہ کے ساتھ محبت کا اظہار اور دعائیں عجز وانکساری اور پھر اس چیز کا اقرار کہ جملہ امور کی مالک اللہ کی ذات ہے۔ اور اس بات پر ایمان کہ آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قدر و منزلت میں اگرچہ اس قدر بلند و بالا ہیں کہ مخلوقات میں سے ان کے مقام تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا پھر بھی وہ اللہ کے عبد اور اس کی رحمت و فضل کے طالب ہیں۔

درود پاک پر علماء کا اجماع امام نووی نے کہا ہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے پر علما کا اجماع ہے اور اسی طرح تمام انبیاء اور ملائکہ پر مستقلاً صلوٰۃ بھیجنے کے جواز اور استحباب پہ اکابر اسلام کا اجماع ہے لیکن

انبیاء کے علاوہ غیر نبی پر صلوٰۃ وسلام اکثر کے نزدیک حرام ہے، اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خلاف اولیٰ ہے۔ اور صحیح وہی ہے جس پر اکثریت ہے کہ یہ مکروہ تنزیہ کی مانند ہے۔ کیونکہ یہ اہل بدعت کا شعار ہے اور ہمیں ان کے شعار سے منع کیا گیا ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اس میں قابل اعتماد یہ بات ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ سلف کی زبان میں صرف انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے جس طرح عَزَّوَجَلَّ کا لفظ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ چنانچہ جس طرح محمد عزوجل نہیں کہا جاتا اگرچہ آپ عزیز اور جلیل ہیں۔ ابوبکر یا علی صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں کہا جاسکتا اگرچہ معناً یہ بات درست ہے، علماء کا انبیاء کے ساتھ تبعاً غیر انبیاء کے ساتھ صلوٰۃ کے لفظ کے جواز پر اتفاق ہے۔ پس اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعلی آل محمد واصحابہ وازواجہ وذریتہ واتباعہٖ کیونکہ اس کے متعلق صحیح حدیث وارد ہے اور ہمیں اس کا تشہد میں حکم دیا گیا ہے۔ اور سلف ہمیشہ سے خارج نماز میں بھی استعمال کرتے آئے ہیں۔

سلام کا اطلاق سلام کے متعلق ہمارے اصحاب میں سے شیخ ابو محمد الجوینی نے کہا ہے کہ وہ صلوٰۃ کے معنی میں ہی ہے۔ پس اسے غائب میں استعمال نہیں کیا جائیگا اور انبیاء علیہم السلام کے علاوہ تنہا دوسروں پر استعمال نہیں کیا جائیگا پس علی علیہ السلام نہیں کہا جائیگا۔ اس حکم میں زندہ اور فوت شدہ برابر ہیں، لیکن حاضر کے لئے اس کے ساتھ خطاب کیا جائیگا، کہا جائیگا، سلام علیک یا سلام علیکم یا السلام علیک یا علیکم اور اس پر اجماع ہے۔ فرمایا، صحابہ، تابعین اور ان کے بعد کے تمام علما اور اخیار کے لئے رضی اللہ عنہ، اور رحمۃ اللہ کا استعمال مستحب ہے،

بعض علماء کا رضی اللہ عنہ کو صحابہ کے ساتھ اور رحمہ اللہ کو ان کے علاوہ دوسروں کے ساتھ مختص کرنے کے ساتھ موافقت نہیں کی جا سکتی۔ فرمایا اور لقمان اور مریم نبی نہیں تھے جب ان کا ذکر کیا جائے تو زیادہ راجح یہ ہے کہ رضی اللہ عنہ یا عنہا کہا جائے اور بعض نے کہا ہے کہ انبیاء پر صلی اللہ علی الانبیاء وعلیہ یا علیہما وسلم کہا جائے۔ اور اگر علیہ السلام یا علیہما السلام کہا تو ظاہر یہ ہے۔ کہ کوئی حرج نہیں،

آلہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی | علامہ ابن حجر نے اپنی کتاب الجوہر المنظم میں کہا ہے۔ کہ یہاں یعنی ان پر صلوۃ میں امام شافعی رحمۃ اللہ اور جمہور کے نزدیک آل سے مراد وہ ہیں جن پر زکوۃ لینا حرام ہے اور وہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے مسلمان ہیں۔ اور کہا گیا ہے اس سے آپ کی ازواج اور صرف فاطمہ رضی اللہ عنہا وعنہم کی اولاد مراد ہے اور کہا گیا ہے کہ علی، عباس، جعفر، عقیل اور حمزہ رضی اللہ عنہم کی اولاد مراد ہے۔ اور بعض نے اس قول میں بڑی تفصیل بیان کی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ تمام قریش ہیں اور کہا گیا ہے کہ تمام امت اجابت ہے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کا اسی طرف رجحان ہے۔ اور ازھری اور بعض شافعیہ نے اسے اختیار کیا ہے اور امام نووی نے شرح مسلم میں اس کو ترجیح دی ہے۔ لیکن قاضی حسین وغیرہ نے متقی لوگوں کو مخصوص کیا اور اسے اس لئے ضعیف قرار دیا گیا ہے کہ ان پر صلوۃ سے مراد مطلق رحمت ہے۔ اور یہ غیر اتقیاء کو بھی عام ہے اور حدیث آل محمد کل تقی کی سند بہت ہی کمزور ہے، اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ضعیف سند سے روایت کی گئی ہے تشہد نماز کے علاوہ ان کے ساتھ صحابہ کرام پر صلوۃ پہلے قیاس کے مطابق ہے۔ کیونکہ وہ اس آل سے افضل ہے آل

نہیں۔ پس ابن عبدالسلام رحمۃ اللہ کا یہ قول الاولی الاقتصار علی الوارد ضعیف ہے اور عارف باللہ سیدی شیخ عبدالغنی نابلسی نے غوث ربانی سیدی عبدالقادر جیلانی کی شرح الصلوات المحمدیہ کے آغاز میں اس قول وعلی آل محمد کے ضمن میں کہا ہے یعنی وہ جو اُن کی طرف راجع ہوئے یا اتباع کے ساتھ قیامت تک مراد ہیں۔ اور وہ عارف کامل روحانی اور جسمانی طور پر ہیں۔ اور اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو روحانی و جسمانی طور پر عارف کامل ہوں۔

دوسری فصل

فضائلِ درود پاک | اس فصل میں وہ احادیث بیان کی جارہی ہیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کی فضیلت کے متعلق ہیں۔ یہ امر کے صیغہ سے وارد ہوتی ہیں۔ اور وہ احادیث ہیں۔ جن میں تعداد کا ذکر ہے۔ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے"، اور وہ احادیث جو اس کے مناسب ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللہ علیہ بہا عشرا،

رواہ مسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مجھ پہ ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ اللہ اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ مسلم" اور فرمایا، مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود و سلام بھیجنا، تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے اور دگنا چوگنا اجر ملتا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، تم مجھ پر صلوٰۃ بھیجو،

اللہ تعالیٰ تم پر صلوٰۃ بھیجے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری قبر کو عید نہ بناؤ، مجھ پر صلوٰۃ بھیجو، تم جہاں کہیں بھی ہو تمہاری صلوٰۃ مجھے پہنچ جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم جس جگہ بھی ہو مجھ پر درود بھیجو، تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔ اور فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ کے سیاح فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں، اور فرمایا، جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے مجھے اس کا درود پہنچتا ہے وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص بھی مجھ پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح لوٹا دیتے ہیں، میں سلام کا جواب دیتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جبرائیل علیہ السلام سے ملا، اس نے مجھے کہا میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا۔ میں اس پر سلام بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے انہوں نے کہا یا محمدؐ! آپ پر جو صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ اُس پر میں درود بھیجوں گا، اور جس پر فرشتے درود بھیجیں وہ جنتی ہوتا ہے۔" اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے لوگوں کی باتیں سننے کی طاقت دی ہے۔ بعد از وصال وہ میری قبر پر کھڑا رہے گا۔ جو بھی سچے دل سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا وہ کہے گا۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا، اللہ تبارک و تعالیٰ ایک کے بدلے دس مرتبہ اس شخص پر صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ اور جب تک وہ مجھ پر درود شریف پڑھتا رہتا ہے، فرشتے اس پر صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں۔

درود پڑھنے والوں پر فرشتے درود پڑھتے ہیں حضرت ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے چہرہ سے ایسی چیز مشاہدہ کی جو پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی، میں نے عرض کی تو فرمایا مجھے کوئی ممانعت تو نہیں، ابھی جبرائیل گئے ہیں۔ میرے رب سے خوشخبری لائے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ میں آپ کو اس بات کی خوشخبری سناؤں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص بھی آپ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجیں گے۔ اور فرمایا جو شخص مجھ پر دس بار صلوٰۃ پڑھے گا۔ اللہ اس پر سو بار صلوٰۃ بھیجے گا۔ اور جو شخص مجھ پر سو بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر آگ اور نفاق سے نجات لکھ دے گا اور قیامت کے روز اسے شہداء کے ساتھ ٹھہرائے گا۔ جب بھی میرا ذکر کیا جائے مجھ پر بکثرت درود پڑھو یہ تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ اور جو شخص مجھ پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر سو بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اور جو شخص مجھ پر سو بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ اللہ اس پر ہزار بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اور جو شخص مجھ پر ہزار بار درود بھیجتا ہے اللہ اس کے جسم پر آگ کو حرام کر دیتا ہے اور اسے دنیا کی زندگی اور آخرت میں حساب کے وقت ایمان پر قائم رکھتا ہے اور مجھ پر صلوٰۃ اس کے لئے قیامت کے روز پانچ سو سال مسافت کے پل پر نور بن کر آتی ہے اور ہر صلوٰۃ کے بدلے جو اس نے مجھ پر پڑھی اللہ اسے جنت میں اتنے ہی محل عطا فرمائے گا، یہ کم ہو یا زیادہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ

جو مجھ پر ہزار بار صلوٰۃ بھیجتا ہے جنت کے دروازہ پر وہ میرے کندھے کے ساتھ کندھا ملائے ہوئے ہوگا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں سے جس شخص نے مجھ پر درود بھیجا اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا، دس گناہ معاف کرے گا، دس درجات بلند کرے گا،

درود پڑھنے والے پر انعامات الٰہی کی بارش

اور ایک روایت میں ہے میری امت میں سے جو شخص خلوص دل سے درود بھیجے اللہ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کے دس درجات بلند کرتا ہے۔ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کرتا ہے۔ اور اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے ستر بار اس پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ اور اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، جو شخص مجھ پر ایک دن میں ہزار بار صلوٰۃ بھیجے گا۔ اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ جنت میں اپنا گھر نہ دیکھ لے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، جو شخص مجھ پر روزانہ سو بار درود شریف بھیجے گا اللہ اس کی سو حاجات پوری کرے گا جن میں سب سے زیادہ آسان اس کا آگ سے نجات پانا ہے۔ حافظ سخاوی نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر اللہ کا ذکر بھول جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے سوا کوئی نیکی کا کام نہ کرتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے کہا، یا رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اللہ جل وعلا فرماتا ہے، کہ جو شخص آپ پر دس بار درود شریف

بھیجے گا وہ میری ناراضگی سے محفوظ رہنے کا حقدار ہوگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت ابی کاصل صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے اباکاہل رضی اللہ عنہ! جو شخص
مجھ پر روزانہ تین بار دن میں اور تین بار رات کو درود شریف محبت اور شوق سے پڑھے
گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس رات اور دن کے گناہ معاف فرما دے گا۔
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے
لئے ایک قیراط اجر لکھ دیتا ہے اور قیراط احد پہاڑ کی طرح ہے۔ اور آپ نے فرمایا
جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، فرشتے اس وقت تک اس پر صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں،
جب تک وہ درود بھیجتا ہے۔ پس انسان کو اختیار ہے کہ کم پڑھے یا زیادہ۔ ابوغسان
مدنی نے روایت کیا ہے۔ کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دن میں سو بار
درود بھیجا وہ ایسا ہے گویا اس نے دن رات عبادت میں گزارے، اور امام شعرانی
نے اپنی کتاب لواقح الانوار میں کہا ہے کہ میں نے سیدی علی الخواص کو یہ کہتے ہوئے
سنا کہ اللہ کے بندے پر صلوٰۃ میں عدد کو دخل نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی صلوٰۃ کے لئے ابتدا
اور انتہا نہیں ہے۔ عدد بندے کے مرتبہ کے اعتبار سے داخل ہوا ہے، کیونکہ
وہ زمانہ کے ساتھ مقید اور محصور ہے۔ پس حق سبحانہ، وتعالیٰ بندے کی شکل کے
لئے نزول کرتا ہے۔ اور خبر دی کہ وہ ہر بار اپنے بندے پر دس بار درود بھیجتا ہے۔
فافہم۔ ہمارے اس قول کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ بندہ اللہ سے سوال کرتا
ہے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے یہ نہیں کہتا کہ اے اللہ میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں کیونکہ بندہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے رتبہ کو نہیں جانتا تو اللہ کا مرتبہ بطریق اولیٰ معلوم نہیں ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی تعداد ہمارے سوال کے اعتبار سے ہے۔ کہ ان پر صلوٰۃ بھیجئے۔ پس ہمارا ہر سوال ایک بار شمار ہوگا۔

درود پاک پڑھنے والے کا درندے بھی احترام کرتے ہیں عارف ابن عباد رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب المفاخر العلیۃ فی الماثر الشاذلیہ میں کہا ہے کہ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں اپنے ایک سفر میں تھا ایک رات میں نے اسی جگہ گزاری جہاں درندے بکثرت تھے، درندے میرے درپئے آزار تھے میں ایک اونچے ٹیلے پر بیٹھ گیا اور کہا خدا کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھونگا کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ جب اللہ مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا تو میں رات اللہ کی حفاظت میں گزاروں گا فرمایا کہ میں نے ایسا ہی کیا تو رات میں کسی چیز سے نہ ڈرا۔

درود پاک اذکار جامع ہے عارف باللہ تاج الدین بن عطاء اللہ اسکندری نے اپنی کتاب تاج العروس الحاوی تہذیب النفوس میں کہا ہے۔ جو شخص موت کے قریب ہو اور وہ مافات کی تلافی کرنا چاہئے تو اسے چاہئے کہ اذکار جامعہ کا ذکر کرے جب وہ ایسا کرے گا تو اس کی تھوڑی عمر لمبی ہو جائے گی۔ جیسے سُبحَانَ اللہِ العظِیمِ وبِحَمدِہٖ عَدَدَ خلقِہٖ ورضا نفسِہٖ وزِنَۃَ عرشِہٖ ومِدادَ کلماتِہٖ اسی طرح وہ شخص جس کی بہت سی نمازیں اور روزے فوت ہوئے ہوں اسے چاہئے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے میں مشغول رہے کیونکہ اگر تو نے تمام زندگی تمام عبادات کے ساتھ گزاری ہو خدا تعالیٰ نے ایک بار تجھ پر صلوٰۃ بھیج دی تو وہ ایک صلوٰۃ تیری تمام عمر کی تمام عبادات سے بڑھ

جائے گی کیونکہ تو اپنی وسعت کے مطابق صلوٰۃ بھیجتا ہے اور وہ اپنی ربوبیت کے اعتبار سے بھیجتا ہے یہ اس صورت میں ہے جبکہ ایک صلوٰۃ ہو تو اس کی کیا کیفیت ہو گی جب وہ ایک کے بدلے دس بار صلوٰۃ بھیجے، جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے وہ کس قدر عمدہ زندگی ہو گی جبکہ تو اسے اللہ کے ذکر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے میں صرف کرے۔

درود مطلوب خداوندی ہے شیخ فرماتے ہیں کہ ابن عطاء اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا جس پر ہمارا رب ایک بار صلوٰۃ بھیجے تو وہ اسے دنیا و آخرت کے غم کو کافی ہوتا ہے، اور حافظ سخاوی رحمۃ اللہ حضرت امام فاکہانی رحمۃ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ اولین و آخرین کے مطلوب کی غایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک صلوٰۃ ہے، اور یہ انہیں کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ بلکہ اگر عاقل سے کہا جائے کہ تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے، تمام مخلوق کی نیکیاں تیرے نامۂ اعمال میں ہوں یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر صلوٰۃ تو وہ اللہ تعالیٰ سے صلوٰۃ کے علاوہ کسی چیز کو پسند نہیں کرے گا۔ نیز اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور تمام فرشتے ہمیشہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ اور وہ وہی ہے۔ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجا اور یہ بات مومن کبھی پسند نہیں کرے گا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود شریف نہ بھیجے اور غافل رہے۔

تیسری فصل

وہ احادیث جن میں جمعرات اور جمعہ کے دن میں درود شریف پڑھنے کی

رغبت دلائی گئی ہے۔ اور اس کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔

جمعہ اور جمعرات کو درود پاک پڑھنے کی ترغیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر جمعہ کے دن اور اس کی رات بکثرت درود شریف بھیجا کرو۔ پس جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے روز بکثرت صلوٰۃ بھیجو کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا روئے زمین پر جو بھی مسلمان آپ پر ایک بار درود شریف پڑھے گا، میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار درود بھیجیں گے۔

فرمایا جمعہ کے روز مجھ پر بکثرت درود بھیجو کیونکہ وہ بہت مشہور ہے ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں۔ تم میں سے جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ یہانتک کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا آپ کی وفات کے بعد بھی فرمایا بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے۔

نیز فرمایا مجھ پر جمعہ کے روز بکثرت درود بھیجا کرو، کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے، جو شخص سب سے زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہوتا ہے وہ ان میں سے مرتبہ میں میرے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

نیز فرمایا تمام دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے، اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی میں انہوں نے وفات پائی۔ اسی روز صور پھونکا جائیگا اور اس روز مُردے اٹھائے جائیں گے۔ پس اس روز مجھ پر بکثرت درود بھیجو،

بیشک تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے سامنے ہمارے درود کیسے پیش کئے جائیں گے، آپ نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے

فرمایا جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو جس شخص نے ایسا کیا میں قیامت کے روز اس کا شفیع اور گواہ ہونگا۔

فرمایا۔ جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے روز سو بار درود شریف پڑھا تو اس کے اسی سال کے گناہ معاف کئے گئے۔ جس شخص نے جمعہ کے روز مجھ پر ہزار بار درود پڑھا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا۔ جب تک وہ اپنا ٹھکانا جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

فرمایا جو شخص جمعہ کے روز مجھ پر درود بھیجے گا وہ اس کے لئے قیامت کے روز شفیع ہوگا۔ فرمایا جو شخص مجھ پر جمعہ کے روز اسّی بار درود پڑھے گا تو اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے کہا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر درود کیسے پڑھیں فرمایا کہو اللھم صل علیٰ محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی، یہ ایک بار ہوا۔

فرمایا جس شخص نے جمعہ کے روز عصر کی نماز پڑھی پھر اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی بار اس نے کہا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تسلیماً تو اس کے اسّی سال کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اسّی سال کی عبادت لکھی جاتی ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں۔ ہر ایک خاص نور سے پیدا کئے گئے ہیں

وہ صرف جمعہ کے دن اور اس کی رات کو ہی اُترتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سونے کی قلمیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں، وہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہی لکھتے ہیں۔

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود کو ہر حال میں دوست رکھتا ہوں اور میں جمعہ کے دن اور رات زیادہ پسند کرتا ہوں اور ابن حجر نے اپنی ایک کتاب میں بعض مشائخ سے نقل کیا ہے کہ جمعہ کے روز اور جمعہ کی رات کو سورۃ کہف کے سوا قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہونے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے کیونکہ سورہ کہف کے جمعہ کے دن یا رات کے اندر پڑھنے کے متعلق صحیح حدیث میں تصریح کی گئی ہے۔ شیخ رحمۃ اللہ نے کہا ہے۔ اور نقل میں جتے ہیں اور غالباً انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جمعہ کے دن اور رات کو بکثرتِ درود پڑھنے کی رغبت دلانے والی اکثر روایات سے اخذ کیا ہے۔ علامہ قسطلانی کی مواہب الدنیہ میں اس کے متعلق تصریح ہے، اگر تو یہ کہے کہ جمعہ کے دن اور رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود شریف پڑھنے میں کیا حکمت ہے تو ابنِ قیم نے اس کا جواب دیا ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام قوموں کے سردار ہیں اور جمعہ کا دن سید الایام ہے، پس آپ پر اس میں درود شریف پڑھنے کو وہ فضیلت حاصل ہے جو دوسرے کو حاصل نہیں ہے۔ وہ آپ ہی کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے لئے اس کے ساتھ دنیا اور آخرت کی بھلائی جمع کر دی ہے اور سب سے بڑا اعزاز وہ ہے آپ کو جمعہ کے روز حاصل ہوتا ہے۔ جمعہ ہی میں

آپ کا آپ پر درود شریف پڑھنے والوں کا جنت میں داخلہ ہوگا - اور وہ دن ان کے لئے یوم المزید ہوگا۔ جب جنت میں داخل ہوں گے، اور دنیا میں ان کے لئے جمعہ یوم عید ہے اور یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ انھیں ان کی حاجات اور ضروریات کا نفع دے گا پھر کسی کا سوال رد نہیں کیا جائیگا ان سب چیزوں کو وہ جانتے ہیں اور اس کے سبب سے جو کچھ انھیں حاصل ہے آپ ہی کے ذریعہ سے ہے۔ پس آپ کے شکرانہ، حمد، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کو ادا کرنے کے لئے یہ بات ہے کم از کم کہ اس دن اور رات میں آپ پر بکثرت درود شریف پڑھیں۔

چوتھی فصل

درود پاک کی کثرت | وہ احادیث جن میں بکثرت درود شریف پڑھنے کی ترغیب ہے، اور اس سے متعلقہ اقوال بیان کئے جائیں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ قبر میں سب سے پہلے میرے متعلق تم سے سوال کیا جائیگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود قیامت کے روز پل صراط کی تاریکی کے وقت نور ہوگا پس مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو۔

نیز فرمایا جسے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حال میں ملے کہ وہ اس سے راضی ہو تو اسے چاہئے کہ مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرے،

کثرت درود کا نسخہ حاجت روائی ہے | نیز فرمایا جس پر کوئی حاجت سخت ہو جائے اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر بکثرت درود پڑھے۔ کیونکہ یہ غم واندوہ اور مصائب وکرب کو دور کر دیتا ہے۔ اور رزق میں ترقی اور حاجات کو پورا

کرتا ہے،

فرمایا جس پر کوئی تنگی آجائے اسے چاہیئے کہ وہ مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھے کیونکہ یہ عقدے حل کرتا اور پریشانیوں کو دور کرتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے سب زیادہ قیامت کے روز اس کے احوال سے نجات یافتہ وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہوگا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں میں اس کے لئے کافی ہوگا۔ مسلمانوں کو اس کا حکم اس لئے دیا تاکہ انھیں ثابت رکھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حوض کوثر پر مجھے ایسی اقوام ملیں گی جنہیں میں کثرت صلوٰۃ ہی کے سبب سے پہچانوں گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جنت میں سب سے زیادہ حوریں اسی شخص کی ہونگی جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔

درود حضور کی قربت کا سبب ہے | نیز فرمایا میرے سب سے زیادہ قریب قیامت کے روز وہ شخص ہوگا۔ جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا۔ فرمایا قیامت کے روز جس دن اس سایہ کے بغیر کوئی سایہ نہیں ہوگا تین اشخاص اللہ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں، فرمایا، وہ شخص جو میری امت کے کسی شخص کی پریشانی کو دور کرے، دوسرا میری سنت کو زندہ کرے، تیسرا مجھ پر بکثرت درود پڑھنے والا۔

اور امام ابی القاسم القشیری کے رسالہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے تجھ میں دس ہزار کان پیدا کئے یہاں تک کہ تو نے میرا کلام سنا اور دس ہزار زبانیں

پیدا کیں یہاں تک کہ تو نے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ قریب اس وقت ہو گا جب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود بھیجے گا۔

شیخ نے دلائل پر اپنی شرح میں اس کے شارح فاسی اور جمل سے اور مختصرا بخاری کے حاشیہ پر شنوائی نے اور حافظ سخاوی نے اپنی کتاب القول البدیع میں نقل کیا ہے اور انہوں نے اپنی کتابوں میں کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اگر میری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں گنہگار کو پلک جھپکنے کی مہلت نہ دیتا میرے کلیم! اگر لا الہ الا اللہ پڑھنے والا کوئی نہ ہوتا تو جہنم کو دنیا پر بہا دیتا، اے موسیٰ علیہ السلام جب تو مساکین سے ملے تو ان سے ایسا ہی سوال کر جیسا کہ اغنیاء کو سوال کرتا ہے، اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اپنے ہر عمل کو جو تو نے کیا ہے مٹی کے نیچے دبا دے، اے موسیٰ! کیا تو پسند کرتا ہے کہ قیامت کے روز تو پیاسا نہ ہو عرض کیا الٰہی ہاں فرمایا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود پڑھا کرو۔

درود پاک کی یہودی پر برکات | سخاوی نے کہا ہے اور بعض اخبار میں روایت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل میں اپنے نفس پر زیادتی کرنے والا ایک شخص تھا جب وہ مر گیا تو اسے پھینک دیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اسے غسل دو اور اس پر نماز پڑھو بے شک میں نے اسے بخش دیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ تو نے اسے کیوں بخش دیا ہے جواب آیا کہ وہ ایک روز تورات پڑھ رہا تھا اس میں اس کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر نظر پڑی تو آپ پر اس نے درود پڑھا، اس وجہ سے

میں نے اِسے بخش دیا۔

ابی بن کعب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چوتھائی رات گزر جاتی تو کھڑے ہوتے پھر فرماتے۔ یا ایھا الناس اذکروا اللہ جاءت الراجفہ تتبعہا الرادفہ۔

اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ موت اپنی پوری حشر سامانیوں کے ساتھ آ پہنچی ہے ابی بن کعب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر بکثرت درود پڑھتا ہوں، میں رات کا کتنا حصہ آپ پر درود پڑھوں، فرمایا جس قدر تو چاہئے اور اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے عرض کیا دو ثلث، فرمایا جسقدر تو چاہئے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے عرض کیا میں تمام رات درود شریف ہی پڑھتا رہوں، فرمایا تب یہ تیری تمام ضروریات کو کافی ہوگا، اور طبقات امام شعرانی نے ابی المواہب شاذلی رضی اللہ عنہ کے حالات میں درج کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کے اس قول کہ اجعل لک من صلاتی کا کیا معنی ہے، فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ مجھے بتائیے کہ اس کا میرے نامۂ اعمال میں اس کے علاوہ کیا ثواب ہوگا اور شیخ نے حافظ سخاوی عن ابن ابی حجلہ عن ابی خطیب سے نقل کیا ہے کہ ایک نیک آدمی نے اسے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت طاعون کو دور کرتی ہے۔ اور امام شعرانی نے کشف الغمہ میں بیان کیا ہے کہ بعض علماء رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ کم سے کم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود ہر رات سات سو بار اور دن سات سو بار ہے۔ اور ایک اور عالم نے کہا ہے کہ

کم از کم کثرت روزانہ ساڑھے تین سو بار اور ساڑھے تین سو بار ہر رات ہے۔ امام شعرانی
رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "لواقح الانوار القدسیہ فی بیان العہود المحمدیہ" میں کہا ہے
کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا عہد لیا کہ ہم آپ پر دن رات
بکثرت درود وسلام پڑھا کریں گے اور اپنے بھائیوں کے سامنے اس کا اجر و
ثواب بیان کرتے رہیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اظہار محبت
کے لیے انھیں پوری ترغیب دینگے، اور یہ کہ ہم اسے ہر دن اور رات صبح اور شام
ہزار سے دس ہزار بار تک اپنا وظیفہ بنائیں گے تو یہ بزرگ ترین عمل ہوگا۔ پھر فرمایا
درود شریف پڑھنے والے کے لیے طہارتِ قلب اور حضوری مع اللہ ضروری ہے
کیونکہ یہ رکوع وسجود والی نماز کی طرح اللہ کے ساتھ مناجات ہے اگرچہ اس
کی صحت کے لیے طہارت شرط نہیں ہے۔ پھر فرمایا، جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے
جس نے اس پر عمل کیا، اس کے لیے اجر عظیم ہوگا۔ اور یہ وہ چیز جس کے ذریعہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل کیا جاتا ہے زیادہ بہتر ہے، اور
عالم وجود میں ایسا کوئی نہیں جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند دنیا وآخرت
کے بست وکشاد کے لیے بنایا ہو، پس جو شخص آپ کی خدمت صدق و محبت
اور خلوص سے کرتا ہے۔ ظالم لوگوں کی گردنیں اس کے سامنے جھک جاتی ہیں۔
اور تمام اہل ایمان اس کی عزت وتکریم کرتے ہیں۔ جیسا کہ تو اس شخص کو دیکھتا
ہے۔ جو دنیاوی بادشاہوں کا مقرب ہوتا ہے۔ اور وہ شخص جو آقا کی خدمت
کرتا ہے دوسرے غلام اس کی خدمت کرتے ہیں۔

شیخ نور الدین شعرانی کا روزانہ وظیفہ دس ہزار تھا اور شیخ احمد رواوی

روزانہ چالیس ہزار بار درود شریف پڑھا کرتے تھے، مجھے ایک بار انھوں نے
فرمایا، ہمارا طریق یہ ہے کہ ہم نہایت کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
پڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ بیداری میں آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے اور ہم آپ کے ساتھ
صحابہ کی مانند مجلس کرتے اور آپ سے اپنے دین کے متعلق پوچھتے ہیں، اور ان احادیث
کے متعلق جنہیں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے وہ ہمارے پاس ہوتی ہیں،
اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ جب تک
ہماری یہ کیفیت نہ ہو ہم بکثرت درود پڑھنے والے نہیں ہوتے، اے میرے بھائی!
تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ بارگاہ خداوندی میں پہنچنے کا قریب ترین راستہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ جس شخص نے خصوصیت سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت نہیں کی اس کے باوجود اس نے بارگاہ خداوندی میں داخل ہونا
چاہا اس نے ناممکن کی خواہش کی اور بارگاہ خداوندی کا حجاب اسے داخل نہیں
ہونے دیتا اور یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ادب سے جہالت کی وجہ سے ہے۔ اس
کا حکم اس دیہاتی کی طرح ہے جو سلطان سے بغیر واسطہ کے ملنا چاہے۔ فافہم،
اے میرے بھائی! تیرے لئے ضروری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت
کثرت سے درود پڑھے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام قیامت کے روز،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرام و اعزاز میں زبانیہ متعرض نہیں ہوگا، قصور کے
باوجود آپ کی حمایت نے وہ نفع پہنچایا ہے جو ایسے اعمال صالحہ کی کثرت جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مستند نہیں تھے وہ نفع نہیں پہنچا سکتے،
اور قسم بخدا! لوگوں کے مجمع میں سے ہر صادق کا مقصد اللہ کے ذکر سے اللہ

کی محبت ہی ہوتی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف میں بھی اس کی محبت ہی ہوتی ہے۔ ابتدائی عہود میں ہم نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برزخی صحبت کے لئے عظیم صفائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ بندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمنشینی کے لائق ہو جائے اور وہ شخص جس کی بری فطرت ہو جس کے دنیا اور آخرت میں ظہور سے شرماتا ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لائق نہیں ہوتا۔ اگرچہ اس نے جن وانس کی سی عبادت بھی کی ہوئی ہو جیسا کہ منافقین کی صحبت کوئی نفع نہیں دیتی اور اسی طرح ہے۔ کفار کا قرآن مجید کی تلاوت کرنا، وہ اس سے نفع اندوز نہیں ہوتے، کیونکہ اس کے احکام پر ان کا ایمان نہیں ہوتا ثعلبی نے کتاب العرائس میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوہ قاف کے پیچھے مخلوق ہے۔ جسکی تعداد خدا ہی جانتا ہے۔ ان کی عبادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہی بھیجنا ہے۔ (مختصراً)

درود سے زیارت رسول علامہ شیخ احمد بن المبارک نے الابریز میں اپنے شیخ غوث الزماں سیدنا عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ کے مناقب میں لکھا ہے کہ سیدنا خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے آغاز کار میں آپ کو ایک وظیفہ دیا کہ روزانہ سات ہزار بار اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ بِجَاہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرَۃِ" پڑھا کرے آپ نے اس وظیفہ پر ہمیشگی کی مذکورہ کتاب میں متعدد جگہ ذکر کیا ہے۔ کہ آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیداری کی حالت میں ملتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسائل پوچھتے اور آپ ایسے جوابات دیتے جو آئمہ تمام

کے بیان کے مطابق ہوتے باوجودیکہ عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ بظاہر پڑھے
ہوئے نہیں تھے، سیدی عبدالغنی نابلسی نے سیدی شیخ عبدالقادر الگیلانی رضی اللہ
عنہما کی شرح صلوات میں اقتعنا بمشاھدۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہا ہے،
یعنی دنیا میں بیداری کے عالم میں آپ کی رؤیت اور دیدار ہے۔ اور حضرت
امام جلال الدین سیوطی علامہ علیہ الرحمۃ کا اس موضوع پر ایک رسالہ ہے جس کا
انہوں نے "انارۃ الحلک فی جواز رؤیۃ النبیؐ والملک" نام رکھا ہے،
میں مدینہ منورہ میں ماہ رمضان سنہ ۱۱۰۵ھ جبکہ میں وہاں مجاور حق محمود
الکردی رحمۃ سے ملا میں ان کے ساتھ حجرہ نبویہ کے دروازہ کے پاس بیٹھتا تھا،
وہ مجھے بتاتے تھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں دیکھتے ہیں اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باتیں کرتے ہیں، اور کبھی حجرہ کی طرف آنے کو انہیں کہا
جاتا کہ آنحضرت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ سے ملنے گئے
ہیں، اور ان سے میں اپنے والد کی قبر کے نزدیک، میرے اور میرے والد کے شیخ
شمس محمد بن ابی الحمائل نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے،
پھر اپنا سر آپ کے دامن میں رکھا کرتے اور فرماتے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فیہ کذا پس وہ اسی طرح ہوا جیسے آپ نے خبر دی کبھی بھی اس کے خلاف نہیں
ہوا، اس کے انکار سے بچو کیونکہ یہ خطرناک زہر ہے، اور نابلسی سید عبدالغنی علیہ
الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ نہ تو عجیب بات ہے اور نہ ہی انوکھی کیونکہ موتی کی ارواح
نہ تو مطلقا فنا ہوتی ہیں اور نہ کبھی فنا ہوں گی لیکن جب وہ خاکی عنصری اجسام سے
مفارقت اختیار کرتی ہیں تو وہ مختلف اشکال میں متشکل ہوتی ہیں، جیسا کہ روح الامین

جبرائیل علیہ السلام کا اعرابی اور حضرت دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں متشکل ہونا
جو کہ صحیح احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے۔ جب یہ بات
عامۃ الناس کی ارواح میں ہے جن کی ارواح طبقات اور حقوق میں محبوس ہیں کہ
وہ اس حال میں فوت ہوئے کہ وہ ان کے ذمہ رہ گئے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے، کل نفس بما کسبت رهينة الا اصحاب اليمين تو پھر تیرا انبیاء و
مرسلین صلوات اللہ وسلام علیہم اجمعین کے متعلق کیا خیال ہے اور یاد رکھو
موت ارواح کے فنا کرنے کا حکم نام نہیں اگرچہ ان کے اجسام بوسیدہ ہو جائیں۔

قبر کے سوالات کی کیفیت اہل سنت وجماعت کے مذہب میں
قبر کا سوال حق ہے۔ اسی طرح اس کی نعمتیں اور عذاب حق ہے۔ سوال اور
نعمتیں عالم برزخ میں ہی ہوتی ہیں، عالم دنیا میں نہیں ہوتیں اور عالم آخرت
کا دروازہ قبر ہے۔ اور قبر میں صرف نعم ہوتے ہیں۔ کیونکہ قبور عالم دنیا سے
تعلق رکھتی ہیں، اور ارواح موتی عالم برزخ میں حیاۃ امریہ سے زندہ ہوتی
ہیں۔ اجسام دنیا میں اپنی ارواح کے ذریعے ہی زندہ ہوتے ہیں۔ جب وہ ان
میں تصرف سے معزول ہو گئیں اجسام کو موت آگئی لیکن ارواح اسی طرح
زندہ ہیں جیسے وہ پہلے زندہ تھیں موت تو صرف ایک عالم سے دوسرے عالم
کی طرف انتقال ہے۔ پس ارواح مکلفہ جو اپنے گناہوں کی وجہ
سے محبوس نہ ہوں وہ عالم برزخ میں خوش ہوتی ہیں وہ اپنے صورتوں اور لباس میں
ہوتی ہیں اور دنیا میں اس شخص کے سامنے ظاہر ہوتی ہیں۔ جس پر اللہ ظاہر کرنا چاہے
جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے انبیاء اولیا اور صالحین کی ارواح ظاہر ہوتی

ہیں، یہ ایسا معاملہ ہے جس میں کسی مومن کو شک نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ یہ قواعد اسلام اور اصول احکام پر مبنی ہے اور اس میں صرف بدعتی، گمراہ اور ظاہر عقل و فہم کے ضدی لوگ ہی انکار کرتے ہیں، اللہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ کی ہدایت دیتا ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ اور جندی نے شرح فصوص میں ذکر کیا ہے، کہ شیخ اکبر اپنی موت کے بعد اپنے گھر آتے تھے اور اپنے بیٹے کی والدہ سے ملتے اور کہتے، تیرا کیا حال ہے، تو کیسے ہے وہ اسے حال بتاتی اور وہ اسکی سچائی میں شک نہیں کرتے تھے۔

درود وسیلہ شفاعت ہے | حافظ سخاوی نے اپنی کتاب القول البدیع میں کہا ہے کہ اس ذات گرامی پر درود بھیجنے سے کونسا وسیلہ زیادہ شفیع ہے۔ جس پر اللہ اور اس کے ملائکہ صلوٰۃ بھیجیں اور اسے دنیا اور آخرت میں قربت عظیمہ سے مختص کیا ہو، پس آپ پر درود بھیجنا سب سے بڑا نور ہے یہ وہ تجارت ہے جس میں نقصان نہیں اور یہ اولیاء اللہ کا صبح و شام وطیفہ ہے پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے پر ثابت قدم رہنا چاہئے اس سے گمراہی دور ہوگی اور اعمال کا تزکیہ ہوگا، اور تو اعلیٰ مقاصد حاصل کرے گا۔ اور تیرا قلبی نور بڑھے گا اور اپنے رب کی رضا حاصل کرے گا، خوف اور دہشت کے دن احوال سے مامون رہے گا، صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما شیخ نے یہ عبارت نقل کرنے کے بعد کہا ہے۔ کہ کیا دلوں کی صفائی خلوص، محبت کے ساتھ درود شریف پڑھنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق عظیم کو پورا کرنے، آپ کے واسطہ عظمیٰ ہونے کی وجہ سے ہے خواہ اس کا ارادہ ریاکاری کا ہو۔

ریاکارانہ درود پاک سے بھی فیض حاصل ہوتا ہے

امام شافعی اور سیوطی نے درود پڑھنے والے کو ثواب ملنے کی قطعیت کا اظہار کیا ہے۔ اگرچہ اس کا ارادہ ریاکاری کا ہو اور علامہ امیر نے عبدالسلام کے حاشیہ پر بعض محققین سے نقل کیا ہے کہ اس کے لیے میں کوئی شک نہیں اور دوسری درود شریف پڑھنے والے کو ثواب کی حیثیت ہے۔ تو دوسرے اعمال کی طرح اس کے لئے کوئی ثواب نہیں۔ اور یہی حق ہے کیونکہ ہر عبادت میں اخلاص کا مطالبہ ہے۔ اور اس کے مخالف پہلو کی تمام اعمال میں مذمت ہے اور اگر تو اس مسئلہ کی اس سے زیادہ تحقیق چاہتا ہے تو تیرے لئے ضروری ہے کہ علامہ احمد بن المبارک کی کتاب الابریز کا مطالعہ کرے، انہوں نے اس بحث کی اس کتاب کے گیارہویں باب کے آخر میں پوری تحقیق کی ہے اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ جب تو نے اسے اور دس چیزوں کو سمجھ لیا تو تجھے معلوم ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے یقینی طور پر قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہاں اس کی قبولیت کی دوسری اعمال سے امید ہے واللہ تعالیٰ اعلم بعض عارفین نے کہا ہے اور دوسری مختلف اقسام کے اعمال سے اس کی وقعت کے لحاظ سے بعض اہل حقیقت نے ذکر کیا ہے کہ یہ بغیر شیخ کے اللہ کی بارگاہ میں توسل ہے۔ اسے علامہ فاسی علیہ رحمۃ نے شرح دلائل میں شیخ سنوسی شیخ زروق اور شیخ ابی العباس احمد بن موسیٰ الیمنی علیہ الرحمۃ سے نقل کیا ہے۔ لیکن قطب علوی نے کہا ہے کہ یہ اس حیثیت سے ہے کہ تنویر قلوب کی اس میں عجیب خاصیت ہے ورنہ وصول کے لئے واسطہ ضروری ہے

٭

پانچویں فصل

وہ احادیث جن میں آپ پر درود شریف پڑھنے والے کے لئے آپ کی شفاعت کا ذکر ہے۔ اور مطلق درود شریف کی ترغیب ہے۔

اذان سن کر درود پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مؤذن کو سنو تو جس طرح وہ کہے تم بھی کہو، اور مجھ پر صلوٰۃ پڑھو کیونکہ جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا تو اللہ دس بار درود و صلوٰۃ بھیجتا ہے، پھر میرے لئے وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے ایک ہی بندہ کے لئے رکھا گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ میں ہی ہوں، جس شخص نے میرے لئے وسیلہ کی دعا کی اسکو شفاعت حاصل ہوگی،

فرمایا جس نے اذان اور اقامت سن کر یہ کہا، اللهم رب هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التامة والصلوة القائمة صل علی محمد عبدک ورسولک واعطه الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفيعة والشفاعة يوم القيامة، اس پر میری شفاعت لازم ہے۔

علامہ ابن حجر نے اپنی کتاب الجوہر المنظم میں کہا ہے کہ احادیث میں یہ صحت کو پہنچ چکی ہے کہ جس نے میرے لئے اللہ سے وسیلہ طلب کیا قیامت کے روز اسے میری شفاعت حاصل ہوگی، اور ایک روایت میں ہے، وجبت له شفاعتی کے الفاظ ہیں۔ یعنی ایسا وعدہ جس کا خلاف نہیں ہوتا اور اس ایمان پر خاتم کو عظیم خوشخبری ہے کیونکہ شفاعت اسی لئے واجب ہوتی ہے۔

جو اس طرح کا ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت گناہوں کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ بعض اوقات درجات بلند کرنے کے لئے بھی بطور اعزاز ہوتی ہے جیسے عرش کے سایہ میں ہونا، حساب کا نہ ہونا، جنت میں جلدی داخل ہونا، پس وسیلہ کا سوال کرنے والا اسی کے ساتھ یا بعض کے ساتھ مختص ہوتا ہے۔ پھر کہا کہ وسیلہ جنت میں سب سے اونچا درجہ ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

وسیلہ کیا ہے | اور لغت کے اعتبار سے یہ بنیاد ہے کہ وسیلہ وہ ہے جس کے ذریعہ اللہ عزوجل کے ساتھ قرب حاصل کیا جاتا ہے۔ بادشاہ یا آقا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ خلیل قصری کی کتاب شعب الایمان میں ہے، کہ وسیلہ کی تفسیر میں جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے کہا ہے کہ یہ توسل ہے اور یہ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں بغیر کسی تشبیہ اور تمثیل کے بادشاہ کے وزیر کی سی حیثیت ہوگی، اللہ اس بات سے بہت بلند اور بالا ہے۔ پس ہر شخص کو انعامات وعطیات میں سے جو کچھ ملے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہی پہنچے گا۔ اور امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اسے ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ اگر ایسا ہے تو جنتیوں کیلئے جنت میں زیادتی درجات کے لئے شفاعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہوگی جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوگا۔ اور مقام محمود وہ شفاعت عظمیٰ ہے۔ مقدمات کے تصفیہ میں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ شفاعت عظمیٰ ہے۔ جسکی اولین وآخرین تعریف کریں گے، اسی لئے احادیث میں اس کی تفسیر شفاعت کے ساتھ کی گئی ہے

اور اسی پر مفسرین کا اجماع ہے۔ جیسا کہ واقدی نے کہا ہے، حضرت امام شعرانی علیہ الرحمۃ "الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر" کے تیسویں مبحث میں فرماتے ہیں، کہ اگر تو یہ کہے کہ کیا وسیلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوگا یا دوسرے کے لئے بھی درست ہے، جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا کہ "لا ینبغی ان تکون الا لعبد من عباد اللہ و ادجو ان اکون انا ھو"

چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نص نہیں فرمائی۔ اس کا جواب جیسا کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ نے فتوحات مکیہ کے چوہترویں باب میں ترانویں جواب میں فرمایا ہے، ہم اس کیمتعلق کہتے ہیں کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی ذات کے لئے اللہ کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ادب کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی ذات کے لئے وسیلہ کا سوال کرے، اللہ تعالی نے ہمیں اس کی طرف راہنمائی کی اور آپ کے لئے اپنی جانوں کا ایثار بھی ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اپنے لئے وسیلہ کا سوال کرنے کے لئے از روئے تواضع اور تالیف قلوب کے لئے فرمایا ہے، جسکی نظیر مشاورۃ ہے۔ بلحاظ ادب، ایثار، مروت اور مکارم اخلاق، وسیلہ اگر تمہارے لئے ہوتا بھی تو ہم اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیتے اور آپ ہی اپنے علو منصب کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ ہم اللہ کے نزدیک آپ کے مرتبہ کو پہچانتے ہیں، افضل ترین درجات کے زیادہ حقدار ہیں، حضرت شیخ محی الدین علیہ الرحمۃ نے تین سو تینتیسویں باب میں کہا ہے۔ کہ جنت میں خواجہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کا مرتبہ یہی وسیلہ ہے جس سے تمام جنت میں شاخیں پھوٹتی ہیں، اور وہ جنت عدن میں وانا مقامہ ہے۔ اور وہ ہر جنت میں اس کا شعبہ ہے اور اس شعبہ سے اہل جنت کے لیے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہوں گے اور وہ ہر جنت میں سب سے بڑا مرتبہ ہے۔

حسن خاتمہ کے بہترین اسباب | علامہ السید محمد عابدین نے ابی المواہب الحنبلی کی سند سے بیان فرمایا ہے۔ الامام علامہ صوفی اپنی مستند اور معتبر تصانیف میں بیان کیا ہے۔ اور شیخ علوان علی بن عطیہ الحموی الشافعی الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مصباح الدرایۃ ومفتاح الہدایۃ میں کہا ہے کہ حسن خاتمہ کے اسباب استقامۃ، ذکر کی ہمیشگی مؤذن کے جواب اور وسیلہ کی دعا پر ہمیشگی ہے، یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسیلہ کا سوال کرنا ہے اور انہی میں سے بلکہ زیادہ مفید اور پر امید اس دعا پر ہمیشگی ہے۔ اللھم اکرم ھذہ الامۃ المحمدیۃ بجمیل عوائدک فی الدارین اکراما لمن جعلتہا من امتہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان ہی میں سے سید الاستغفار کی مداومت ضروری ہے۔ جو صحیح حدیث میں وارد ہے اور وہ یہ ہے، "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علیّ وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت"، اور ان ہی میں سے صبح اور عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ اور ان کے علاوہ قولی اور فعلی مستحسن نیکیاں ہیں،

برے خاتمے کے اسباب | (والعیاذ باللہ تعالیٰ) دنیا کی محبت، تکبر،

عجب، حسد، غفلت، عقیدہ فاسدہ، گناہ پر اصرار، امرد اور عورتوں کو دیکھنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ماثورہ کی مخالفت وغیرہ بڑے مذموم قولی اور فعلی کام ہیں، ابو المواہب مذکور نے شیخ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت خضر علی نبینا علیہ السلام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرائیل علیہ السلام انہوں نے رب عز وجل سے روایت کی ہے کہ جو شخص آیت الکرسی، آمن الرسول الی آخر سورۃ البقرہ، شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو، قولہ ان الدین عند اللہ الاسلام تک معوذتین اور سورۃ فاتحہ ہر نماز کے بعد ہمیشہ پڑھتا رہا، ایمان کے سلب ہونے سے محفوظ رہتا ہے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر دس بار صبح کو اور دس بار شام کو درود پڑھا قیامت کے روز اسے میری شفاعت حاصل ہوگی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر درود شریف پڑھا میں قیامت کے روز اس کا شفیع ہونگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت ڈالتا ہے۔ اور جس پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی نظر ڈالے اسے کبھی عذاب نہیں دیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی قوم بیٹھ کر مجھ پر درود بھیجتی ہے، تو فرشتے انہیں زمین سے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں چاندی کے ورق اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف لکھتے ہیں اور کہتے ہیں اور زیادہ پڑھو اللہ تمہیں زیادتی عطا فرمائے جب

وہ ذکر شروع کرتے ہیں تو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اللہ عزوجل ان کی طرف اس وقت تک متوجہ رہتا ہے جب تک وہ دوسری بات میں مشغول یا متفرق نہیں ہو جاتے جب وہ منتشر ہو جاتے ہیں تو لکھنے والے ملائکہ ان سے لوٹ آتے ہیں اور دوسری مجالس کو تلاش کرتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھ پر درود بھیجنا پانی کے آگ کو بجھانے سے زیادہ گناہوں کی آگ کو بجھانے والا ہے۔ اور مجھ پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔

نیز فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تلوار چلانے سے افضل ہے، اور جس شخص نے مجھ پر ایک بار میرے ساتھ محبت اور شوق میں درود پڑھا اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ تین دن تک اس کا کوئی گناہ نہ لکھیں۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صبح میں نے عجیب چیز دیکھی کہ میرا ایک امتی پلصراط پر کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے کبھی رینگتا ہے کبھی گرتا ہے اور کبھی زمین کے ساتھ لگ جاتا ہے۔ اس کے پاس مجھے بھیجا ہوا درود شریف پہنچتا ہے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر کھڑا کر دیتا ہے، یہاں تک کہ اسے پلصراط سے گزار دیتا ہے۔

درود پاک سے اپنی مجالس آراستہ کرو | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود بھیجنے کے ساتھ آراستہ کرو۔ کیونکہ تمہارا درود شریف قیامت کے روز تمہارے لئے نور ہو گا اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی مجالس

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ذکر سے آراستہ کرو،

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے۔ جو مجھے یاد کرے اور مجھ پر درود بھیجے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اللہ اس کے دل کو نفاق سے ایسے پاک کر دیتا ہے جیسا کہ پانی کپڑے کو پاک وصاف کر دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دو انسان جب مل کر مجھ پر درود پڑھتے ہیں۔ ان کے جدا ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ درود پاک سے بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھولی بھالی ہوئی بات کو بیان کرنا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ مجھ پر درود بھیجے کیونکہ اس کا مجھ پر درود بھیجنا اس کی بات کا قائم مقام ہے اور ممکن ہے اسے بھولی بھالی ہوئی بات یاد آجائے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو انبیاء کرام اور رسولوں پر بھی درود شریف بھیجو کیونکہ اللہ نے انھیں بھی میری طرح مبعوث فرمایا ہے صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر کتابت میں درود شریف لکھا ملائکہ اس وقت تک اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے جب تک اسمیں میرا نام مرقوم رہے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی درود شریف پڑھے اسے چاہیئے کہ پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے پھر جو دعا چاہے مانگے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میرے پاس ذکر

گیا لیا کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان اس وقت تک معلق رہتی ہے اور اوپر نہیں جاتی جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اللہ سے کسی چیز کا سوال کرنا چاہئے تو اسے چاہئے کہ اس کے لائق حمد و ثنا سے آغاز کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے پھر اس کے بعد اللہ سے دعا مانگے کیونکہ یہ ضرورت و حاجت پوری ہونے کے مناسب ہے اور حضرت ابو سلیمان درانی رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص اللہ سے اپنی حاجت مانگنا چاہئے اسے چاہیئے کہ اُس کا آغاز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف سے کرے پھر اپنی حاجت طلب کرے اور دعا کو درود شریف پر ہی ختم کرے، کیونکہ اس سے بعید ہے کہ کریم وہ دونوں درود تو قبول کرے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اسے لوٹا دے۔

حافظ ابن صلاح نے کہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلوۃ و سلام، لکھنے پر اصرار کرے اور اس کے بار بار آنے سے آزردہ نہ ہو کیونکہ یہ سب سے بڑا فائدہ ہے، اور عوام اور کاہل لوگوں کے فعل سے بچو وہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے صلعم لکھتے ہیں۔ اور اس شخص کے شرف کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد کافی ہے کہ ”جس شخص نے کتاب میں مجھ پر درود شریف لکھا جب تک اس کتاب میں میرا نام ثبت ہے اس کے لئے ملائکہ استغفار کرتے رہیں گے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص نے،

"جزی اللہ عنا محمدا ما ھو اھلہ" کہا ستر کاتب فرشتے ایک ہزار روز لکھتے رہیں گے، اسے سیدی عبدالوہاب شعرانی نے عہود الکبریٰ وغیرہ میں ذکر کیا ہے اور فرمایا اور یہ میرے اوراد میں سے ہے۔ میں اسے روزانہ ہر صبح ہزار بار اور شام ہزار بار پڑھتا ہوں، والحمد للہ

چھٹی فصل

اس فصل میں ان احادیث کا تذکرہ ہے، جن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وعید وارد ہوئی ہے۔

منکران درود کی ناک رگڑی جائے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، جس کی زندگی میں رمضان شریف آیا اور اس کی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کیا ایک اور روایت میں ہے۔ کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے تو فرمایا آمین پھر چڑھے تو فرمایا آمین پھر منبر پر تشریف لائے تو فرمایا آمین حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، نے آپ سے دریافت کیا تو فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور کہا، اے محمد! جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہیں پڑھا وہ دوزخ میں داخل ہوا اور خدا نے اسے دور کر دیا

کہئے آمین اور مجھے اس نے کہا، وہ شخص جس نے رمضان کو پایا اور اسے قبول نہیں کیا اور وہ مر گیا وہ بھی ایسا ہی ہے اور وہ شخص جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو پایا اور ان کے ساتھ نیکی نہیں کی اور مر گیا وہ بھی ایسا ہی ہے۔ اور ایک روایت میں "واستحقہ بعدہ فابعدہ اللہ فی الثلاث مرات" کے الفاظ زیادہ ہیں۔

اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخیل وہ شخص ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا اور ایک روایت میں ہے۔ بے شک پورا بخیل وہ شخص ہے۔ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا وہ جنت کا راستہ بھول گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم بھی اپنی مجلس میں بیٹھے پھر وہ اللہ کا ذکر کئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بغیر منتشر ہو جائیں تو قیامت کے روز ان کے لیے وبال ہوگی، انھیں عذاب دے یا بخش دے، خواجہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اور خواجہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ بات ظلم کی ہے کہ میرا ذکر کسی شخص کے پاس کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم بھی کسی مجلس میں بیٹھتی ہے پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بغیر منتشر ہو جاتے ہیں وہ مردار کی بدترین بدبو پر کھڑے ہوتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور

اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا تو وہ آگ میں داخل ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا تو وہ بدبخت ہوا۔ اور رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور مجھ پر صلوٰۃ وسلام نہ پڑھا۔ اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ جو میرے ساتھ ہوا۔ تو اس کے ساتھ ہو اور جو مجھ سے منقطع ہوا تو اس سے منقطع ہو۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے بخیل کی خبر نہ دوں کیا میں تمہیں سب سے زیادہ عاجز شخص کی خبر نہ دوں، صحابہؓ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فرمایا وہ شخص ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور ایک روایت میں ہے کہ کیا میں تمہیں سب سے زیادہ بخیل شخص نہ بتاؤں صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب میرا ذکر اس کے پاس کیا جائے وہ مجھ پر درود نہ بھیجے یہ سب سے زیادہ بخیل ہے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، اس شخص کے لئے ویل ہے جسے قیامت کے روز میری زیارت نصیب نہ ہو، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہے جسے آپ کی زیارت نصیب نہیں ہو گی فرمایا وہ بخیل ہے عرض کیا بخیل کون ہے فرمایا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے تو وہ مجلس قیامت کے روز ان پر حسرت ہو گی۔ علامہ ابن حجر

نے اپنی کتاب "الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں لکھا ہے کہ کبیرہ گناہ ساٹھ ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سننے پر درود شریف نہ بھیجنا من جملہ ان کے ہے اور یہ سابقہ تمام احادیث ذکر کی ہیں پھر کہا ہے کہ ان احادیث میں اس کے کبیرہ ہونے کی صراحت ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں سخت وعید مثل دخول نار، جبرائیل علیہ السلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ذلت وخواری کی مکرر بددعا اور اس کا بخل سے متصف ہونا بلکہ سب سے بڑا بخیل ہونا بیان کیا ہے اور یہ تمام چیزیں شدید وعید کے ضمن میں آتی ہیں، پس اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ گناہ کبیرہ ہو لیکن یہ صورت اس قول کے مطابق ہوگی، جسے شافعیہ، مالکیہ، حنفیہ اور حنابلہ کی ایک جماعت نے کہا ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب بھی آپ کا ذکر کیا جائے، درود پڑھنا واجب ہے" اور یہ ان احادیث سے ظاہر ہے، اور اگر کہا جائے کہ ان لوگوں کا یہ قول اس اجماع کے مخالف ہے کہ "درود شریف نماز کے علاوہ مطلقاً واجب نہیں" پس وجوب کے مذہب پر کہا جا سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سننے کے وقت درود کا چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے" لیکن عدم وجوب کا مذہب جس پر اکثریت ہے کی تائید ان احادیث صحیحہ کی موجودگی میں مشکل ہے ہاں ان میں وعید کو اس شخص پر محمول کیا جائے جس نے درود شریف کو اس طرح چھوڑا ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے عدم تعظیم سمجھی جاتی ہو جیسا کہ حرام لہو ولعب میں مشغولیت کی وجہ سے اسے ترک کر دے، پس اس ہیئت اجتماعیہ کے متعلق یہ کہنا بعید نہیں کہ اس نے حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کے حق کو ایسی قباحت و کوتاہی سے ڈھانپ لیا ہے جو باعث فسق کبیرہ گناہ کی مقتضی ہے، پس اس صورت میں واضح ہو گیا کہ ان احادیث میں اور ائمہ کرام کے عدم وجوب بالکلیہ کے قول میں کوئی تعارض نہیں ہے اس میں غور و فکر کیجیے کیونکہ یہ بات بہت مشکل اور ادق ہے، میں نے کسی کو اس پر تنبیہ کرتے یا ادنی سا اشارہ کرتے نہیں دیکھا۔

ساتویں فصل

اس فصل میں ان جامع انعام و اکرام کا تذکرہ ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے کو دنیا اور آخرت میں میسر آتے ہیں اور یہ سابقہ فصلوں میں بیان کردہ تفصیل کا اجمال ہے۔

سیدی عارف باللہ شیخ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مواقع الانوار القدسیہ میں کہا ہے کہ اے میرے بھائی میرے دل میں اس امر کی محبت ڈالی گئی ہے کہ میں تیرے لئے تجھے شوق دلانے کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے کے انعام و اکرام بیان کر دوں، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے خالص محبت عنایت فرمائے اور اکثر اوقات میں تیرا مشغلہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہو جائے، اور جو ایسا ہو جائے کہ تو اپنے ہر عمل کا ثواب بطور تحفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کرے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے پتہ چلتا ہے۔ کہ انی اجعل لک صلاتی کلھا، یعنی اپنے تمام اعمال کا ثواب آپ کو دے دوں تو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ تیرے دنیا و آخرت کے تفکرات کو کافی ہوگا۔
اور ان میں سے ایک یہ بھی ہے اور وہ سب سے اہم ترین فائدہ ہے اس شخص
کے لئے جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا اللہ تعالیٰ، فرشتوں
اور رسولوں کا اس پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا ہے۔

درود شریف پڑھنے سے | درود پاک ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے

گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور اعمال پاک ہو جاتے، درجات بلند ہوتے ہیں۔ اور
اس سے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور درود شریف، اپنے پڑھنے والے کے
لئے استغفار کرتا ہے احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے کا اجر ملتا ہے اور
وافی پیمانے سے وزن ہوتا ہے۔ اس کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے
کہ جو شخص ہر وقت درود شریف ہی پڑھتا ہے۔ اس کے دنیا و آخرت کے
تفکرات کے لئے وہ کافی
ہوتا ہے، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اس سے گناہ معاف ہوتے اور یہ
غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔ ایک فائدہ یہ ہے کہ تمام احوال سے قیامت
کے روز نجات مل جاتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی اور شفاعت
حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے فوائد میں سے ایک فائدہ خدا تعالیٰ کی رضامندی
اور اس کی رحمت کا حصول اس کی ناراضگی سے امن حاصل ہوتا ہے اور عرش
کے سایہ کے نیچے جگہ ملتی ہے۔ اس کے فوائد میں سے آگ سے آزادی اور
پلصراط کو بجلی کی سی سرعت سے عبور کرنا اور مرنے سے پہلے جنت میں اپنے
مقام قرب کو دیکھنا ہے۔ اس کے فوائد میں سے قیامت کے روز نیکیوں

کے پلڑے کا جھکنا ہے، حوضِ کوثر پر داخلہ اور پیاس سے امان ہے، جنّت میں بیویاں بکثرت ہونگی اور عمدہ مقام حاصل ہوگا۔ اُن میں سے ایک فائدہ درود شریف کا یہ ہے کہ بیس غزوات سے یہ بڑھکر ہوگا یا اُنکے قائم مقام ہوگا۔ اور یہ بات بھی ہے کہ اس سے تزکیہ قلب اور پاکیزگی کا حصول ہے۔ اسکی برکت سے مال بڑھتا ہے اور ہر درود شریف کے عوض اسکی سَو سے زیادہ حاجتیں پوری کی جاتی ہیں اور یہ عبادت ہے جو تمام اعمال سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس میں یہ فائدہ بھی ہے کہ درُود شریف پڑھنا سُنّی ہونیکی علامت ہے اور اس کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ جب تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم پر دُرود شریف بھیجتا رہتا ہے ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں۔ یہ مجالس کو زینت بخشتا۔ فقر اور تنگی معاش کو دور کرتا ہے اور اس سے مقاماتِ خیر حاصل ہوتے ہیں، درود شریف پڑھنے والا قیامت کے روز آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ اس سے خود درُود شریف پڑھنے والے کی اولاد کو نفع پہنچتا ہے۔ اسیطرح وہ بھی نفع اٹھاتا ہے جس کو اس کا ثواب بخشا جائے اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ دُرُود پڑھنے والے کیلئے قبر میں حشر کے روز اور پلصراط پر نُور ہوگا۔ اس کے ذریعہ دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ دِل نفاق سے پاک ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی محبت کا باعث ہوتا ہے،۔ دُرود شریف پڑھنے والے کو منافق ہی ناپسند کرتا ہے جس کا نفاق ظاہر ہو۔ اور اس کے فوائد میں سے یہ بات بھی ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خواب میں زیارت نصیب ہوتی ہے اور لبسا اوقات عالمِ بیداری میں بھی اور یہ کہ درود بھیجنے والے کے نقکرات کم کرتا ہے اور نیز یہ سب سے زیادہ نیک اعمال میں سے ہے۔"

اپ پر درود شریف بھیجنے کی ترغیب دی گئی ہے اور ایسا کرنے پر اچھے خاتمہ اور بہترین ثواب کا وعدہ کیا ہے۔ یہ سب سے زیادہ مفید، سب سے زیادہ راجح اقوال سب سے زیادہ پاکیزہ اعمال نیکیوں میں سب سے زیادہ مفید اور عام برکات کا حامل ہے اسی کے ذریعہ دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور اعلیٰ درجات پر ترقی ہوتی ہے۔ دلوں کی بے قراری دُور ہوتی اور بڑے بڑے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ | اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے کلام کی زبان سے اور تیرے دل کے وسواس سے، تیری روح کے بدن سے اور تیری آنکھوں کی روشنی کے تیری آنکھوں سے زیادہ قریب ہو جاؤں عرض کیا ہاں اے میرے رب۔ فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجا کرو اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزّ وجل کے محبوب اور اس کے نزدیک جلیل القدر ہیں۔ اللہ اور ملائکہ آپ پر درود بھیجتے ہیں اور ایمان والوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ پس محبوب کی محبت اور آپکی محبت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کیطرف تقرب، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور درود شریف بھیجنا اور اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کے درود بھیجنے کی اقتدار واجب ہوئی اور اسی میں سے وہ، جو اس کی فضیلت اور اس پر اجرِ عظیم ملنے عظیم ذکر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کی خوشخبری حاصل ہونا اور دنیا و آخرت کی ضروریات کے پورا ہونے کا وعدہ فرما لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں واسطہ کا شکر ادا کرنا جس کے ادا کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ایجاد و امداد کی نعمتوں میں سے اگلی پچھلی دنیا و آخرت میں جو نعمت بھی ہمیں پہنچی ہے

اور دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ مفید ہے اور اس کے علاوہ وہ اجر و ثواب ہیں، جن کا نہ شمار کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی احاطہ ہو سکتا ہے۔ میں نے تجھے رغبت دلانے کے لیے بعض ثواب ذکر کیے ہیں۔ پس اے میرے بھائی اسے لازم پکڑ کیونکہ یہ ذخیرہ اعمال میں سب سے زیادہ افضل ہے۔ مجھے حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام نے بھی اس کا حکم دیا ہے اور کہا کہ روزانہ سورج طلوع ہونے تک لازمی طور پر درود بھیجا کرو۔ پھر اس کے بعد ہلکی سی مجلس میں اللہ کا ذکر کرو۔ میں نے کہا سَمْعًا وَّ طَاعَۃً" اور مجھے اور میرے ساتھیوں کو اس سے دنیا و آخرت کی بہت بڑی بھلائی حاصل ہوئی اور مجھے رزق کی اس قدر کشادگی حاصل ہوئی کہ اگر تمام مصر کے لوگ میرے زیر کفالت ہوتے تو مجھے کوئی غم نہ ہوتا۔ پس تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

درود بارگاہ خداوندی میں ذریعہ توسّل ہے

اور امام فاسی علیہ الرحمۃ نے شرح دلائل میں مصنف کے اس قول وھی من اہم المہمات لمن یرید القرب کے بعد کہا ہے کہ اپنے مولا کے قرب کے خواہشمند کے لیے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے والے کے حق میں اہمیت کی وجوہات میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں اللہ کی بارگاہ میں اس کے حبیب اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے کہا ہے۔ وابتغوا الیہ الوسیلۃ، اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور بڑا اقربی وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دوسرا نہیں ہے۔ اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ اور سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز و شرف کے لیے ہمیں

آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس نعمت کے ہم تک پہنچنے میں اور اس کے ہم پر جاری ہونے میں سبب ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر انعامات اللہ تعالیٰ کے انعامات کے مطابق ہیں۔ اور اللہ کی نعمتوں کا کوئی شمار نہیں جیسا کہ اللہ سبحانہ نے کہا ہے، وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہم پر واجب ہوا اور آپ کی شکر نعمت میں جب تک سانس کی آمد و رفت باقی ہے درود شریف بھیجنے میں کوتاہی نہ کریں، اس میں سے عبودیت کے طور پر قیام ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی اتباع ہے۔ اور اس میں سے وہ چیزیں ہیں جو دل کو منور کرنے اور غم کو دور کرنے میں تجربہ میں آچکی ہیں یہاں تک کہ کہا گیا ہے کہ یہ شیخ فی الطریقۃ کو کفایت کرتا ہے۔ اور یہ اس کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اور اس میں سے بندے کے کمال کے لئے اعتدال کا راز ہے اور اس کی تکمیل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں اللہ اور اس کے رسول کا ذکر ہے، لیکن اس کے برعکس یہ بات نہیں۔

درود پاک سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں پھر فرمایا کہ ابن فرحون قرطبی کی کتاب میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے میں دس کرامتیں ہیں، پہلی درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا دوسری نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حصول تیسری ملائکہ ابرار کی اقتداء چوتھی منافقین اور کفار کی مخالفت، پانچویں گناہوں کی مغفرت چھٹی ضروریات کا پورا ہونا ساتویں ظاہر و باطن کا روشن ہونا، آٹھویں دوزخ سے نجات، نویں جنت میں داخلہ دسویں کرامت رب رحیم کا سلام، پھر فرمایا کتاب حدائق الانوار فی

الصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے، پانچواں حدیقہ کا وہ باغ ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر بندہ ان پھلوں کو حاصل کرتا ہے اور وہ فوائد ہیں جنہیں وہ اس سے حاصل کرتا ہے۔

درود پاک کے فائدے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر اللہ کے حکم کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ دوسرا نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ درود بھیجنے میں موافقت کرتا ہے، تیسرا درود میں ملائکہ کے ساتھ موافقت ہوتی ہے۔ چوتھا، خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایک بار درود بھیج کر دس بار درود کا حصول ہے۔ پانچواں، اس سے اس کے دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ چھٹا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ ساتواں، اس کی دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں، آٹھواں، اس کی دعا کی قبولیت کی امید ہوتی ہے، نواں، یہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا سبب ہے۔ دسواں، یہ گناہوں کی بخشش اور عیوب کی پردہ پوشی کا سبب ہوگا۔ گیارہواں، یہ بندے کے غموں کے لئے کافی ہوتا ہے۔ بارہواں، یہ بندے کے سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا سبب ہے۔ تیرہواں، یہ صدقہ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ چودہواں، یہ قضائے حاجات کا سبب ہے۔ پندرہواں، درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے درود پڑھنے کا سبب ہوتا ہے۔ سولہواں، یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کی پاکیزگی اور طہارت قلب کا سبب ہوتا ہے، سترہواں، موت سے پہلے جنت کی خوشخبری کا سبب بنتا ہے۔ اٹھارہواں، قیامت کے روز کے احوال سے

نجات کا سبب ہے۔ انیسواں، یہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درود پڑھنے
والے پر درود بھیجنے کا سبب ہوتا ہے۔ بیسواں، بھولی بسری باتوں کے یاد آنے
کا سبب ہوتا ہے۔ اکیسواں، یہ مجلس کے پاکیزہ ہونے کا سبب ہے، اور یہ کہ قیامت
کے روز ان کے لئے ایسی مجلس حسرت نہیں بنے گی۔ بائیسواں، یہ فقر کے
ازالہ کا سبب ہے۔ تئیسواں، حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کا اسم گرامی آنے
پر درود شریف بھیجنے والے سے بخل کے نام کی نفی کرتا ہے۔ چوبیسواں، حبیب خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا رغم انفہ سے درود شریف بھیجنے کے ساتھ نجات ہے۔
پچیسواں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے والے کو جنت کے
راستہ پر لائے گا اور تارک صلوٰۃ کو جنت کا راستہ بھلا دے گا۔ چھبیسواں، مجلس کی
بدبو سے جس میں اللہ اور اس کے رسول کا ذکر نہیں کیا جاتا ہے نجات دلاتا ہے
ستائیسواں، یہ تکمیل کلام کا سبب ہوتا ہے جسے خدا کی حمد اور اس کے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے بغیر شروع کیا جائے۔ اٹھائیسواں، بندے کے
لئے پلصراط عبور کرنے کا سبب ہوتا ہے۔ انتیسواں، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہ
صلوٰۃ بھیجنے سے درود شریف نہ بھیجے ظلم سے نکل جاتا ہے تیسواں، آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود شریف بھیجنے والے پر اللہ کی عمدہ تعریف نازل ہونے کا سبب ہوتا
ہے۔ اکتیسواں یہ اللہ کی رحمت کا سبب ہے۔ بتیسواں، یہ برکت کا
سبب ہے۔ تنتیسواں، یہ مولائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت،
اس کی زیادتی اور دوگنا ہونے کا سبب ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان
مکمل نہیں ہوتا۔ چونتیسواں، یہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی درود شریف

بھیجنے والے کے ساتھ محبت کا سبب ہوتا ہے۔ پینتسواں، یہ بندے کی ہدایت اور اس کے دل کی زندگی کا سبب ہوتا ہے۔ چھتیسواں، یہ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود شریف اور درود پڑھنے والے کی پیشی کا سبب ہوتا ہے۔ سنتیسواں، پلصراط پر ثابت قدمی کا سبب ہوتا ہے۔ اڑتیسواں ہادی دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا آپکے اقل قلیل حق کی ادائیگی اور اللہ کی اس نعمت کی جو اس نے ہم پر کی اسکا شکرانہ ہے، انتالیسواں، یہ اللہ کے ذکر اس کے شکر اور اس کے احسان کی معرفت کو متضمن ہے۔ چالیسواں، بندے کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ اللہ عزوجل سے دعا اور سوال ہے کبھی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعا مانگتا ہے اور کبھی اپنے نفس کے لیے اور جو کچھ اس میں بندے کے لئے زیادتی ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ اکتالیسواں، سرکار زمان و مکان صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے سے سب سے بڑا ثمرہ اور سب سے عظیم فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ کا دل میں منقش ہونا ہے بیالیسواں، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود شریف بھیجنا شیخ کے قائم مقام ہوتا ہے، فرمایا اور عنقریب وہ زمانہ آئیگا کہ صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا ازواج اور محلات کے حصول کا سبب ہو جائے گا اور حدیث میں آیا ہے کہ یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور شیخ نے بعض عارفین سے نقل کیا ہے کہ جس شخص کی عادت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود شریف بھیجنا ہو گی، اسے بڑا یہ شرف حاصل ہو گا کہ جانکنی کے وقت سرکار رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس موجود ہونگے، اور وہ وہاں اللہ تعالیٰ نے جو اس کیلئے

حوریں محلات، اولاد اور کثرت ازواج پیدا کی ہیں دیکھے گا اور اللہ رب العزت کی طرف سے سلام کی مبارکباد سنے گا جیسا کہ اللہ جل تبارک نے فرمایا ہے، الذین تتوفاھم الملئکۃ طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون (فائدہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بار بار درود شریف پڑھنے میں یہ خاصیت ہے کہ وہ بخار وغیرہ میں پیاس کے غلبہ کو زائل کر دیتا ہے۔

صلوٰۃ وسلام سے تشنگی دور ہو جاتی ہے | امام، عارف باللہ سیدی شیخ عبد الغنی النابلسی رضی اللہ عنہ نے اپنی شرح الطلعۃ البدریۃ علی القصیدۃ المضاہیۃ میں لکھا ہے کہ ہم نے جو بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام کی تکرار بخار وغیرہ میں انسان سے پیاس کے غلبہ کو زائل کر دیتی ہے۔ میں نے اس کا تجربہ کیا ہے اور بعض دوستوں کو بھی اس امر کی ہدایت کی انہوں نے اسے پانی کی عدم موجودگی میں حج کے راستہ میں آزمایا، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ وہ الفاظ جن سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، اللہ کے لفظ کا ذکر نہ ہو کیونکہ یہ جلالی ہے لیکن وہ الفاظ جو پیاس کو زائل کرتے ہیں۔ اس قسم کے ہیں، الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر الانام، الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد المبعوث الینا بالحق المبین، الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الامی الامین وافضل الصلوات واشرف التسلیمات علی النبی الصادق والرسول المؤید باسرار الخفائق، اور اس جیسے اور صیغے استعمال کرے۔

درود پاک کی برکت سے سارا قبرستان بخشا گیا | حافظ سخاوی علیہ الرحمۃ سے روایت کی گئی ہے کہ ایک عورت حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ کی خدمت

میں آئی اور عرض کیا، یا شیخ! میری بیٹی فوت ہو گئی ہے۔ میں اسے خواب میں دیکھنا
چاہتی ہوں تو حسن بصری علیہ الرحمۃ نے اسے کہا، چار رکعت نفل پڑھ، اور ہر رکعت
میں فاتحۃ الکتاب ایک بار، سورہ الہاکم التکاثر ایک بار پڑھ یہ عمل عشا کی نماز
کے بعد ہو پھر لیٹ جا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتی رہ
یہاں تک کہ تو سو جائے۔ اس نے ایسا ہی کیا، اس نے اسے خواب میں دیکھا
اس حال میں کہ وہ عذاب اور عقوبت میں تھی اور اس پر تارکول کا لباس تھا اور
دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں پاؤں آگ کی زنجیر سے جکڑے ہوئے
تھے، جب وہ بیدار ہوئی تو حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوئی
اور تمام قصہ ان کو بتایا انہوں نے فرمایا کوئی خیرات کر ممکن ہے اللہ اسے بخش
دے اور حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ اس رات سوئے تو انہوں نے دیکھا گویا
کہ وہ جنت کے باغ میں ہیں انہوں نے دیکھا کہ ایک تخت پر ایک خوبصورت
لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اور اس کے سر پر نور کا تاج ہے اس نے کہا اے حسن!
کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں، اس نے کہا میں اس عورت
کی لڑکی ہوں جسے آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے لئے کہا تھا
حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ نے اسے کہا کہ تیری والدہ نے تیرا حال اس
حال سے مختلف بیان کیا تھا، اس نے کہا وہ ایسا ہی تھا جیسا کہ اس نے بیان
کیا۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر تو اس مرتبہ کو کیسے پہنچی، اس نے کہا ہم ستر ہزار
نفوس عذاب میں تھے جیسا کہ میری والدہ نے بیان کیا، ایک نیک آدمی کا
ہمارے قبرستان سے گزر ہوا اور اس نے ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر

درود بھیجا اور اس کا ثواب ہمیں بخش دیا اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمالیا، اور ہم سب کو اس عذاب اور عقوبت سے اس نیک مرد کی برکت سے آزاد کر دیا اور مجھے یہ حصہ ملا جو آپ نے دیکھا۔ اور مشاہدہ کیا ہے۔ قرطبی نے اپنے تذکرہ میں اسے دوسرے الفاظ سے بیان کیا ہے۔

وجہ تالیف دلائل الخیرات | دلائل الخیرات کی تالیف کا سبب یہ ہوا کہ اس کے مولف حضرت امام محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ پر نماز کا وقت آگیا تو وہ وضو کرنے کے لئے اٹھے انھیں کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے کنوئیں سے پانی نکال لیں اسی اثناء میں ایک لڑکی نے انہیں ایک اونچی جگہ سے دیکھا، اس نے پوچھا تم کون ہو؟ آپ نے اپنا تعارف کرایا تو اس نے کہا آپ ایسے مرد ہیں جن کی تعریف کی جاتی ہے۔ اور اس امر میں حیران ہیں کہ پانی کنوئیں سے کیسے نکالا جائے ساتھ ہی اس لڑکی نے کنوئیں میں، تھوک دیا تو کنوئیں کا پانی ابل پڑا، یہاں تک کہ زمین پر بہہ نکلا، شیخ نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد کہا میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو نے یہ مرتبہ کیسے پایا اس نے کہا اس ذات اقدس پر کثرت صلوٰۃ سے کہ اگر وہ چٹیل میدان میں چلے تو درندے آپ کے دامن فیض سے برکت حاصل کریں۔ اس واقعہ کا حضرت پر اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے لئے کتاب تالیف کرنے کی قسم کھائی۔

درود پاک کی برکات | حضرت شیخ ابواللیث نے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے حکایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا میں طواف کر رہا تھا،

اچانک میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ جب بھی وہ قدم اٹھاتا یا قدم رکھتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتا، میں نے اسے کہا اے فلاں! تو تسبیح اور تہلیل کو چھوڑ کر صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے ہی کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ کیا تیرے پاس اس کی کوئی دلیل ہے۔ اس نے پوچھا آپ کون ہیں اللہ آپ کو عافیت دے میں نے کہا میں سفیان ثوری ہوں اس نے کہا اگر آپ یگانہ روزگار نہ ہوتے تو میں آپ کو اپنا حال نہ بتاتا۔ اور اپنے راز سے مطلع نہ کرتا پھر اس نے کہا میں اور میرے والد بیت اللہ شریف کا حج کرنے کیلئے نکلے یہاں تک کہ جب میں ایک منزل میں تھا تو میرا باپ بیمار ہو گیا میں ان کے علاج معالجہ میں مصروف ہو گیا ایک رات میں ان کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا کہ وہ فوت ہو گئے اور ان کا چہرہ سیاہ ہو گیا میں نے چادر ان کے منہ پر کھینچ دی، مجھ پر نیند نے غلبہ کیا تو سو گیا اچانک میں ایک ایسی شخصیت کے پاس تھا جس سے زیادہ خوبصورت چہرہ اور اس سے بڑھ کر پاکیزہ لباس اور اس سے زیادہ خوشبودار کوئی مہک نہیں دیکھی تھی وہ چلتے ہوئے آئے یہاں تک وہ میرے والد کے قریب ہوئے اور چادر چہرے سے ہٹائی اور چہرے پر ہاتھ پھیرا جس سے چہرہ خوبصورت اور روشن ہو گیا پھر جب وہ واپس تشریف لے جانے لگے تو میں ان کے کپڑوں لپٹ گیا۔ اور میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے آپ کون ہیں جس کے ذریعہ اللہ نے میرے والد پر مسافری میں احسان کیا انہوں نے فرمایا کیا تو مجھے پہچانتا نہیں میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں، صلی اللہ علیہ وسلم، آگاہ ہو کہ تیرا باپ بہت گنہگار تھا لیکن مجھ پر بکثرت درود

بھیجا کرتا تھا جب اس کی یہ حالت ہوئی تو اس نے مجھ سے مدد طلب کی اور میں ہر اس شخص کی امداد کرتا ہوں جو مجھ پر بکثرت درود بھیجتا ہے، جب میں بیدار ہوا، اچانک میں نے دیکھا کہ میرے والد کا چہرہ سفید تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

یہ درود رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر ماثورہ اور غیر ماثورہ صلوات میں سے سب سے مکمل ترین درود شریف کے صیغے ہیں اسی لئے اسے نماز کے ساتھ مختص کیا ہے کیونکہ اس حدیث کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے اسے موطا میں اور حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہما نے اپنی صحیحین میں روایت کیا ہے اور ابوداؤد و ترمذی اور نسائی نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے، اور حافظ عراقی اور حافظ سخاوی نے کہا ہے۔ کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اسے شیخ نے شرح دلائل الخیرات وغیرہ میں بیان کیا ہے۔ اور اس کے الفاظ میں متعدد روایات وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے اور یہ امام بیہقی اور ایک جماعت کی روایت ہے، جیسا کہ فاسی کی شرح الدلائل میں ہے۔ اور شیخ احمد صاوی نے کہا ہے کہ امام بخاری نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

مَنْ قَالَ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ شَھِدْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِالشَّھَادَۃِ وَشَفَعْتُ لَہٗ

درود پاک میں سیدنا کے لفظ کا استعمال | یہ حدیث حسن ہے اور اس کے

رواۃ صحیح کے راوی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ اس کے ہزار بار پڑھنے سے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے۔ اور یہ حدیث میں لفظ سید کے بغیر ہے
اور امام الشمس الرملی نے شرح المنہاج میں کہا ہے کہ افضل لفظ سید کے ساتھ
پڑھنا ہے کیونکہ اس میں حکم کی تعمیل کے علاوہ واقعی اخبار کی زیادتی ہے۔ جو
ادب ہے۔ تو یہ چھوڑنے سے افضل ہے۔ لیکن حدیث لاتسیدونی فی الصلوٰۃ
باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ متاخرین حفاظ نے کہا ہے۔ اور امام احمد بن
حجر نے جوہر المنظم میں کہا ہے کہ لفظ محمد سے پہلے سیدنا کے بڑھانے میں کوئی ہرج
نہیں بلکہ حضور رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ ادب ہے، اگرچہ فرض نماز میں ہو،
امام قسطلانی نے مواہب میں کہا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سوال کرنے
پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس درود کی اس کیفیت کی تعلیم سے علماء نے
استدلال کیا ہے کہ یہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی سب سے افضل
کیفیت ہے کیونکہ اپنی ذات کے لئے بہترین اور بزرگ ترین صورت ہی پسند
فرمائیں گے۔ اور اسی پر یہ بات مترتب ہوتی ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پر افضل الصلوٰۃ بھیجنے کی قسم کھائی تو قسم سے آزاد ہونے کا طریق یہ ہے کہ اس
درود شریف کو پڑھے۔ امام نووی نے رافعی کی ابراہیم مروزی سے حکایت بیان
کرنے کے بعد کہا ہے، کہ اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کلما
ذکرہ الذاکرون وکلما سہا عن ذکرہ الغافلون کہنے سے وہ قسم سے بری ہو
جائے گا، امام نووی نے کہا ہے کہ گویا اس نے امام شافعی کے اس کیفیت کو
بیان کرنے سے لیا ہے یعنی خطبہ رسالت میں لیکن انہوں نے سہا کی بجائے

غفل کے لفظ سے ذکر کیا ہے۔ اور قاضی حسین نے کہا ہے کہ بری ہونے کا طریقہ
یہ ہے کہ وہ کہے، اللھم صل علی محمد کما ھو اھلہ و یستحقہ، اور امام بغوی
نے اسی طرح نقل کیا ہے۔ اور اگر اصل حدیث کے ساتھ اثر شافعی اور قول قاضی
کا اضافہ کر کے پڑھا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا/ اور اگر کہا جائے کہ تمام روایات
ثابتہ میں جو ذکر ہے تمام کو جمع کرے تو بری ہو جائیگا تو البتہ یہ اچھی بات ہے۔

افضل الصلوات بارزی نے کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ درود پڑھنے سے
بری ہو جاتا ہے۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد افضل صلوٰتک وعدد
معلوماتک، کیونکہ یہ سب سے زیادہ بلیغ ہے تو یہ سب سے افضل ہوگا۔

مجد لغوی نے بعض سے نقل کیا ہے کہ اگر کسی آدمی نے قسم کھائی کہ وہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل الصلوٰۃ بھیجے گا تو وہ کہے، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی کُلِّ نَبِیٍّ وَّمَلَکٍ وَّوَلِیٍّ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ
الْمُبَارَکَاتِ" اور بعض سے منقول ہے کہ وہ کہے، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ
نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِکَ
وَرِضَا نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ، بعض نے کیفیات میں سے یہ
پسند کیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً
بِدَوَامِکَ، اور بعض نے یہ پسند کیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ، مجد نے کہا ہے کہ اسمیں اس
بات کی دلیل ہے۔ کہ اس میں کمی زیادتی کی گنجائش ہے۔ اور یہ مخصوص الفاظ
مخصوص زمانہ کے ساتھ مختص نہیں ہیں۔ لیکن افضل اکمل وہ ہے جو نبی الامی العربی

صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے سیکھا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا، مروی عن الحافظ السخاوی،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

امام محی الدین النووی رضی اللہ عنہ نے اذکار میں کہا ہے کہ یہ درود شریف دوسروں سے افضل ہے کیونکہ اس کا صحیح بخاری اور مسلم میں ثبوت ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ كَمَا يَلِيْقُ بِعَظِيْمِ شَرَفِهٖ وَكَمَالِهٖ وَرِضَاكَ عَنْهُ وَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا عَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةِ عَرْشِكَ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ وَّاَكْمَلَهَا وَاَتَمَّهَا كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ

وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا، كَذٰلِكَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ ٥

اس درود شریف کو علامہ ابن حجر ہیتمی نے اپنی کتاب الجوہر المنظم میں ذکر کیا ہے پھر کہا ہے کہ اس میں تمام کیفیات وارده جمع کر دی گئی ہیں، بلکہ دوسری کیفیات جنہیں ایک جماعت نے استنباط کیا ہے۔ اور ہر ایک نے گمان کیا ہے کہ جس کیفیت کو اس نے جمع کیا ہے وہ افضل الکیفیات ہے۔ میں نے الدر المنضود میں بیان کیا ہے کہ یہ کیفیات جنہیں ان تمام نے جمع کیا ہے اور ان پر اور بہت سی کیفیات کا اضافہ کیا گیا ہے یہ بہترین ہے تم پر لازم ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو بلکہ مطلقا کثرت کرو۔ کیونکہ اس صورت میں تم صلوٰۃ التشہد کی تمام کیفیات اور اس سے بھی زیادہ ادا کرنے والے ہو گے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

امام شعرانی نے کشف الغمہ میں کہا ہے کہ رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم مجھ پر درود بھیجو تو کہو، اور یہ درود ذکر فرمایا اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں میرے ہاتھ پر جبرائیل علیہ السلام اس طرح شمار کیا اور کہا انہیں میرے ہاتھ پر میکائیل نے اس طرح شمار کیا اور کہا انہیں میرے ہاتھ پر رب العزت نے اس طرح شمار کیا، پس جس شخص نے مجھ پر ان کے ساتھ درود پڑھا میں قیامت کے روز اس پر شہادت کیلئے موجود رہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔ اور شفا میں اسے علی بن حسین عن ابیہ الحسین عن علی بن ابی طالب کی طرف منسوب کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شرح دلائل میں ہے کہ اسے طبرانی، احمد، بزاز اور ابن ابی عاصم نے اس صلوٰۃ کی روایت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے کی ہے، فرمایا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے یہ کہا اللھم صل علی محمد وانزله المنزل المقرب منک، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوئی۔ اور ابن کثیر نے کہا ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔ اور المقعد المقرب عندک، لفظ کے ساتھ ہے۔ اور امام شعرانی نے کشف الغمہ میں کہا ہے۔ یہ

صَلٰوۃً اَلْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کے لفظ سے ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ ۝

امام شعرانی نے کہا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص نے اس کیفیت سے درود بھیجا۔ وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ قیامت کے روز مجھے دیکھے گا اور جس نے قیامت کے روز مجھے دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اور جس کی میں نے شفاعت کی وہ میرے حوض سے پیئے گا اور اللہ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دے گا اسے دلائل کے شارحین نے بھی فالکہانی سے سبعین مرۃ کے اضافہ سے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں کہ میں نے اسے نیند سے پہلے آزمایا جب میں سو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کو چاند میں دیکھا اور آپ سے خطاب کیا پھر چاند میں غائب ہو گئے اور میں اللہ بزرگ و برتر سے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جاہ کے طفیل سوال کرتا ہوں مجھے باقی انعامات جنکا اس نے اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہے مجھے عطا فرمائے،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَ

الْاٰخِرِيْنَ وَفِى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

امام شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، کہ ایک مرتبہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اس نے کہا السلام علیکم یا اہل العلو الشامخ والکرم الباذخ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اپنے درمیان بٹھایا، حاضرین اسے آگے بٹھانے پر بڑے متعجب ہوئے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ مجھ پر ایسا درود پڑھتا ہے، جو کسی

نے مجھ پر اس سے پہلے نہیں بھیجا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیسے درود بھیجتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ درود شریف بیان فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ
رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ ٥

امام شعرانی نے اس درود شریف کو ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص نے اسے پڑھا اس کے لئے میری شفاعت
واجب ہوئی،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ٥

امام شعرانی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے
ہر وہ مسلمان شخص جس کے پاس کوئی صدقہ نہ ہو اسے اپنی دعا میں یہ درود پڑھنا
چاہیئے بے شک یہ پاکیزگی ہے۔ اور مومن اس وقت تک سیر نہیں ہوتا،
جب تک وہ جنت میں نہ پہنچ جائے۔ اور اسے آخری فقرہ کے علاوہ
شرح دلائل میں ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے
ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

امام شعرانی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کرتے، جس شخص نے یہ درود شریف پڑھا اس نے اپنے اوپر رحمت کے

ستر دروازے کھولے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے اس سے وہی شخص بغض رکھتا ہے۔ جس کے دل میں نفاق ہو۔ ہمارے شیخ یعنی علی الخواص رضی اللہ عنہ نے کہا ہے، یہ حدیث اور وہ حدیث جو اس سے پہلے ہے اور خواجہ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ اقرب ما یکون احدکم منی اذا ذکرنی وصلی علی" ان دونوں کو بعض عارفین نے خضر علیہ السلام سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور یہ دونوں ہمارے نزدیک اعلیٰ درجہ کی صحت میں ہیں اگرچہ محدثین نے اپنی اصطلاحات کے مطابق انھیں ثابت نہیں کیا واللہ اعلم۔

صلی اللہ علی محمد | اس کی وہ بات تائید کرتی ہے۔ جو حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجدالدین فیروز آبادی صاحب قاموس سے امام سمرقندی تک سند کے ساتھ نقل کیا ہے اس نے کہا ہے میں نے حضرت خضر اور الیاس علی نبینا وعلیہما السلام سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو مومن "صلی اللہ علی محمد" کہے گا لوگ اسے دوست رکھیں گے اگرچہ وہ اس سے بغض رکھتے ہوں اور اللہ کی قسم لوگ اسے دوست نہیں رکھیں گے جب تک اللہ تعالیٰ اسے دوست نہ رکھے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے صلی اللہ علی محمد کہا اس نے اپنے نفس پر رحمت کے ستر دروازے کھولے۔ اور حافظ مذکور نے پہلی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ امام سمرقندی نے خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام سے بھی سنا وہ کہتے تھے کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی تھے جنہیں اسموئیل کہا جاتا تھا

اللہ نے اسے دشمنوں پر مدد عطا کر رکھی تھی وہ دشمن کی طلب میں نکلے، پس انہوں نے کہا یہ جادوگر ہے، ہماری آنکھوں پر جادو کرنے اور ہمارے لشکر کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہم اسے سمندر کے کنارے پر لاتے ہیں اور اس کو شکست دیتے ہیں، وہ بنی چالیس آدمیوں کے ساتھ نکلے وہ اسے سمندر کے کنارے پر لے آئے۔ اس کے ساتھیوں نے کہا ہم کیسے کریں، اس نے کہا تم حملہ کرو اور صلی اللہ علی محمد، کہو، انہوں نے حملہ کیا اور یہ درود شریف پڑھا تو ان کے تمام دشمن سمندر میں غرق ہو گئے۔ حافظ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ شام سے ایک شخص بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ بوڑھا ہے اور وہ آپ کی زیارت کرنا چاہتا ہے، آپ نے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ، اس نے عرض کیا وہ اندھا ہے۔ آپ نے اسے فرمایا اسے کہو کہ سات راتیں صلی اللہ علی محمد، کہے، وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور مجھ سے حکایت اور روایت کرے گا، پس اس نے زیارت کی اور وہ آپ سے حکایت روایت کیا کرتا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ آلِہٖ وَسَلِّم۔

شروح دلائل میں ہے استاذ ابو بکر محمد جبر رحمۃ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسالتماب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وسلم، کہا اور وہ کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا ہوا تھا تو کھڑا ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ نِ الدَّرَجَۃَ وَالْوَسِیْلَۃَ فِی الْجَنَّۃِ اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ٥

شیخ نے شرح دلائل میں کہا ہے کہ امام سجامی نے کہا ہمارے شیخ اللوی نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے جس امتی نے صبح وشام یہ درود بھیجا، ستر فرشتے ہزار دنوں تک لکھتے لکھتے تھک جائینگے اور اسے اور اس کے والدین کو بخش دیا جائیگا۔ شرح فاسی میں یہی صلوٰۃ ہے۔ اسے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے جبیر نے مرفوعًا بیان کیا ہے۔ اور اس کی بڑی فضیلت بیان کی ہے۔ اور اسے کتاب شرف کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور طبرانی رحمۃ اللہ نے کبیر اور اوسط میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے کہا جزی اللہ عنا محمدًا ماھواھلہ ستر فرشتے ہزار دنوں تک لکھتے لکھتے تھک جائینگے اور ابو نعیم نے حلیہ میں اسے روایت کیا۔

شیخ نے حافظ سخاوی رحمۃ اللہ سے انہوں نے مجدالدین فیروزآبادی رحمۃ اللہ سے نقل کیا ہے کہ اگر انسان قسم کھالے کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل الصلوٰۃ بھیجے گا تو وہ کہے اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ،

:::

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ،

جمعہ کے دن درود پاک پڑھنے کی فضیلت | امام غزالی نے احیاء العلوم میں کہا ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر جمعہ کے روز اسّی بار درود شریف بھیجتا ہے اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ پر صلوٰۃ بھیجنے کا کیا طریقہ ہے۔ فرمایا کہو، اللھم صل علی محمد عبدک ونبیک النبی الامی" اور ایک شمار کرو، شیخ نے بعض عارفین سے عارف عربی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، جس شخص نے اس درود پر ہمیشگی کی اور وہ یہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی، وعلی الہ وصحبہ وسلم اور اسے دن رات میں پانچ سو بار (۵۰۰) پڑھا وہ اس وقت تک فوت نہیں ہوگا جب تک بیداری میں آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسے زیارت حاصل نہ ہو، امام یافعی سے ان کی کتاب بستان الفقراء میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے روز ہزار بار یہ صلوٰۃ اللھم صلی علی سیدنا محمد النبی الامی پڑھا تو وہ اسی رات اپنے رب کو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا جنت میں اپنے مقام کو دیکھے گا اور اگر وہ نہ دیکھے تو دو، تین یا پانچ جمعہ ایسا ہی کرے اور ایک روایت میں، "وعلی آلہ وصحبہ وسلم"، کا اضافہ ہے۔ اور قطب ربانی سیدی عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب غنیہ میں اعرج نے ابوہریرہ سے، روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کی

رات کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی ایک ایک بار اور پندرہ بار قل ھو اللہ احد اور آخر نماز میں ہزار بار اللّٰھو صل علی محمد النبی الامی کہے تو بلاشبہ وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور دوسرا جمعہ پورا ہونے سے پہلے وہ مجھے دیکھے گا اور جس نے مجھے دیکھا تو اس کے لیے جنت ہے اور اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائینگے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ

اس درود شریف کو شارح علیہ الرحمۃ احمد بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ سے نقل کرتے ہیں، کہ جس شخص نے اسے ہر روز ایک سو بار پڑھا، اللہ اس کی ایک سو حاجتیں پوری کرے گا جن میں سے تیس دنیا کی ہونگی، اور ابن حجر نے کتاب الصواعق، میں کہا ہے کہ جعفر بن محمد عن جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کی گئی ہے کہ جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر سو بار درود بھیجا اللہ اس کی سو ضرورتیں پوری کرے گا جن میں سے ستر آخرت کی ہونگی، شیخ سجاعی اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں درود شریف کے الفاظ یہ ہیں۔ اللھم صل، علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وعلی اھل بیتہ،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى النَّبِيِّيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

شیخ نے سجاعی سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا سعید بن عطار رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے اس درود شریف کو صبح و شام تین بار پڑھا

اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے اس کی خوشی ہمیشہ رہی اس کی دعا قبول ہوئی، اس کی آرزوئیں برآئیں اور اپنے دشمن پر اُسے مدد دی گئی۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّيْ وَسَعْدَيْكَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ الْبَرِّ الرَّحِيْمِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَمَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الشَّاهِدِ الْبَشِيْرِ الدَّاعِيْ اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ۔

یہ درود شریف شفا شریف میں حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے، اور شرح دلائل المواہب سے نقل کیا گیا ہے، کہ شیخ زین الدین بن الحسین المراغی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی کتاب تحقیق النصرۃ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ روایت کی گئی ہے کہ جناب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے اہل بیت نے آپ پر صلوۃ پڑھی تو لوگوں کو معلوم نہ ہوا کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ سے دریافت کریں پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں یہ درود شریف بتایا،

اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ وَبَارِئَ الْمَسْمُوْكَاتِ اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوٰتِكَ وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَرَأْفَةَ تَحَنُّنِكَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْمُعْلِنِ
الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالدَّامِغِ لِجَيْشَاتِ الْاَبَاطِيْلِ كَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ
بِاَمْرِكَ بِطَاعَتِكَ مُسْتَوْفِزًا فِيْ مَرْضَاتِكَ وَاعِيًا لِوَحْيِكَ حَافِظًا
لِعَهْدِكَ مَاضِيًا عَلٰى نَفَاذِ اَمْرِكَ حَتّٰى اَوْرٰى قَبَسًا لِقَابِسٍ اٰلَاءِ
اللّٰهِ تَصِلُ بِاَهْلِهٖ اَسْبَابُهٗ بِهٖ هُدِيَتِ الْقُلُوْبُ بَعْدَ خَوْضَاتِ
الْفِتَنِ وَالْاِثْمِ وَاَبْهَجَ مُوْضِحَاتِ الْاَعْلَامِ وَنَائِرَاتِ الْاَحْكَامِ
وَمُنِيْرَاتِ الْاِسْلَامِ فَهُوَ اَمِيْنُكَ الْمَاْمُوْنُ وَخَازِنُ عِلْمِكَ
الْمَخْزُوْنِ وَشَهِيْدُكَ يَوْمَ الدِّيْنِ وَبَعِيْثُكَ نِعْمَةً وَرَسُوْلُكَ
بِالْحَقِّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِيْ عَدْنِكَ وَاجْزِهٖ مُضَاعَفَاتِ
الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ مُهَنَّاٰتٍ لَهٗ غَيْرَ مُكَدَّرَاتٍ مِنْ فَوْزِ ثَوَابِكَ
الْمَحْلُوْلِ وَجَزِيْلِ عَطَائِكَ الْمَعْلُوْلِ اَللّٰهُمَّ اَعْلِ عَلٰى بِنَاءِ
النَّاسِ بِنَاءَهٗ وَاَكْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَيْكَ وَنُزُلَهٗ وَاَتْمِمْ لَهٗ نُوْرَهٗ
وَاجْزِهٖ مِنِ ابْتِعَاثِكَ لَهٗ مَقْبُوْلَ الشَّهَادَةِ مَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ
ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَخُطَّةٍ فَصْلٍ وَبُرْهَانٍ عَظِيْمٍ ۝

اس درود کو حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے شفاء میں اور شیخ جزولی
نے دلائل الخیرات اور امام قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں ذکر کیا ہے۔
امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ سلامۃ الکندی سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ
وجہہ لوگوں کو اس دعا کی تعلیم دیتے تھے اور ایک روایت میں ہے، یعلم الناس
الصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللّٰھم داحی المدحوات

اور شارحین دلائل الخیرات نے کہا ہے اسے شفا میں سلامتہ کندی نجلی رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے اور طبرانی نے اوسط میں اور حضرت ابن ابی شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصنف میں اور سعید بن منصور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ یَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ہ

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو تو اچھی طرح پڑھو ہو سکتا ہے کہ وہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہو، اور یہ درود بیان کیا اور سیدی عارف باللہ السید مصطفی الکبری علیہ الرحمۃ نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ منفرجہ کی شرح میں اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب نہیں کیا اور یہ اس کی عبارت ہے،

امام المتقین، سید المرسلین خواجہ عرب و عجم رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کی فضیلت میں نوّے سے زائد احادیث ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے، اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَاَحْسِنُوا الصَّلٰوةَ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ یُعْرَضُ عَلَیَّ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَاِمَامِ الرَّحْمَةِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ

مُقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ یَغْبِطُهٗ فِیْهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ؏ اور ظاہر یہی ہے۔
ۂ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس درود کو جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، اسی لئے ان کی طرف منسوب ہوا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنَ الصَّلٰوةِ شَیْءٌ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنَ الرَّحْمَةِ شَیْءٌ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنَ الْبَرَكَةِ شَیْءٌ وَّسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ السَّلَامِ شَیْءٌ ۝

علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس درود کو حضرت جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور اس شخص کی بڑی فضیلت و منقبت بیان کی جس نے اسے مختار کل جناب فخر رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا،

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فَضَائِلَ صَلَوٰتِكَ وَنَوَامِیَ بَرَكَاتِكَ وَشَرَائِفَ زَكَوَاتِكَ وَرَاْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَتَحِیَّتَكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتِمِ النَّبِیّٖنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَائِدِ الْخَیْرِ وَفَاتِحِ الْبِرِّ وَنَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَسَیِّدِ الْاُمَّةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا تُزْلِفُ بِهٖ قُرْبَهٗ وَتُقِرُّ بِهٖ عَیْنَهٗ یَغْبِطُهٗ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْوَسِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَالْمَنْزِلَةَ الشَّامِخَةَ

الْمُنِیْفَۃَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ اَسُوْلَہٗ وَبَلِّغْہٗ مَامُوْلَہٗ
وَاجْعَلْہٗ اَوَّلَ شَافِعٍ وَّاَوَّلَ مُشَفَّعٍ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ بُرْھَانَہٗ
وَثَقِّلْ مِیْزَانَہٗ وَاَبْلِجْ حُجَّتَہٗ وَارْفَعْ فِیْ اَعْلَی الْمُقَرَّبِیْنَ
دَرَجَتَہٗ اَللّٰھُمَّ احْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَھْلِ شَفَاعَتِہٖ
وَاَحْیِنَا عَلٰی سُنَّتِہٖ وَتَوَفَّنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَوْرِدْنَا حَوْضَہٗ وَاسْقِنَا
بِکَاْسِہٖ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَادِمِیْنَ وَلَا شَاکِّیْنَ وَلَا مُبَدِّلِیْنَ
وَلَا فَاتِنِیْنَ وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ احیاء العلوم میں مذکورہ دونوں درود شریف ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اگر اضافہ کرنا چاہے تو درود ماثورہ پڑھے، اور اس درود شریف کو ذکر کیا اور حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ کا اس درود کو اختیار کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ رحمت مجسم جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں بزرگ ترین کیفیات کا حامل ہے اور ثواب کے لحاظ سے زیادہ ہے۔ اور حافظ عراقی نے احیاء العلوم کی احادیث کی تخریج میں کہا ہے کہ حدیث اللھم اجعل فضائل صلواتک کو ابن ابی عاصم رضی اللہ عنہ نے کتاب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَآءً
وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ
وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ نَبِیًّا

عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ نے اس درود شریف کو احیاء العلوم میں بیان کیا ہے۔ اور جمعہ کے روز اسے سات بار پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ اور بعض سے نقل کیا ہے کہ جس شخص نے ہر جمعہ کو سات بار مسلسل سات جمعوں تک درود پڑھا تو اس کے لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو گئی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

یہ درود شریف شفاء میں حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ سے بیان کیا گیا ہے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے لبالب پیالہ پیئے اسے چاہیئے کہ اسے پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمٰتِكَ ۝

شیخ نے حافظ سخاوی انہوں نے مجد الدین فیروز آبادی سے انہوں نے بعض مشائخ سے نقل کیا ہے کہ اگر انسان قسم کھائے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بزرگ ترین درود شریف بھیجے گا تو وہ یہ درود شریف پڑھے اور فرمایا کہ ہمارے شیخ اسی طرف مائل ہیں، اور ظاہر یہ ہے کہ قائل حافظ سخاوی

رحمۃ اللہ علیہ ہے، اور اس کا شیخ امام حافظ ابن حجر عسقلانی ہے، اور دلائل الخیرات
کے شارحین نے کہا ہے کہ اس درود میں یہ الفاظ صحیح مسلم میں ام المومنین جویریہ
بنت الحرث رضی اللہ عنہا کی حدیث تسبیح سے ماخوذ ہیں۔ جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس وقت کہے جب آپ نے صبح کی نماز پڑھ لی۔
اور وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں جب لوٹے تو سورج نکلنے تک وہ بیٹھی ہوئی
تھیں خواجہ عالمیان رحمت دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسی طرح
بیٹھی رہی جس حال میں میں تجھ سے جدا ہوا؟ انہوں نے کہا ہاں، فرمایا میں
نے تیرے بعد چار کلمات تین بار کہے اگر انھیں اس کے ساتھ تولا جائے جو
تو نے آج کہے ہیں تو وہ ان سے بھاری ہونگے، سبحان اللہ وبحمدہ
عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ، اسے اصحاب سنن
نے بھی روایت کیا ہے۔ شیخ نے کہا ہے کہ بعض نے اس حدیث سے
اس قول کو تقویت دی ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کے لئے ثواب
دوگنا ہو جاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ اس طرح بغیر گنتی گنا ہونے کے لکھا جاتا ہے
اور یہ احوال اور اشخاص کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے اور وہ شخص جس نے
اس کی تائید کی ہے وہ امام قلمسانی اوّل ہے سابقہ حدیث مسلم کی نص صریح
کی وجہ سے اس نے اس کی تائید کی ہے فتاوی ابن حجر میں ہیں
نے اس کی تائید دیکھی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَاذِ الرَّحْمَةِ وَمِیمَا الْمُلْكِ وَ
دَالُ الدَّوَامِ السَّیِّدِ الْکَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ عَدَدَ مَا فِی

عِلْمِكَ كَائِنٌ اَوْقَدْ كَانَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ
وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ صَلٰوةً دَائِمَةً۔
بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہ

یہ ہزار حسنہ والا درود شریف ہے اسے شرح دلائل میں انہوں نے اپنے دادا شیخ یوسف سے انہوں نے الصالح الولی ابی العباس احمد الحاجری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جس نے یہ درود شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا اس کے لئے دس نیکیاں ہیں، ایک شخص نے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص آپ پر یہ درود شریف بھیجے اس کے لئے کہتے ہیں دس نیکیاں ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ دس صلوات ہیں ہر صلوٰۃ کی دس نیکیاں ہیں اور ہر نیکی دس گنا ہے۔ شیخ صالح ابی الحسن علی الدارسی رحمۃ اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ یہ الغنیہ کے ساتھ معروف ہے اور یہ عبداللہ بن موسیٰ طرابلسی رحمۃ اللہ سے نقل کیا گیا ہے اور انہوں نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنے شیخ محمد بن عبداللہ الزیتونی سے نقل کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس نے اسے بیس ۲۰ شیوخ سے اخذ کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِىْ مَلَأْتَ قَلْبَهُ مِنْ
جَلَالِكَ وَعَيْنَهُ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُؤَيَّدًا
مَنْصُوْرًا وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

دمیری کی شرح منہاج سے شیخ نقل کرتے ہیں کہ شیخ اباعبداللہ بن لقمان رحمۃ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سو بار دیکھا تھا، آخری بار انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پہ کون سا درود افضل ہے۔ آپ نے فرمایا کہو، اللہم صل علی سیدنا محمد الذی ملأت قلبہ من جلالک وعینہ من جمالک وہ صبح خوش وخرم بیدار ہوئے اور کامیاب وکامران اُٹھے باقی درود دلائل الخیرات میں مذکور ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن

شرح دلائل میں حسن بن علی الاسوانی سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے کہا جو شخص اس درود شریف کو ہر مہم اور مصیبت میں ایک ہزار بار پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دور فرما دیتا ہے۔ اور وہ اپنے مقصد کو حاصل کر لیتا ہے۔

اور ابن الفاکہانی سے اس نے شیخ صالح موسیٰ الضریر رحمہ سے نقل کیا ہے اس نے کہا میں کھاری سمندر میں سفر کر رہا تھا، کہ ہمیں طوفان نے آلیا، طوفان سے بچنے کی کوئی امید نہ رہی لوگ بے حواس ہو گئے، میری آنکھ لگ گئی اس حالت میں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ فرماتے تھے، سواروں سے کہو کہ وہ ہزار بار اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا

محمد صلاۃ تنجینا بھا من بعد الممات تک پورا درود شریف پڑھیں۔ میں بیدار ہوا اور تمام جہان والوں
سے خواب بیان کیا ابھی ہم نے تقریباً تین سو بار پڑھا ہوگا کہ اللہ نے ہمیں طوفانی
موجوں سے نجات عطا فرمائی، سید محمد افندی عابدین نے
اپنی یادداشت میں الصلوۃ المنجیہ کا ذکر
کیا ہے۔ اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ عارف اکبر نے یا ارحم الراحمین یا اللہ کا
اضافہ کیا ہے، اس نے اور بعض دیگر شیوخ نے بھی کہا ہے کہ جو شخص اسے
کسی مہم یا مصیبت میں ہزار بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دور فرمائے گا اور
وہ اپنے مقصد کو حاصل کرے گا اور جو شخص اسے طاعون کے دنوں میں کثرت
سے پڑھے گا اس سے محفوظ رہے گا اور جو شخص بحری جہاز پر سوار اسے کثرت
سے پڑھے گا غرق ہونے سے محفوظ رہے گا۔ اور جو اسے پانچ سو بار پڑھے گا
انشاء اللہ اس نفع کو حاصل کرے گا جسے وہ چاہتا ہے اور یہ ان تمام امور میں
صحیح اور مجرب ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور شیخ صاوی نے شرح وردالدردیریہ میں سمہودی اور بلوی سے
نقل کیا ہے اور شیخ عارف محمد حقی افندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب
خزینۃ الاسرار میں نقل فرماتے ہیں کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ صلوۃ چار ہزار
اقسام میں منقسم ہے۔ اور ایک روایت میں بارہ ہزار ہے، ان میں سے ہر
ایک دنیا کی کسی نہ کسی جماعت کا اپنے اور نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ
علیہ وسلم کے مابین مناسبت اور رابطہ کے لحاظ سے پسندیدہ ہے۔
انہوں نے اس میں خواص اور منافع سمجھے اور اس میں اسرار پائے بعض تجربہ اور مشاہدہ

کے سامنے بے چینی کو دور کرنے اور پسندیدہ چیز حاصل کرنے میں مشہور ہیں۔
جیسے صلوٰۃ المنجیہ اور وہ یہی درود شریف ہے۔ اور اس کے الفاظ ذکر
کئے ہیں، پھر کہا اور افضل یہ ہے کہ یوں کہے، اللّٰھم صل علی سیدنا محمد
وَّعلٰی آلِ سیدنا محمدٍ صلوٰۃً تنجینا آخر درود تک بیان کیا، کیونکہ آقائے دوعالم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، اذا صلیتم علی فعموا پس اس کی تاثیر آل کے ذکر
کے ساتھ، مکمل، عام، اکثر اور جلد ہوتی ہے، میرے بعض مشائخ نے مجھے اسی
طرح وصیت کی اور اجازت دی ہے۔ اور شیخ اکبر نے بھی آل کے لفظ
کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ
ہے۔ کیونکہ جس نے آدھی رات کو کسی بھی دنیاوی یا اخروی حاجت کے لئے
ہزار بار پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کر دیتا ہے کیونکہ یہ قبولیت
میں برق خاطف سے زیادہ سریع، اکسیر اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے۔
پس ضروری ہے کہ اسے نا اہل سے پوشیدہ رکھا جائے، سر الاسرار میں اسی طرح
ہے۔ اور شیخ بونی اور امام جزوی رحمۃ اللہ نے صلوٰۃ المنجیہ کے خواص
اسی طرح بیان کئے ہیں اور اس کے اسرار بیان کئے ہیں، میں نے انھیں
اس لئے ترک کر دیا ہے تاکہ جاہلوں کے ہاتھ نہ لگ جائیں اور تجھے یہ اشارہ
کافی ہے۔

صَلوٰۃ نُورُ الْقِیَامَۃ | اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ
وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ
حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ

اَلْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَائِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ه

سیدی احمد صاوی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ اس صلوٰۃ کو میں نے پتھر پر قدرت کے خط سے لکھا ہوا دیکھا تھا۔ اور یہ صلوٰۃ نور القیامۃ ہے اور اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس کے ذاکر کو اس دن بکثرت نور حاصل ہوتا ہے، اور شرح دلائل میں بعض اولیاء کبار سے منقول ہے کہ یہ چودہ ہزار درود شریف کے برابر ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِى الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ ه

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ ه

یہ دونوں درود شریف سیدنا حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ہیں، پہلا درود شریف جس کی ابتداء اللہم صل علی محمد بعدد من صلی علیہ الخ شارح دلائل نے کہا ہے کہ ابو العباس رضی اللہ نے تحفۃ المقاصد میں کہا ہے کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کی خواب میں زیارت کی۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے رب نے

آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا، آپ نے کہا مجھے بخش دیا، پوچھا گیا، کس وجہ سے فرمایا پانچ کلمات کی بدولت جن کے ساتھ میں آقائے عالمیان صفوت آدمیان صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجا کرتا تھا، پوچھا گیا، وہ کلمات کون سے ہیں فرمایا میں کہا کرتا تھا، اور یہ درود پاک بیان کیا۔

لیکن دوسرا درود شریف جس کی ابتدا یوں ہے، صلی اللہ علی نبینا محمد کلما ذکرہ الذاکرون الخ تو یہ درست ہے اگرچہ اس کے بعض الفاظ مخالف ہیں جس کی عنقریب نقل آئیگی ۔ کیونکہ میں نے اسے کتاب الرسالہ کے نسخہ سے جو اس نسخہ سے نقل کیا گیا ہے، جو ہمارے امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ساتھی امام مزنی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور یہ اس کی عبارت ہے، اس میں ہے، فَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَفْضَلَ وَاَكْثَرَ وَاَزْكٰى مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ وَزَكَّانَا وَاِيَّاكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا زَكّٰى اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِهٖ بِصَلَاتِهٖ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَجَزَاهُ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى مُرْسَلًا عَمَّنْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ، پھر چند سطروں کے بعد درود ابراہیمی لکھا، کہا فَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اور امام رافعی ابراہیم المروزی سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ نور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بزرگ ترین درود بھیجے گا تو اس کی برأت کا طریق یہ ہے کہ اس درود شریف کو پڑھے اور حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

نے کہا کہ گویا اس نے امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اس کیفیت کو ذکر کرنے کی
وجہ سے اسے لیا ہے۔ گویا وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسے استعمال کیا، اور
روضہ میں اس کی تصویب کی گئی ہے کہ نیکی کیفیت ابراہیمی کے ساتھ حاصل ہوتی
ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو
اسکے متعلق سوال کرنیکے بعد سکھایا۔ آپ اپنے لئے بزرگ اور افضل ترین چیز ہی
پسند فرمائیں گے اگرچہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے صیغے کامل ترین اور ثواب کے
لحاظ سے زیادہ ہیں حضرت عبداللہ بن الحکم روایت کرتے ہیں کہ میں نے
امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا میں نے انھیں کہا کہ خدا
نے آپکے ساتھ کیا سلوک کیا فرمایا اللہ نے مجھ پر رحم کیا اور بخش دیا اور جنت میرے
لئے اس طرح آراستہ کی جیسے دلہن کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ اور مجھ پر موتی نچھاور
کئے جس طرح دلہن پر کئے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے میں اس
کمال کو پہنچا ہوں، مجھے قائل نے کہا تیرے کتاب الرسالہ میں اس درود کی
وجہ سے وصلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ
الغافلون، جب صبح ہوئی میں نے رسالہ کو دیکھا تو معاملہ اسی طرح تھا جیسا میں
نے خواب میں دیکھا تھا اور مزنی کے طریق سے ایک روایت میں ہے،
اس نے کہا میں نے امام شافعی رضی اللہ عنہ کو ان کی وفات کے بعد خواب
میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا اللہ نے آپکے ساتھ کیا سلوک کیا انہوں نے
فرمایا مجھے اس درود کی وجہ سے بخش دیا گیا جو میں نے کتاب الرسالہ میں نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا اور وہ یہ ہے، اللھم صل علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون

وصل علی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون"، یہ تمام اقوال شیخ نے اپنی شرح دلائل الخیرات میں حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب القول البدیع سے نقل کئے ہیں اور ان میں سے بعض کا ذکر مواہب اللدنیہ درود ابراہیمی کے ذکر کے ساتھ گزر چکا ہے۔ اور حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ نے احیاء علوم الدین میں ابی الحسن شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام شافعی رضی اللہ عنہ کو آپ کی طرف سے اپنی کتاب الرسالہ میں درود وصلی اللہ علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون" لکھنے کی کیا جزا دی گئی، جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے انہیں یہ جزا دی گئی ہے کہ قیامت کے دن ان کا حساب نہیں ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْیَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَۃِ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ مِلْءُ الدُّنْیَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَۃِ وَاجْزِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْیَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَۃِ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْیَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَۃِ۔

شرح دلائل میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ صلوٰۃ وہی ہے جو حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھی ابی الحسن الکرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جسے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا کرتے تھے اور بہت سے اکابر علماء سے منقول ہے۔

٭

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَرَحْمَةً

لِّلْعٰلَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ

وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيْطُ

بِالْحَدِّ صَلٰوةً لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا مُنْتَهٰى وَلَا انْقِضَاءَ صَلٰوةً

دَائِمَةً بِدَوَامِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا مِّثْلَ ذٰلِكَ

دلائل الخیرات کے شارحین نے ذکر کیا سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اس درود شریف کے ساتھ اپنا حزب ختم کیا کرتے تھے اور سخاوی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ میرے بعض معتمد شیوخ فرمایا کرتے تھے کہ اس درود کا ایک قصہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ایک بار پڑھنے سے دس ہزار درود کا اجر ملتا ہے۔ اور شیخ نے اپنی شرح میں کہا ہے کہ امام محی الدین رضی اللہ عنہ نے جو جنید یمنی کے نام سے معروف ہیں کہا ہے کہ جو شخص اس درود کو ہر صبح و شام دس بار پڑھے اسے رب اکبر کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور وہ اس کی ناراضگی سے محفوظ رہتا ہے اور اس پر مسلسل رحمت برستی ہے۔ اور برائی سے اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ اور اس پر ہر قسم کے معاملات آسان ہو جاتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوٰتِكَ اَبَدًا ٥ وَاَنْمٰى بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا

وَاَزْكٰى تَحِيَّاتِكَ فَضْلًا وَّعَدَدًا ٥ عَلٰى اَشْرَفِ الْخَلَائِقِ الْاِنْسَانِيَّةِ

وَمَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْاِيْمَانِيَّةِ ٥ وَطُوْرِ التَّجَلِّيَاتِ الْاِحْسَانِيَّةِ ٥

وَمَهْبِطِ الْاَسْرَارِ الرَّحْمَانِيَّةِ ٥ وَاسِطَةِ عِقْدِ النَّبِيِّيْنَ ٥ وَمُقَدَّمِ

جَيْشِ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ وَقَائِدِ رَكْبِ الْاَنْبِيَاءِ الْمُكْرَمِيْنَ ٥ وَاَفْضَلِ
الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ ٥ حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰى ٥ وَمَالِكِ
اَزِمَّةِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰى ٥ شَاهِدِ اَسْرَارِ الْاَزَلِ ٥ وَمُشَاهِدِ
اَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْاُوَلِ ٥ وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ ٥ وَمَنْبَعِ
الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ ٥ مَظْهَرِ سِرِّ الْجُوْدِ الْجُزْئِيِّ وَالْكُلِّيِّ
وَاِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ الْعُلْوِيِّ وَالسُّفْلِيِّ ٥ رُوْحِ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ ٥
وَعَيْنِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ ٥ الْمُتَحَقِّقِ بِاَعْلٰى رُتَبِ الْعُبُوْدِيَّةِ الْمُتَخَلِّقِ
بِاَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الْاِصْطِفَائِيَّةِ ٥ الْخَلِيْلِ الْاَعْظَمِ ٥ وَالْحَبِيْبِ
الْاَكْرَمِ ٥ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلٰى
سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ٥ وَعَلٰى اٰلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ ٥
كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذّٰكِرُوْنَ ٥ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِمُ الْغٰفِلُوْنَ ٥

یہ درود امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور کہا گیا ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ سیدی احمد صاوی نے شرح ورد الدرویریہ میں کہا ہے کہ اس درود کو حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے قطب العیدروس سے نقل کیا ہے۔ اور یہ شمس الکنز الاعظم کے نام سے موسوم ہے۔ جو شخص اسے پڑھتا ہے اس کا دل شیطان کے وساوس سے محفوظ ہو جاتا ہے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ حضرت قطب ربانی سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جس شخص نے عشاء کی نماز کے بعد سورہ اخلاص اور معوذتین تین تین بار پڑھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ درود شریف بھیجا اس نے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی نُوْرِکَ الْاَسْبَقِ ہ وَصِرَاطِکَ الْمُحَقَّقِ
الَّذِیْ اَبْرَزْتَہٗ رَحْمَۃً شَامِلَۃً لِوُجُوْدِکَ ہ وَاَکْرَمْتَہٗ بِشُھُوْدِکَ وَ
اصْطَفَیْتَہٗ لِنُبُوَّتِکَ وَرِسَالَتِکَ وَاَرْسَلْتَہٗ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ہ
وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ہ نُقْطَۃِ مَرْکَزِ الْبَاءِ
الدَّائِرَۃِ الْاَوَّلِیَّۃِ ہ وَسِرِّ اَسْرَارِ الْاَلِفِ الْقُطْبَانِیَّۃِ ہ الَّذِیْ
فَتَقْتَ بِہٖ رَتْقَ الْوُجُوْدِ ہ وَخَصَصْتَہٗ بِاَشْرَفِ الْمَقَامَاتِ
بِمَوَاھِبِ الْاِمْتِنَانِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ ہ وَاَقْسَمْتَ بِحَیَاتِہٖ
فِیْ کِتَابِکَ الْمَشْھُوْدِ ہ لِاَھْلِ الْکَشْفِ وَالشُّھُوْدِ ہ فَھُوَ سِرُّکَ
الْقَدِیْمُ السَّارِیْ ہ وَمَاءُ جَوْھَرِ الْجَوْھَرِیَّۃِ الْجَارِیْ ہ الَّذِیْ
اَحْیَیْتَ بِہِ الْمَوْجُوْدَاتِ ہ مِنْ مَعْدِنٍ وَحَیَوَانٍ وَّنَبَاتٍ ہ
قَلْبِ الْقُلُوْبِ وَرُوْحِ الْاَرْوَاحِ وَاِعْلَامِ الْکَلِمٰتِ الطَّیِّبَاتِ
الْقَلَمِ الْاَعْلٰی وَالْعَرْشِ الْمُحِیْطِ رُوْحِ جَسَدِ الْکَوْنَیْنِ ہ
وَبَرْزَخِ الْبَحْرَیْنِ ہ وَثَانِیَ اثْنَیْنِ ہ وَفَخْرِ الْکَوْنَیْنِ ہ اَبِی الْقَاسِمِ
اَبِی الطَّیِّبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا بِقَدْرِ عَظَمَۃِ ذَاتِکَ فِیْ کُلِّ
وَقْتٍ وَّحِیْنٍ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ
وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

حضرت سیدنا احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کا درود ہے، اس صلوٰۃ کو سیدی شیخ عزالدین احمد الصیاد الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب المعارف المحمدیہ، والوظائف الاحمدایہ" میں نقل کیا ہے اور اسے قطب الزماں، بحر الفرقان سیدنا ابی العلیمین احمد الرفاعی قدس اللہ سرہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان کے اوراد شریفیہ میں سے یہ درود شریف ہے۔ اس کا نام "جوہرۃ الاسرار" ہے۔ اور یہ مجرب ہے اور سادات رفاعیہ کے اہل کمال میں معروف ہے۔ اور اس پر مداومت سرکار دوعالم رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پوشیدہ اسرار کے معانی اور بلندیوں کو حاصل کرنے کے لئے بہترین وسیلہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الْاَصْلِ النُّوْرَانِیَّةِ وَلَمْعَةِ الْقَبْضَةِ الرَّحْمَانِیَّةِ وَاَفْضَلِ الْخَلِیْقَةِ الْاِنْسَانِیَّةِ وَاَشْرَفِ الصُّوْرَةِ الْجِسْمَانِیَّةِ وَمَعْدَنِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِیَّةِ وَخَزَائِنِ الْعُلُوْمِ الْاِصْطِفَائِیَّةِ صَاحِبِ الْقَبْضَةِ الْاَصْلِیَّةِ وَالْبَهْجَةِ السَّنِیَّةِ وَالرُّتْبَةِ الْعَلِیَّةِ مَنِ انْدَرَجَتِ النَّبِیُّوْنَ تَحْتَ لِوَائِهٖ فَهُمْ مِنْهُ وَاِلَیْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَرَزَقْتَ وَ اَمَتَّ وَاَحْیَیْتَ اِلٰی یَوْمِ تَبْعَثُ مَنْ اَفْنَیْتَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

یہ سیدنا احمد البدوی رضی اللہ عنہ کا معمول تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَتِرْيَاقِ الْاَغْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْيَسَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحٰبِهِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَاِفْضَالِهٖ

یہ دونوں درود شریف قطب الاقطاب سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کے معمول میں تھے، لیکن پہلا درود شریف جس کی ابتدا اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا محمد شجرۃ الاصل النورانیۃ ولمعۃ القبضۃ الرحمانیہ ہے۔ سیدی احمد الصاوی نے کہا ہے کہ بعض نے ذکر کیا کہ وہ اسے ہر نماز کے بعد سات بار اور کل مائۃ منہا دلائل الخیرات سے تیس[۳۰] بار پڑھتا تھا۔ اور علامہ السید احمد بن زینی دحلان مکہ معظمہ میں مفتی شافعیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے مجموعہ میں جس میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام درود جمع کیے ہیں اور ان کے فوائد بیان کیے ہیں۔ اور کچھ تصوف کا بیان بھی ہے کہا ہے کہ بہت سے عارفین نے ذکر کیا ہے کہ قطب الکامل سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کی طرف سے منسوب درود شریف بہت سے انوار کے حصول کا سبب اور بہت سے اسرار کے انکشاف کا ذریعہ ہوتا ہے، اور یہ بیداری اور خواب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتصال کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اور یہ مرتبہ قطبیت تک پہنچنے کا زینہ ہے اور یہ ظاہری اور باطنی رزق جو اشباح و ارواح کے رزق ہیں مہیا کرتا ہے۔ یہ رزق دراصل علوم و معارف ہیں اور اسی سے نفس، شیطان اور تمام دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے بہت سے خواص ہیں جن کا کوئی شمار نہیں، اکابرین نے بیان کیا ہے۔

کر اس کا تین بار پڑھنا دلائل الخیرات کی قرآت کے برابر ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو چاہیئے کہ اس کی قرآت کے وقت اپنے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور ان کے انوار کو مستحضر کرے اور بلا شبہ رحمت للعالمین جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم ہر خیر کے پہنچنے میں عظیم سبب اور واسطہ عظمٰی اور نور اعظم ہیں اور آدمی اسے اس وقت پڑھے جب کہ وہ پاک صاف ہو جس شخص نے اس کو ان شرائط کے ساتھ روزانہ ایک سو بار پڑھا اور چالیس روز تک ثابت قدمی سے مسلسل پڑھتا رہا اسے اسقدر انوار اور بھلائی حاصل ہو گی جس کے مرتبہ کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور جس شخص نے روزانہ صبح کی نماز کے بعد تین بار اور مغرب کی نماز کے بعد تین بار اس درود شریف کو مسلسل پڑھا وہ اس کے بہت اسرار دیکھے گا اور اللہ نیکی کی توفیق دینے والا ہے۔ اور پورا درود شریف نقل کیا ہے۔ لیکن دوسرا درود شریف جس کے شروع میں یہ الفاظ ہیں اللّٰھم صل علی نور الانوار وسر الاسرار الخ سید احمد دحلان نے اپنے مذکورہ مجموعہ میں سابقہ درود اور فوائد ذکر کرنے کے بعد کہا ہے۔ کہ یہ درود شریف بھی سیدنا قطب الکامل السید احمد البدوی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ اور اسے ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ بہت سے عارفین نے کہا ہے کہ یہ حاجات کے پورا کرنے مشکلات کو دور کرنے، انوار و اسرار کے حصول بلکہ تمام اشیاء کے لئے مجرب ہے۔ اس کے وظیفہ کی تعداد روزانہ ایک سو بار ہے۔ مریدین کو اول سلوک میں اسے استعمال کرنا چاہیئے اور آخر میں پہلے صیغے استعمال کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الذَّاتِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ٥ اللَّطِيْفَةِ الْاَحَدِيَّةِ ٥ شَمْسِ
سَمَاءِ الْاَسْرَارِهٖ وَمَظْهَرِ الْاَنْوَارِهٖ وَمَرْكَزِ مَدَارِ الْجَلَالِ ٥ وَقُطْبِ
فَلَكِ الْجَمَالِ ٥ اَللّٰهُمَّ بِسِرِّهٖ لَدَيْكَ ٥ وَبِسَيْرِهٖ اِلَيْكَ ٥ اٰمِنْ
خَوْفِيْ وَاَقِلْ عَثْرَتِيْ وَاَذْهِبْ حُزْنِيْ وَحِرْصِيْ وَكُنْ لِيْ وَخُذْنِيْ
اِلَيْكَ مِنِّيْ ٥ وَارْزُقْنِي الْفَنَاءَ عَنِّيْ ٥ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَفْتُوْنًا بِنَفْسِيْ
مَحْجُوْبًا بِحِسِّيْ ٥ وَاكْشِفْ لِيْ عَنْ كُلِّ سِرٍّ مَكْتُوْمٍ ٥ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ ٥

یہ بحر الحقیقۃ والشریعۃ سیدی ابراہیم دسوقی کا درود شریف ہے۔ یہ فاضلہ صیغوں پر مشتمل ہے اس درود شریف کے کلام مخصوص پر ہم مطلع نہیں ہوا لیکن اس کی نسبت سیدی ابراہیم دسوقی کیطرف ہے اور اسے ولی کامل شیخ احمد الاردویہ کے اپنے پہلے ورد میں اختیار کرنا اکی زیادتی بزرگی اور پڑھنے کی ترغیب کے لئے کافی ہے، واللہ اعلم۔

اَللّٰهُمَّ اَفْضَلُ صِلَةِ صَلَوٰتِكَ ٥ وَسَلَامَةِ تَسْلِيْمَاتِكَ ٥ عَلٰى اَوَّلِ
التَّعَيُّنَاتِ الْمُفَاضَةِ مِنَ الْعَمَاءِ الرَّبَّانِيْ ٥ وَاٰخِرِ التَّنَزُّلَاتِ
الْمُضَافَةِ اِلَى النَّوْعِ الْاِنْسَانِيْ ٥ الْمُهَاجِرِ مِنْ مَكَّةَ كَانَ اللّٰهُ
وَلَمْ يَكُنْ مَعَهٗ شَيْءٌ ثَانٍ اِلٰى مَدِيْنَةِ وَهُوَ الْاٰنَ عَلٰى مَا عَلَيْهِ
كَانَ ٥ مُحْصِيْ عَوَالِمِ الْحَضَرَاتِ الْاِلٰهِيَّةِ الْخَمْسِ فِيْ
وُجُوْدِهٖ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ٥ وَرَاحِمِ سَائِلِيْ
اِسْتِعْدَادَاتِهَا بِنَدَاهُ وُجُوْدِهٖ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ٥
نُقْطَةِ الْبَسْمَلَةِ الْجَامِعَةِ لِمَا يَكُوْنُ وَلِمَا كَانَ ٥ وَنُقْطَةِ الْاَمْرِ

الحُجَّةِ الّةِ بدّ دابرِالاكوانِ ٥ سِرِّالهَوِيّةِ الّتي في كلّ شئٍ سارِيَةٌ
وعن كلّ شئٍ مجرّدةٌ وعارِيةٌ ٥ امينِ اللهِ خزائنِ الفواضِلِ
ومستودعِهاه ومقسِّمِهَا على حسبِ القوابلِ وموزِعِهاه
كلمةِ الاسمِ الاعظمِ ٥ وفاتحةِ الكنزِ المطلسمِ ٥ المظهرِ
الاتمِّ الجامعِ بينَ العبوديّةِ والرّبوبيّةِ ٥ والنّشئِ الاعمِّ
الشامِلِ للامكانيّةِ والوجوبيّةِ ٥ الطّودِ الاشمِّ الّذى لم
يزحزحه تجلّي التعيّناتِ عن مقامِ التمكينِ ٥ والبحرِ الخضمِ الّذى
لم تعكّرهُ جيفُ الغفلاتِ عن صفاءِ اليقينِ ٥ القلمِ النّورانيّ
الجاري بمدادِ الحروفِ العاليَاتِ ٥ والنّفسِ الرّحمانيّ السّاريّ
بموادِّ الكلمتِ التامّاتِ ٥ الفيضِ الاقدسِ الذاتي الّذى تعيّنت
بِهِ الاعيانُ واستعدَادتُهاه والفيضِ المقدّسِ الصِّفاتي الّذى
تكوّنت بهِ الاكوانُ واستمدَاداتُها ٥ مطلعِ شمسِ
الذاتِ في سماءِ الاسماءِ والصفاتِ ٥ ومنبعِ نورِ
الافاضاتِ في رياضِ النّسبِ والاضافاتِ خطِّ الوحدةِ
بينَ قوسَيِ الاحديّةِ والواحديّةِ ٥ وواسطةِ التنزّلِ
مِن سماءِ الازليّةِ إلى ارضِ الابديّةِ ٥ النّسخةِ
الصّغرى الّتي تفرّعت عنهَا الكبرى ٥ والدّرّةِ البيضا
الّتي تنزّلت إلى الياقوتةِ الحمراءِ جوهرةِ الحوادثِ
الامكانيّةِ الّتي لا تخلو عنِ الحركةِ والسّكونِ ٥ ومادّةِ

الْكَلِمَةِ الْقَهْوَانِيَّةِ الطَّالِعَةِ مِنْ كُنْ كُنْ اِلٰى شَهَادَةِ
فَيَكُوْنُ ٥ هَيُوْلَى الصُّوَرِ الَّتِيْ لَا تَتَجَلّٰى بِاَحَدِهَا مَرَّةً لِاثْنَيْنِ
وَلَا بِصُوْرَةٍ مِّنْهَا لِاَحَدٍ مَرَّتَيْنِ ٥ قُرْاٰنِ الْجَمْعِ الشَّامِلِ لِلْمُمْتَنِعِ
وَالْعَدِيْمِ وَفُرْقَانِ الْفَرْقِ الْفَاصِلِ بَيْنَ الْحَادِثِ وَالْقَدِيْمِ ٥
صَائِمِ نَهَارٍ اِنِّيْ اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ ٥ وَقَائِمِ لَيْلٍ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا
يَنَامُ قَلْبِيْ ٥ وَاسِطَةِ مَا بَيْنَ الْوُجُوْدِ وَالْعَدَمِ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
يَلْتَقِيَانِ وَرَابِطَةِ تَعَلُّقِ الْحُدُوْثِ بِالْقِدَمِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا
يَبْغِيَانِ ٥ فَذٰلِكَةِ دَفْتَرِ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ ٥ وَمَرْكَزِ اِحَاطَةِ الْبَاطِنِ
وَالظَّاهِرِ ٥ حَبِيْبِكَ الَّذِي اسْتَجْلَيْتَ بِهٖ جَمَالَ ذَاتِكَ عَلٰى
مِنَصَّةِ تَجَلِّيَاتِكَ ٥ وَنَصَبْتَهٗ قِبْلَةً لِتَوَجُّهَاتِكَ فِيْ جَامِعِ تَجَلِّيَاتِكَ
وَخَلَعْتَ عَلَيْهِ خِلْعَةَ الصِّفَاتِ وَالْاَسْمَاءِ وَتَوَّجْتَهٗ بِتَاجِ
الْخِلَافَةِ الْعُظْمٰى ٥ وَاَسْرَيْتَ بِجَسَدِهٖ يَقْظَةً مِّنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى ٥ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى
وَتَرَقّٰى اِلٰى قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ٥ فَانْسَرَّ فُؤَادُهٗ بِشُهُوْدِكَ
حَيْثُ لَا صَبَاحَ وَلَا مَسَاءَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ٥ وَقَرَّ بَصَرُهٗ
بِوُجُوْدِكَ حَيْثُ لَا خَلَاءَ وَلَا مَلَاءَ ٥ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى
صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ صَلَاةً يَّصِلُ بِهَا فَرْعِيْ اِلٰى اَصْلِيْ ٥ وَبَعْضِيْ
اِلٰى كُلِّيْ ٥ لِتَتَّحِدَ ذَاتِيْ بِذَاتِهٖ ٥ وَصِفَاتِيْ بِصِفَاتِهٖ ٥ وَتَقَرَّ الْعَيْنُ
بِالْعَيْنِ ٥ وَيَفِرَّ الْبَيْنُ مِنَ الْبَيْنِ ٥ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ سَلَامًا اَسْلَمُ بِهٖ

فِیْ مُتَابَعَتِہٖ مِنَ التَّخَلُّفِ ۝ وَاَسْلِمْ فِیْ طَرِیْقِ شَرِیْعَتِہٖ مِنَ التَّعَسُّفِ
لِاَ فْتَحَ بَابَ مُحَبَّتِکَ اِیَّایَ بِمِفْتَاحِ مُتَابَعَتِہٖ ۝ وَاَشْھَدَکَ فِیْ
حَوَاسِّیْ وَاَعْضَایَ مِنْ مِّشْکَاۃِ شَرْعِہٖ وَطَاعَتِہٖ ۝ وَاَدْخُلَ دَرَاءَہٗ
اِلٰی حِصْنِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۝ وَفِیْ اَثْرِہٖ اِلٰی خَلْوَۃٍ لِیْ وَقْتٌ مَعَ
اللّٰہِ ۝ اِذْ ھُوَ بَابُکَ الَّذِیْ مَنْ لَّمْ یَقْصِدْکَ مِنْہُ سُدَّتْ عَلَیْہِ
الطُّرُقُ وَالْاَبْوَابُ ۝ وَرُدَّ بِعَصَا الْاَدَبِ اِلٰی اِصْطَبْلِ الدَّوَآبِّ
اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ یَا مَنْ لَیْسَ حِجَابُہٗ اِلَّا النُّوْرَ ۝ وَلَا خَفَاؤُہٗ اِلَّا
شِدَّۃَ الظُّھُوْرِ ۝ اَسْاَلُکَ بِکَ فِیْ مَرْتَبَۃِ اِطْلَاقِکَ عَنْ کُلِّ
تَقْیِیْدٍ الَّتِیْ تَفْعَلُ فِیْھَا مَا تَشَآءُ وَتُرِیْدُہٗ ۝ وَبِکَشْفِکَ عَنْ ذَاتِکَ
بِالْعِلْمِ النُّوْرِیِّ ۝ وَتَحَوُّلِکَ فِیْ صُوَرِ اَسْمَائِکَ وَصِفَاتِکَ
بِالْوُجُوْدِ الصُّوْرِیِّ ۝ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تَکْحُلُ بِھَا بَصِیْرَتِیْ بِالنُّوْرِ الْمَرْشُوْشِ فِی الْاَزَلِ ۝ لِاَشْھَدَ
فَنَآءَ مَا لَمْ یَکُنْ وَبَقَاءَ مَا لَمْ یَزَلْ وَاَرَی الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ فِیْ اَصْلِھَا
مَعْدُوْمَۃٌ مَّفْقُوْدَۃٌ ۝ وَکَوْنُھَا لَمْ تَشَمَّ رَائِحَۃَ الْوُجُوْدِ فَضْلًا
عَنْ کَوْنِھَا مَوْجُوْدَۃٌ ۝ وَاَخْرِجْنِیْ اَللّٰھُمَّ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ مِنْ
ظُلْمَۃِ اَنَانِیَّتِیْ اِلَی النُّوْرِ ۝ وَمِنْ قَبْرِ جُثْمَانِیَّتِیْ اِلٰی جَمْعِ
الْحَشْرِ وَفَرْقِ النُّشُوْرِ ۝ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ سَمَاءِ تَوْحِیْدِکَ
اِیَّاکَ ۝ مَا تُطَھِّرُنِیْ بِہٖ مِنْ رِجْسِ الشِّرْکِ وَالْاِشْرَاکِ ۝
وَاَنْعِشْنِیْ بِالْمَوْتَۃِ الْاُوْلٰی وَالْوِلَادَۃِ الثَّانِیَۃِ ۝ وَاَحْیِنِیْ

بِالْحَیٰوۃِ الْبَاقِیَةِ فِی هٰذِهِ الدُّنْیَا الْفَانِیَةِ ٥ وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا اَمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ ٥ وَ اَرٰی بِهٖ وَجْهَكَ اَیْنَمَا تَوَلَّیْتُ بِدُوْنِ اشْتِبَاهٍ وَّلَا الْتِبَاسٍ ٥ نَاظِرًا بِعَیْنَیِ الْجَمْعِ وَالْفَرْقِ ٥ فَاصِلًا بِحُکْمِ الْقَطْعِ بَیْنَ الْبَاطِلِ وَالْحَقِّ ٥ دَالًّا بِكَ عَلَیْكَ ٥ وَهَادِیًا بِاِذْنِكَ اِلَیْكَ ٥ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ (ثلاثا) صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَتَقَبَّلُ بِهَا دُعَائِیْ ٥ وَتُحَقِّقُ بِهَا رَجَائِیْ وَعَلٰی اٰلِهٖ اٰلِ الشُّهُوْدِ وَالْعِرْفَانِ ٥ وَاَصْحَابِهٖ اَصْحَابِ الذَّوْقِ وَالْوِجْدَانِ ٥ مَا انْتَشَرَتْ طُرَّۃُ لَیْلِ الْکِیَانِ ٥ وَاَسْفَرَتْ غُرَّۃُ جَبِیْنِ الْعِیَانِ اٰمِیْنَ (ثلاثا) وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا درود شریف۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْمَلِ مَخْلُوْقَاتِكَ ٥ وَسَیِّدِ اَهْلِ اَرْضِكَ وَاَهْلِ سَمٰوٰتِكَ ٥ النُّوْرِ الْاَعْظَمِ ٥ وَالْکَنْزِ الْمُطَلْسَمِ الْجَوْهَرِ الْفَرْدِ ٥ وَالسِّرِّ الْمُمْتَدِّ ٥ الَّذِیْ لَیْسَ لَهٗ مِثْلٌ مَنْطُوْقٌ وَّلَا شِبْهٌ مَخْلُوْقٌ ٥ وَارْضَ عَنْ خَلِیْفَتِهٖ فِیْ هٰذَا الزَّمَانِ ٥ مِنْ جِنْسِ عَالَمِ الْاِنْسَانِ ٥ الرُّوْحِ الْمُتَجَسِّدِ ٥ وَالْفَرْدِ الْمُتَعَدِّدِ ٥ حُجَّةِ اللّٰهِ فِی الْاَقْضِیَةِ ٥ وَعُمْدَۃِ اللّٰهِ فِی الْاَمْضِیَةِ مَحَلِّ نَظَرِ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ ٥ مُنَفِّذِ اَحْکَامِهٖ بَیْنَهُمْ بِصِدْقِهٖ اَلْمُمِدِّ لِلْعَوَالِمِ بِرُوْحَانِیَّتِهٖ ٥ اَلْمُفِیْضِ عَلَیْهِمْ مِّنْ نُّوْرَانِیَّتِهٖ ٥ مَنْ خَلْقُهٗ

اللہُ علیٰ صُوْرَتِہٖ وَاَشْھَدَہٗ اَرْوَاحَ مَلٰٓئِکَتِہٖ ہ وَخَصَّہٗ

فِیْ ھٰذَا الزَّمَانِ ہ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ اَمَانٌ ہ

فَھُوَ قُطْبُ دَائِرَۃِ الْوُجُوْدِ ہ وَمَحَلُّ السَّمْعِ وَالشُّھُوْدِ ہ

فَلَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّۃٌ فِی الْکَوْنِ اِلَّا بِعِلْمِہٖ ہ وَلَا تَسْکُنُ

اِلَّا بِحِکْمِہٖ ہ لِاَنَّہٗ مَظْھَرُ الْحَقِّ ہ وَمَعْدِنُ الصِّدْقِ ہ

اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ سَلَامِیْ اِلَیْہِ ہ وَاَوْقِفْنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ ہ وَاَفِضْ

عَلَیَّ مِنْ مَدَدِہٖ ہ وَاحْرُسْنِیْ بِعَدَدِہٖ ہ وَاُنْفُخْ فِیَّ مِنْ رُوْحِہٖ

کَیْ اُحْیٰی بِرُوْحِہٖ ہ وَلِاَشْھَدَ حَقِیْقَتِیْ عَلَی التَّفْصِیْلِ فَاَعْرِفَ

بِذٰلِكَ الْکَثِیْرَ وَالْقَلِیْلَ ہ وَاَرٰی عَوَالِمِی الْغَیْبِیَّۃَ ہ

تَتَجَلّٰی بِصُوَرِی الرُّوْحَانِیَّۃِ ہ عَلَی اخْتِلَافِ الْمَظَاھِرِہٖ

لِاَجْمَعَ بَیْنَ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ ہ وَالْبَاطِنِ وَالظَّاھِرِ ہ فَاَکُوْنَ

مَعَ اللہِ اِلٰہٖ ہ بَیْنَ صِفَاتِہٖ وَاَفْعَالِہٖ ہ لَیْسَ لِیْ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ

مَعْلُوْمٌ ہ وَلَا جُزْءٌ مَقْسُوْمٌ فَاَعْبُدَہٗ بِہٖ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ ہ بَلْ

بِحَوْلِ وَقُوَّۃِ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ہ اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعَ النَّاسِ

لِیَوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْہِ ہ اجْمَعْنِیْ بِہٖ وَعَلَیْہِ وَفِیْہِ ہ حَتّٰی لَا اُفَارِقَہٗ

فِی الدَّارَیْنِ ہ وَلَا اَنْفَصِلَ عَنْہُ فِی الْحَالَیْنِ ہ بَلْ اَکُوْنَ

کَاَنِّیْ اِیَّاہُ ہ فِیْ کُلِّ اَمْرٍ تَوَلَّاہُ ہ مِنْ طَرِیْقِ الْاِتِّبَاعِ وَالْاِنْتِفَاعِ

لَا مِنْ طَرِیْقِ الْمُمَاثَلَۃِ وَالْاِرْتِفَاعِ ہ وَاَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی

الْمُسْتَجَابَۃِ ہ اَنْ تُبَلِّغَنِیْ ذٰلِكَ مِنْہُ مُسْتَطَابَۃً ہ وَلَا تَرُدَّنِیْ فِیْ

مِنْكَ خَائِبٌ ٥ وَلَا مِمَّنْ لَكَ تَائِبٌ ٥ فَإِنَّكَ الْوَاجِدُ الْكَرِيْمُ وَ
أَنَا الْعَبْدُ الْعَدِيْمُ ٥ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

یہ دونوں درود شریف سیدنا مولانا امام العارفین، خاتمۃ الاولیاء والمحققین
شیخ الاکبر سیدی محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کے ہیں لیکن پہلا درود شریف
اور وہ اللھم افض صلۃ صلواتک وسلامۃ تسلیماتک الخ ہیں نے اسے سیّدی
الشیخ عبدالغنی النابلسی رضی اللہ عنہ کی شرح مسمی ورد الورود وفیض البحر المورود
سے نقل کیا ہے، انہوں نے اس کے آخر میں ذکر کیا ہے کہ یہ کسی بھی وقت
خصوصاً جمعہ کی رات اور اس کے دن میں قریبی راز اور
عجیب امر کی بنا پر پڑھا جاتا ہے۔

حضرت ابن عربی رضی اللہ عنہ نے مصنف کے قول کے مطابق کلمۃ
الاسم الاعظم وفاتحۃ الکنز الاسم کے ذیل میں اس شرح کے فوائد میں
کہا ہے کہ حدیث میں وارد ہے، "کُنْتُ کَنْزاً مخفیا لم اعرف فاحببت ان اعرف
فخلقت خلقا وتعرفت الیہم فبی عرفونی"، قول فبی کے جمل کے اعتبار سے
بانوے ۹۲ عدد ہیں۔ اور محمد کے عدد بھی بانوے ۹۲ ہیں۔ بس اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ
فبی عرفونی اس کا معنی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے مجھے
پہچانا، لیکن دوسرا درود شریف اور وہ اکبریہ کے نام سے موسوم ہے۔ میں
نے اسے سیدی مصطفےٰ بن کمال الدین البکری الصدیقی رضی اللہ عنہ کی
شرح مسمی الھبات الانوریۃ علی الصلوات الاکبریۃ سے نقل کیا ہے، اور

جس شرح کے نسخہ سے میں نے نقل کیا ہے۔ نہایت صحیح تھا کیونکہ وہ
مولف کو پڑھ کر سنایا گیا تھا۔

شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ شارح نے سیدی
الشیخ محی الدین اس ورود کے مولف کے مختصر حالات لکھے ہیں، ہم یہاں
بطور تبرک انہی کے حروف میں ان کا ذکر شریف کرتے ہیں۔ اے میرے
دینی بھائی! تجھے معلوم ہو، اللہ مجھے اور تجھے قبول کرنے اور فرمانبردار بننے
کی توفیق عطا فرمائے، بلاشبہ یہ ورود پاک جو قطبیت کے بلند مرتبہ
پر دلالت کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس ورود پاک کے مولف
امام الہمام مقدام المفخام تھے۔ اور خاتم ولایت محمدیہ تھے۔ وہ محقق و
مدقق تھے وہ تقویٰ اور جلالت کے بحر ناپیدا کنار تھے۔ وہ عارف کامل
موفق الموفق تھے۔ وہ تمام ائمہ کے کلام میں اسرار و حجابات کے ترجمان
تھے۔ وہ کبریت احمر۔ اور ہر مقام اعلیٰ کے مالک تھے۔ الشیخ الاکبر ابو عبداللہ
محی الدین رضی اللہ عنہ۔ بہجۃ الاولیاء الراسخین۔ محمد بن علی بن محمد بن عربی
الحاتمی الطائی الاندلسی قدس سرہ ورزح روحہ۔ آپ پر فتوحات کے دروازے
ہمیشہ ہمیشہ کھلے ہوئے تھے۔ آپ علم میں منفرد و فرد تھے۔ انکی شخصیت
تعریف و مناقب سے بہت بلند اور ارفع تھی۔ آپ علوم الٰہیہ میں آفتاب
درخشاں تھے۔ آپ روحانیات کے علوم میں نجم ثاقب تھے۔ بلکہ ماہتاب
ولایت تھے۔ اور ظاہر اور باطن کے بدر منیر تھے۔ اور تحقیق کے آفتابوں کے
آفتاب تھے۔ آپ مدحت سرا کی مدح سے بلند تھے۔ اور آپ کی فتوحات

کی خوشبوئیں چاردانگ عالم کو معطر رکھتی تھیں آپ احادیث واخبار کے صحیح ترجمان تھے۔ آپ ستائیس رمضان المبارک دوشنبہ کی رات ۵۶۰ھ میں بلاد اندلس میں مرسیہ کے مقام میں پیدا ہوئے اور سن اڑسٹھ میں اشبیلیہ میں منتقل ہو گئے وہاں ۵۹۸ھ تک قیام کیا پھر بلاد مشرق میں داخل ہوئے اور بلاد شام کے راستہ بلاد روم میں داخل ہوئے آپ عجائبات زمانہ میں سے تھے فرمایا کرتے تھے کہ میں اسم اعظم جانتا ہوں اور میں کیمیا کسب کے لحاظ سے نہیں بلکہ الہام کے طور پر جانتا ہوں آپ کی وفات دمشق میں قاضی محی الدین بن الزکی رحمۃ اللہ کے گھر میں ہوئی، جمال بن عبدالخالق محی الدین قاضی القضاۃ اور محی الدین محمد بن علی نے غسل دیا اور عماد بن النحاس پانی ڈالتے رہے، تماسیوں جنازہ لے جایا گیا۔ اور بنی الزکی کے قبرستان میں دفن ہوئے یہ سانحہ بائیس ربیع الثانی ۶۳۸ھ جمعہ کی رات کو پیش آیا۔ آپ کی عمر ۷۸ سال ہوئی قدس اللہ سرہٗ ہم نے ان کے علوم سے کچھ حصہ حاصل کیا اللہ نے انھیں اس حال میں چن لیا کہ وہ اپنی تفسیر کبیر لکھ رہے تھے کہ ان کا قلم وعلمناہ من لدنا علما پر آ کر رک گیا۔ ان کی تصنیفات چار سو سے زائد تھیں بلکہ کہا گیا ہے کہ ان کی تعداد ہزار کو پہنچ گئی تھیں صوفیا نے بعض کتابیں اس خیال سے محفوظ کر لیں کہ اس سے کوئی بات ظاہر نہ ہو جائے۔

اور شارح نے قطب دائرۃ الوجود کی شان میں مصنف کے قول اللّٰھم یا جامع الناس لیوم لاریب فیہ اجمعنی بہ وعلیہ وفیہ" کے ضمن میں کہا ہے اللہ نے ان کی دعا قبول فرمالی پس انہیں ان کے ساتھ، ان پر اور ان میں

جمع کردیا بلکہ انھیں مرتبہ ذاتی ملا، جیساکہ اوائل فتوحات میں اس کی تصریح کی ہے۔ اور بعض مجموعہ میں درود شریف کے صیغے حضرت سیدنا محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ملے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں، اللّٰھم صل علی طلعۃ الذات المطلسم والغیث المطمطم، والکمال المکتم، لاھوت الجمال و ناسوت الوصال وطلعۃ الحق، ھویۃ انسان الازل، فی نشر من لم یزل من اقمت بہ نواسیت الفرق الی طریق الحق، فصل اللھم بہ منہ فیہ علیہ وسلم تسلیما۔

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتب کردہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ جَدِّدْ وَجَرِّدْ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ مِنْ صَلَوَاتِ التَّامَّاتِ ۝ وَتَحِیَّاتِكَ الزَّاكِیَاتِ ۝ وَرِضْوَانِكَ الْاَكْبَرِ الْاَتَمِّ الْاَدْوَمِ اِلٰی اَكْمَلِ عَبْدٍ لَكَ فِیْ هٰذَا الْعَالَمِ ۝ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ ۝ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لَكَ ظِلًّا ۝ وَلِحَوَائِجِ خَلْقِكَ قِبْلَةً وَّمَحَلًّا ۝ وَاصْطَفَیْتَهٗ لِنَفْسِكَ وَاَقَمْتَهٗ بِحُجَّتِكَ وَاَظْهَرْتَهٗ بِصُوْرَتِكَ وَاخْتَرْتَهٗ مُسْتَوًی لِتَجَلِّیْكَ ۝ وَمَنْزِلًا لِتَنْفِیْذِ اَوَامِرِكَ وَنَوَاهِیْكَ ۝ فِیْ اَرْضِكَ وَسَمٰوٰتِكَ ۝ وَاسِطَةً بَیْنَكَ وَبَیْنَ مُكَوَّنَاتِكَ ۝ وَبَلِّغْ سَلَامَ عَبْدِكَ هٰذَا اِلَیْهِ فَعَلَیْهِ مِنْكَ الْاٰنَ عَنْ عَبْدِكَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِیْمِ وَاَزْكَی التَّحِیَّاتِ اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْهُ بِیْ لِیَذْكُرَنِیْ عِنْدَكَ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ اَنَّهٗ نَافِعٌ لِّیْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا عَلٰی قَدْرِ مَعْرِفَتِهٖ بِكَ وَمَكَانَتِهٖ لَدَیْكَ

لا عَلٰی مِقْدَارِ عِلْمِیْ وَمُنْتَھٰی فَھْمِیْ اِنَّکَ بِکُلِّ فَضْلٍ جَدِیْرٌ وَعَلٰی
مَا تَشَاءُ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ
وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

پھر سورہ فاتحہ پڑھے اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے، قطب الفرد الجامع اور اللہ تعالیٰ کے رجال کی خدمت میں ہدیہ پیش کرے یہ درود شریف بھی علامہ حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کی تفسیر کبیر کے بعض مجموعوں میں سے ملا ہے۔ آپ نے یہ درود شریف شیخ ولی الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اور پڑھنے والے کے لئے یہ چیز اس کے بلندی رتبہ، عظمت شان اور کثرت فضائل کے لئے کافی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ
سَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ ہ

یہ درود پاک شمس الدین محمد الحنفی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

حضرت سید احمد دحلان رحمۃ اللہ نے اپنے مجموعہ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت امام شعرانی علیہ الرحمۃ نے ان دو صیغوں یعنی سیدی محمد الحنفی رحمۃ اللہ کے اس درود شریف اور سیدی ابراہیم المتولی کے اگلے درود شریف کے متعلق کہا ہے کہ یہ ان اسرار و عجائب میں سے ہے جو حد حساب میں نہیں آتے اور نہ ہی ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم اس کی تہ اور بھید میں کلام کریں۔ اور عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے۔

سیّدی محمد الحنفی رضی اللہ عنہ

شیخ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ، نے طبقات میں سیّدی محمد الحنفیؒ کے حالات میں لکھا ہے جو نہایت مستند ہیں۔
جناب شریف نعمانی رضی اللہ عنہ، سیّدی محمد رضی اللہ عنہ کے ایک ساتھی تھے۔ انہوں نے کہا، میں نے اپنے نانا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو ایک بڑے خیمہ میں دیکھا اولیاء یکے بعد دیگرے آتے اور آپ کو سلام کرتے تھے اور ایک کہنے والا کہتا تھا یہ فلاں ہے یہ فلاں ہے۔ یہ سب حضرات آپ کی ایک طرف بیٹھتے جاتے تھے یہاں تک کہ ایک عظیم گروہ آیا اور کہنے والے نے کہا یہ محمد الحنفی ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں پہنچے۔ حضور نے انہیں اپنے پاس بٹھایا۔ پھر رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدّیق اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں فرمایا کہ میں اس شخص کو دوست رکھتا ہوں لیکن اس کے عمامۃ العما، یا فرمایا الزعرا کو پسند نہیں کرتا۔ پھر سیّدی محمد کی طرف اشارہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، نے عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کیا آپ مجھے اجازت فرماتے ہیں کہ میں انہیں عمامہ باندھ دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نے اپنا عمامہ لیا اور اسے سیّدی محمد رحمہ اللہ علیہ کے سر پہ رکھا اور سیّدی محمد کے بائیں طرف شملہ چھوڑا اور اسطرح سیّدی محمد کو پہنا دیا۔ جب انہوں نے سیّدی محمد کے پاس یہ قصّہ بیان کیا وہ زار زار رو دیئے اور لوگ بھی رونے لگے اور شریف کو محمد نے کہا جب تم اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کرو تو آپ سے میرے اعمال میں سے کوئی نشانی طلب کرو۔ اس نے چند دنوں کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھا اور آپ سے نشانی دریافت کی۔ آپ نے اسے

درود کی وہ نشانی بتائی جسے وہ خلوت میں ہر روز سورج غروب ہونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے اور وہ

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وسلم عدد ما علمت

وزنۃ ما علمت وملءُ ما علمت ہے، سیدی محمد رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے مسح فرمایا اپنا عمامہ لیا اور اس کا شملہ چھوڑا اور تمام اہل مجلس نے اپنے عمامے اتارے اور ان کے شملے چھوڑے اور سیدی محمد رضی اللہ عنہ جب سوار ہوتے تو شملہ ڈھیلا چھوڑ دیتے اور اسی طرح کھلا چھوڑ دیتے، جب بھی سوار ہوتے تھے۔ یہ معمول عمر بھر رہا رضی اللہ عنہ، پھر شیخ شریف رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور آپ سے کہا میں نے محمد الحنفی رحمہ اللہ کے پاس ایک صعیدی شخص کے ہاتھ نشانی بھیجی ہے کہ وہ شملہ دار عمامہ استعمال کریں، وہ ایک مدت کے بعد آپ کے پاس پہنچا اور سیدی محمد کو خواب کی خبر سنائی رضی اللہ عنہ، اور انہوں نے بڑی تفصیل سے ان کے حالات بیان کئے ہیں اس میں آپ کے بہت سے مناقب بیان کئے ہیں جو آپ کے بلند مرتبہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

اور ذکر کیا ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ قسم بخدا قطبیت ہمارے پاس سے اس وقت گزری تھی جب ہم جوان تھے لیکن ہم نے اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی طرف توجہ بھی نہ کی، اور سیدی شیخ اسماعیل انجل رحمہ اللہ کہتے تھے کہ سیدی محمد الحنفی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ شیخ قطبیت کے مقام پر چھیالیس سال تین ماہ اور کچھ دن ٹھہرے رہے، وہ اس مدت میں القطب الغوث الفرد الجامع تھے، جو کچھ انہوں نے ان کے حالات کے شروع

میں ان کے اوصاف کے متعلق کہا ہے۔ یہ ہے کہ وہ اس طریق عالیہ کے ایک رکن ہیں، اوتاد کے صدر اکابر ائمہ سے، علم، عمل، حال، قال، زہد، تحقیق اور مہابتہ کے اعتبار سے ائمہ وعلماء کے سربرآوردہ ہیں اور وہ ایک وہ فرد ہیں جنہیں اللہ نے پیدا فرمایا اور کائنات میں تصرف عطا کیا، حالات میں قدرت بخشی انہوں نے مغیبات کی خبریں دیں ان سے خرق عادت کا ظہور ہوا، اعیان کو ان کے لیئے تبدیل کیا، اور آپ کے ہاتھ سے عجائبات کو ظاہر فرمایا اور آپ کی زبان سے فوائد کا اظہار فرمایا اور آپ کو طالبین کے لیئے نمونہ بنایا اور آپ کے ہاتھ صوفیا کی ایک جماعت نے فیض حاصل کیا، صلحاً اور اولیاء کی ایک جماعت نے ان کی طرف رجوع کیا، اور ان کی بزرگی کا اعتراف کیا،

، اور ان کے رتبہ کا اقرار

کیا ہے۔ ہر طرف سے ان کی زیارت اور قوم کے حالات کی مشکلات کے حل کے لیئے لوگوں نے ان کی طرف رجوع کیا۔ آپ خوش طبع، خوش لباس اور خوبصورت جسم کے مالک تھے۔ آپ پر شہود وجمال کا غلبہ تھا۔ آپ سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ نے ۸۲۰ھ میں وفات پائی لوگوں نے آپ کے حالات میں مستقل کتابیں لکھی ہیں پھر فرمایا، شیخ الاسلام علامہ عینی نے اپنی تاریخ کبیر میں لکھا ہے کہ خدا کی قسم! ہم نے جس قدر اپنی اور دوسروں کی کتابیں پڑھیں نہ تو ان میں اور نہ ہی صحابہ کے بعد اساتذہ شیوخ اور لوگوں کی خبروں میں جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے۔ آج تک ایسا کوئی شخص دیکھا اور نہ سنا جسے خدا تعالیٰ نے اسقدر عزت، رفعت، موثر بات

اور بادشاہوں، امراء، وزراء اور ارباب دولت میں مقبول سفارش عطا کی، ہو۔ انھیں کوئی پہچانتا ہو یا نہ جیسا کہ شیخ سیدی شمس الدین الحنفی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی، پھر فرمایا اور سب سے بڑی بات یہ کہ اگر آپ سلطان سے مطالبہ کرتے کہ وہ ان کے پاس عاجزی کے ساتھ آئے اور ان کے سامنے بیٹھ جائے اور ان کے ہاتھ چومے تو وہ دن اس بادشاہ کے لئے تمام زمانہ سے زیادہ محبوب ہوتا۔ اور آپ کسی بادشاہ یا دنیادار کے لیے جب وہ ان کے پاس آتے کھڑے نہیں ہوتے۔ اور جب کوئی ان کی مجلس میں جاتا تو ادب سے بیٹھتا خشوع کے ساتھ بیٹھا رہتا۔ وہ دائیں بائیں نہیں جا سکتا تھا۔ آپ کے مفصل حالات معلوم کرنے کے لئے طبقات اور دوسری کتابیں جو آپ کے حالات میں لکھی گئی ہیں کا مطالعہ ضروری ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ مَا مَضٰی وَتَحْفَظَنِیْ فِیْمَا بَقِیَ ہ

علامہ سید احمد دحلان نے اس درود شریف کو اپنے مجموعہ میں ذکر کیا ہے اور اس کیساتھ سیدنا شمس الدین الحنفی کا سابقہ درود شریف ہے۔ سیدی احمد البدوی کے دونوں درود شریف کے ذکر کرنے کے بعد ذکر کیا ہے۔ فرمایا مریدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے توسط میں اس صیغہ کیساتھ جو سیدی عارف باللہ شیخ ابراہیم المتبولی کی طرف یا اس صیغہ کیساتھ جو سیدی شیخ شمس الدین حنفی کی طرف منسوب ہے مشغول ہوں اور امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں درودوں کے بہت اسرار اور عجائب بیان

کئے ہیں جو حد و شمار سے باہر ہیں۔ بالتفصیل انہیں بیان کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں، غافل کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔ شیخ متبولی نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی مسلمان کی زبان اس سے محروم نہ رہے۔ سید احمد دحلان کی عبارت ختم ہوئی۔ میں نے اس درود شریف کو سیدی ابراہیم المتبولی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب بعض مجموعوں میں پایا ہے۔ اس کے ذیل میں انہوں نے لکھا ہے کہ مولانا بحرالحقیقۃ والشریعۃ مطریقت کی راہوں کو زندہ کرنے والے جن کی ولایت اور جلالت قدر پر امت محمدیہ کا اجماع ہے۔ شیخ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اللہ ہمیں ان کے علوم سے مستفید فرمائے فرماتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جسے میں اپنے دوستوں اور احباب میں سے جانتا ہوں وہ اس درود شریف پر قائم رہے۔ آپ کا یہ قول اس درود شریف کی بزرگی اور فضیلت کے لئے کافی ہے۔

سیدی ابراہیم المتبولی رحمۃ اللہ علیہ | سیدی ابراہیم المتبولی شیخ علی الخواص شیخ سیدی عبدالوہاب شعرانی کے شیخ تھے۔ طبقات الاولیاء میں ان کے مفصل حالات لکھے ہیں۔ اس کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ وہ ولایت میں دائرۂ کبرای رکھتے تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ان کا کوئی شیخ نہیں تھا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر خواب میں دیکھا کرتے تھے اور اپنی والدہ کو اس کی اطلاع دیتے۔ وہ فرماتیں۔ میرے بیٹے! تم ابھی بچے ہو۔ مرد وہ ہے جسے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات عالمِ بیداری میں ہو۔ جب آپ عالمِ بیداری میں آپ سے ملنے اور نورِ مجسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے مختلف معاملات میں مشورہ کرنے لگے تو والدہ نے انہیں کہا اب تم بالغ ہوئے
ہو اور مردانگی کے میدان میں پہنچے ہو۔ پھر کہا۔ وہ کہا کرتے تھے مجھے اپنے
رب کی قسم ہے کہ میں نے اولیاء میں احمد البدوی رضی اللہ عنہ سے بڑا صاحب
فتوت نہیں دیکھا اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے اور اس کو آپس
میں بھائی بنایا اور اگر وہاں فتوت میں کوئی ان سے بڑا ہوتا تو مجھے اس کا
بھائی بناتے۔ آپ کی بہت سی کرامات ذکر کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے
کہ آپ بدحال فقیروں کے حالات دریافت فرماتے اور انہیں آرام پہنچاتے۔
ایک روز ان میں سے ایک کثیر العبادت اور بہت زیادہ نیک اعمال کرنے والے
شخص کو دیکھا لوگ اس کے اعتقاد پر اعتراض کرتے۔ اس سے انہوں نے کہا اے
میرے بیٹے کیا بات ہے کثیر العبادت ہونے کے باوجود تمہیں کم درجہ میں دیکھتا
ہوں، شاید تیرا باپ تجھ سے ناراض ہے اس نے کہا ہاں۔ انہوں نے پوچھا کیا تو
اس کی قبر جانتا ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا ہمارے ساتھ اس کی قبر پر
چلو ممکن ہے وہ راضی ہو جائے۔ شیخ یوسف الکردی نے کہا خدا کی قسم! میں نے دیکھا
کہ جب شیخ نے اسے پکارا تو وہ کفن کی مٹی جھاڑتا ہوا قبر سے نکلا، جب وہ سامنے
کھڑا ہو گیا تو شیخ نے کہا فقرا، تیرے پاس تیرے اس بیٹے کی سفارش کرنے کیلئے
آئے ہیں کہ تو اس سے راضی ہو جا۔ اس نے کہا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اس سے راضی
ہو گیا ہوں۔ انہوں نے کہا اب واپس اپنی قبر میں چلے جاؤ۔ پس وہ لوٹ گئے۔ ان کی
قبر جامع شرف الدین کے قریب مصر میں ہے۔

سیّدی نورالدین الشوقی کا درود شریف، اس کا نام مصباح الظلام فی الصلوٰۃ

والسّلام علیٰ خیر الانام" ہے۔

"۱ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمٰتِکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذّٰکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ ہ ۲ اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَفْضَلَ صَلٰوۃٍ عَلٰی اَفْضَلِ مَخْلُوْقَاتِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَعْلُوْمٰتِکَ وَمِدَادَ کَلِمٰتِکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذّٰکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ ہ ۳ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ہ عَدَدَ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَاَجْرِ لُطْفَکَ فِیْ اُمُوْرِنَا وَالْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ہ ۴ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا کَانَ وَعَدَدَ مَا یَکُوْنُ وَعَدَدَ مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ ہ ۵ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ ہ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی اِسْمِہٖ فِی الْاَسْمَاءِ ہ ۶ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْعَلَامَۃِ وَالْغَمَامَۃِ ہ ۷ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ الَّذِیْ هُوَ اَبْهٰی مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتَ الْاَرْضِ وَ اَوْرَاقِ الشَّجَرِ ہ (۸)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ ہ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ الَّذِیْ جَمَعْتَ
بِهٖ شَتَاتَ النُّفُوْسِ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ جَلَیْتَ بِهٖ ظَلَامَ الْقُلُوْبِ
وَحَبِیْبِكَ الَّذِیْ اخْتَرْتَهٗ عَلٰی كُلِّ حَبِیْبٍ ہ (۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ جَآءَ بِالْحَقِّ الْمُبِیْنِ وَاَرْسَلْتَهٗ
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہ (۱۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ
النَّبِیِّ الْمَلِیْحِ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْاَعْلٰی وَاللِّسَانِ الْفَصِیْحِ ہ (۱۱)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا یَنْبَغِیْ لِشَرَفِ نُبُوَّتِهٖ
وَلِعَظِیْمِ قَدْرِهِ الْعَظِیْمِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِیْمِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ ہ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ الْكَرِیْمِ الْمُطَاعِ الْاَمِیْنِ ہ (۱۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْحَبِیْبِ وَعَلٰی اَبِیْهِ اِبْرٰهِیْمَ الْخَلِیْلِ وَ
عَلٰی اَخِیْهِ مُوْسَی الْكَلِیْمِ وَعَلٰی رُوْحِ اللّٰهِ عِیْسَی الْاَمِیْنِ
وَعَلٰی دَاؤدَ وَسُلَیْمَانَ وَزَكَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعَلٰی اٰلِهِمْ كُلَّمَا ذَكَرَهُ
الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِمُ الْغٰفِلُوْنَ ہ (۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی عَیْنِ الْعِنَایَةِ وَزَیْنِ الْقِیَامَةِ وَكَنْزِ الْهِدَایَةِ
وَطِرَازِ الْحُلَّةِ وَعُرُوْسِ الْمَمْلَكَةِ وَلِسَانِ الْحُجَّةِ وَشَفِیْعِ

الْأُمَّةِ وَإِمَامِ الْحَضْرَةِ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ الْخَلِيْلِ وَعَلٰى اَخِيْهِ
مُوْسٰى الْكَلِيْمِ وَعَلٰى رُوْحِ اللّٰهِ عِيْسَى الْاَمِيْنِ وَعَلٰى
دَاؤٗدَ وَسُلَيْمَانَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعَلٰى اٰلِهِمْ كُلَّمَا
ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِمُ الْغٰفِلُوْنَ ٥

یہ درود شریف تیرہ درودوں سے مرکب ہے۔ جنہیں میں نے ملا کر ایک درود شمار کیا ہے۔ یہ سیدنا و مولانا الشیخ علی نور الدین الشونی کا ہے جسے انہوں نے جامع ازھر میں ترتیب دیا تھا۔ پھر یہ ان کی زندگی اور زندگی کے بعد مصر کے اطراف میں پھیل گیا۔ اور بہت سے ممالک میں پہنچا ان کے شاگرد اور خلیفہ العارف باللہ سیدی شیخ شہاب الدین البلقینی نے مجلس الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی شرح لکھی، اور میں نے ان کی شرح سے ہی اسے نقل کیا ہے اور دوسرے نسخہ سے اس کا مقابلہ کیا اور وہ مصنف کے شاگرد سیدنا و مولانا الامام الجلیل الشیخ عبدالوہاب الشعرانی کے حزب میں موجود ہے۔ یہ طریقہ العلیۃ السعدیہ کے اوراد میں بھی تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ موجود ہے۔ ان کے شاگرد سیدی حضرت عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب الاخلاق المتبولیہ میں تحریر کیا ہے۔ اور میرے مشائخ میں سے شیخی و سیدی العابد الزاہد اپنے رب کی دن رات عبادت کرنے والے شیخ نور الدین الشونی، مصر اور اس کے نواحیں، یمن، بیت المقدس، شام، مکہ، اور مدینہ میں صلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام مجالس ایجاد کرنے والے میں۔

سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کے شہر اور جامع ازہر میں صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس صلوٰۃ میں اسی سال کی مدت ٹھہرے ہے، انہوں نے مجھے اپنے مرض الموت میں یہ بات بتائی تھی۔ اور فرمایا کہ اس وقت میری عمر ایک سو گیارہ سال ہے۔ وہ اصحاب فتوۃ میں سے تھے ہر سال انھیں عرفات میں دیکھتے تھے، اگر دوسرے مناقب نہ بھی ہوتے تو بھی ان کا ذکر سرکار رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں صبح و شام ہونا ان کے علو مرتبہ کے لیے کافی ہے۔ میں نے ۹۶۳ھ میں حج کیا تو آپ کے نائب اور شاگرد شیخ عبداللہ الیمنی کی مجلس میں روضہ میں حاضر ہوا۔ آپ جب بھی مجلس صلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہوتے اور اللہ کا ذکر کرتے تو بلند آواز سے کہتے شیخ نورالدین اشعرنی کی فاتحہ! اس اعلان پر حاضرین بھی پڑھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے، اور یہ ایسی منقبت ہے کہ آج تک میں نے اولیاء اللہ میں سے کسی کی نہیں سنی، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے بخشتا ہے، اور طبقات اولیاء میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی بہت تعریف کی ہے اس میں انہوں سے کہا ہے کہ خدمت کے لحاظ سے میرے سب سے بڑے شیخ ہیں میں نے پنتیس ۳۵ سال ان کی خدمت کی۔ آپ ایک دن بھی مجھ پر کبھی ناراض نہیں ہوتے تشونی، سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کے شہر طنطا کے نواح میں ایک شہر کا نام ہے آپ نے بچپن میں وہاں پرورش پائی تھی پھر سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کے مقام کی طرف منتقل ہو گئے۔ وہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی

مجلس بنائی جبکہ وہ ابھی بے رِلیش نوجوان تھے۔ اس مجلس میں خلق کثیر جمع ہو جاتی، وہ اس میں جمعہ کی رات کو مغرب کی نماز کے بعد دوسرے روز جمعہ کی اذان تک بیٹھتے، پھر جامع الازہر میں ۸۹۷ھ میں رسول اکرم صلی اللہ پر درود شریف بھیجنے کی مجلس بنائی، آپ نے مجھے بتایا کہ بچپن سے ہی جبکہ میں شونی میں مویشی چرایا کرتا تھا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود شریف بھیجنے کا شوق رکھتا تھا، میں صبح کا کھانا۔ بچوں کو دیتا اور کہتا تھا کہ اسے کھاؤ اور میں اور تم مل کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیجیں۔ ہم دن کا اکثر حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود شریف بھیجنے میں گزارتے میں نے ایک روز ایک کہنے والے کو سُنا جو مصر کے بازاروں میں منادی کر رہا تھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم شیخ نورالدین شونی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ہیں جو شخص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا چاہتا ہے اسے چاہئیے کہ وہ مدرسہ سیوفیہ میں جائے، میں بھی وہاں گیا۔ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پہلے دروازہ پہ کھڑے پایا۔ میں نے ان کو سلام کیا پھر دوسرے دروازے پہ مجھے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ ملے میں نے ان کو سلام کیا۔ پھر میں نے تیسرے دروازہ پر ایک ایک اور شخص کو پایا۔ جسے میں پہچانتا نہیں تھا۔ جب میں شیخ کے خلوۃ کے دروازہ پہ کھڑا ہوا تو تو میں نے شیخ کو وہاں دیکھا مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وہاں نظر آئے میں نے حیرت سے شیخ کے چہرہ کو گہری نظر سے دیکھا تو مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ سفید شفاف پانی آپ کی پیشانی سے قدموں تک بہتا تھا۔ شیخ کا جسم غائب ہو گیا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر ظاہر ہو گیا۔ میں نے آپکو سلام کیا قدمبوسی کی۔ آپ نے مجھے خوش آمدید کہا اور کچھ امُور کی وصیت فرمائی جو آپکی سنت میں وارد تھے اور مجھے ان کی تاکید فرمائی پھر میں بیدار ہو گیا، جب

میں نے اس کی خبر شیخ کو دی۔ فرمایا مجھے اس سے زیادہ خوشی کبھی حاصل نہیں ہوئی اور رونے لگے یہانتک کہ ان کی داڑھی تر ہو گئی۔ اس وقت حجاز، شام، مصر، صعید، محلۃ الکبریٰ، اسکندریہ اور بلاد غرب وغیرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وصلوٰۃ کی مجالس آپ ہی سے پھیلی ہیں اور قائم ہیں۔ اس سے پہلے کسی جگہ بھی نہیں تھیں لوگوں کے پاس الگ الگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے اوراد تھے لیکن اس شکل وصورت میں لوگوں کا جمع ہونا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آپکے زمانہ تک اس کا وقوع ہم نے نہیں سنا تھا۔ میں نے آپ کو ان کی وفات کے بعد دیکھا تو پوچھا میرے آقا! آپ کا کیا حال ہے۔ فرمایا مجھے عالم برزخ کا دربان بنا دیا گیا ہے۔ کوئی بھی عمل میرے سامنے پیش ہوئے بغیر برزخ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ میں نے کسی عمل کو اپنے اصحاب کے عمل سے یعنی قل ھو اللہ احد جناب رسول اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے سے زیادہ روشن اور منور نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا میں نے ان کی وفات کے اڑھائی سال بعد انھیں دیکھا وہ فرماتے تھے، مجھے کپڑے سے ڈھانپ دو، کیونکہ میں ننگا ہوں، میں ان کا مقصد نہ سمجھ سکا۔ اسی رات میرا بیٹا محمد فوت ہو گیا ہم اسے دفن کرنے کیلئے بقیعہ میں ان کے قریب گئے تو میں نے انھیں ننگے ریت پر پڑے ہوئے پایا ان کے کفن سے ایک تار بھی باقی نہیں رہا۔ پشت سے اسی طرح خون نکل رہا تھا جسطرح دفن کرتے وقت تھا، جسم میں کوئی تغیر نہیں ہوا تھا۔

چنانچہ میں نے انھیں کپڑے سے ڈھانپ دیا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ شہید محبت تھے کیونکہ اڑھائی سال گزرنے کے بعد زمین نے ان کے جسم کو نہیں کھایا تھا۔ جسم پھولا بھی نہیں تھا اور نہ ہی گوشت متعفن ہوا تھا۔ تازہ خون ان کے جسم سے بہہ رہا تھا۔ کیونکہ جب وہ بیمار ہوئے تھے تو ستاون روز تک کوئی شخص ان کا پہلو نہیں بدل سکا جس سے ان کی پشت کا گوشت گل گیا ہم نے اس پر روئی اور کیلے کے پتے باندھ دیے، آپ نے کبھی آہ نہیں کی تھی اور نہ ہی اس بیماری میں جزع فزع کی استاد العدوی نے قصیدہ بردہ کی شرح میں جس سے میں نے شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی عبارت نقل کی ہے۔ جو کہ اخلاق متبولیہ سے منقول ہے۔ عارف شعرانی نے تصریح کی ہے۔ کہ عارف شونی رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں میں سے تھے جو بیداری میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواص، متبولی اور سیوطی کیطرح زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔

اس درود شریف کی مختلف صورتوں میں سے ایک یہ ہے۔

اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد الذی ھو ابھی من الشمس والقمر وصل وسلم علی سیدنا محمد عدد حسنات ابو بکر وعمر وصل وسلم علی سیدنا محمد عدد نبات الارض واوراق الشجر" ان سے منقولہ نسخہ کے حاشیہ پر علامہ شیخ عبد المعطی السملاوی سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسنات کو بیان کریں، انہوں نے کہا اگر سمندر سیاہی

بن جائیں اور تمام درخت قلمیں تو بھی شمار نہیں ہو سکیں گی۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکیاں بیان کریں۔ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔ سیدی عبدالوہاب شعرانی نے منن الکبریٰ میں کہا ہے۔ اس کے ذریعہ اللہ نے مجھ پر انعامات کئے جب سے مَیں نے اللہ کے ذکر اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود شریف کی کثرت کی ہے میرے سینے کو کھول دیا ہے۔ مَیں نے اپنے بلوغ کے سال ۹۱۴ھ میں باب اور رکن کے درمیان مقامِ ابراہیم میں میزاب کے نیچے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مجھے یہ نعمت عطا کرے اور اس سال مجھے اللہ عزّوجل سے اس سوال سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں تھی کہ وہ بذریعہ الہام مجھے یہ نعمت عطا فرمائے۔ پس جس نے اللہ کے ذکر اور رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود شریف کو اپنا شغل بنایا اللہ کے فضل اور رحمت سے دونوں جہانوں میں کامیاب ہُوا کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بڑا آقا اور سردار ہے اور وسائط میں اس کے نزدیک رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے زیادہ کوئی افضل نہیں اللہ تعالیٰ ان کے کسی سوال کو جو وہ اپنی امت میں سے کسی کے لئے فرماتے ہیں ردّ نہیں کرتا اور جب انسان کو معلوم ہو جائے کہ بادشاہ اپنے وزیرِ اعظم کی بات کو رد نہیں کرتا تو عقلِ انسانی کا تقاضا ہے کہ انسان وزیر کا دروازہ نہ چھوڑے تاکہ دُنیا و آخرت کی حاجات پوری ہوں اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ رسولِ کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے حضرت حمزہ اور حضرت جعفر رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کو دیکھا ان کے سامنے زبرجد کی مانند تھال تھے اس میں سے
وہ کھاتے تھے میں نے ان سے پوچھا تم نے سب سے زیادہ افضل کون سے
عمل اور قول کو پایا، انہوں نے کہا لا اله الا الله میں نے کہا پھر کونسا انہوں
نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر درود شریف پھر پوچھا پھر کون
سا انہوں نے کہا حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی محبت

جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اللہ کے ہاں
واسطہ ہیں۔ اسی طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہمارے
لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں واسطہ ہیں، اور ادب کا تقاضا یہ ہے
کہ جب ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاجت ہو تو ہم حضرت ابوبکر
اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کریں تاکہ وہ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہمارے لئے درخواست کریں اور براہ راست بغیر واسطہ کے رسول پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سوال کرنے کے لئے یہ حاجت کے پورا کرنے
کے لئے ادب سے زیادہ قریب ہے۔

اے میرے بھائی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو بکر
صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے واسطہ کے بغیر حاجت
طلب کرنے سے بچ اگر تو نے ایسا کیا تو ان دونوں سے ادب کو چھوڑ دیا
جب تو اپنے دل کے ساتھ بغیر تلفظ کے ان کی طرف متوجہ ہو تو اس خیال
سے بچ کہ وہ تیری آواز کو نہیں سنتے کیونکہ وہ یقیناً تمام شیوخ سے

بلند مرتبہ ہیں۔ اور انہوں نے صراحت کی ہے
کہ شیخ ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ اپنے مرید کی آواز کو سنے اگرچہ ان کے درمیان
ہزار سال کا فاصلہ کیوں نہ ہو پس تم اس پر غور کرو۔ ہم نے وزیر کے متعلق تجربہ
کیا ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دوست رکھتا ہے تو اس کی ضرورت کو
آسانی سے پورا کر دیتا ہے بخلاف اس کے جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ پس
اے بھائی وسائط کی خدمت کر اگر تو دنیا و آخرت کی حاجات کو آسانی
سے حل کرنا چاہتا ہے تو ان سے خالص محبت رکھ، اسے سمجھ اور ان کے
اخلاق سے آراستہ ہو اللہ تبارک و تعالیٰ تجھے ہدایت دے اور وہ صالحین
کا کارساز ہوتا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین اللہ اس کے مولف سے
راضی ہو"

سیّدی عبدالسلام بن مشیش رضی اللہ عنہ کا معمول

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ مِّنْهُ انْشَقَّتِ الْاَسْرَارُ وَانْفَلَقَتِ الْاَنْوَارُ ہ
وَفِیْهِ ارْتَقَتِ الْحَقَائِقُ ہ وَتَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ اٰدَمَ فَاَعْجَزَ الْخَلَائِقَ
وَلَهٗ تَضَاءَلَتِ الْفُهُوْمُ فَلَمْ یُدْرِكْهُ مِنَّا سَابِقٌ وَّلَا لَاحِقٌ
فَرِیَاضُ الْمَلَكُوْتِ بِزَهْرِ جَمَالِهٖ مُوْنِقَةٌ ہ وَحِیَاضُ الْجَبَرُوْتِ
بِفَیْضِ اَنْوَارِهٖ مُتَدَفِّقَةٌ ہ وَلَا شَیْءَ اِلَّا وَهُوَ بِهٖ مَنُوْطٌ ہ
اِذْ لَوْلَا الْوَاسِطَةُ لَذَهَبَ كَمَا قِیْلَ الْمَوْسُوْطُ ہ صَلٰوةً تَلِیْقُ
بِكَ مِنْكَ اِلَیْهِ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰھُمَّ اِنَّهٗ سِرُّكَ الْجَامِعُ
الدَّالُّ عَلَیْكَ ہ حِجَابُكَ الْاَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ بَیْنَ یَدَیْكَ ہ

اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِنَسَبِهٖ وَحَقِّقْنِیْ بِحَسَبِهٖ وَعَرِّفْنِیْ اِیَّاهُ مَعْرِفَةً

اَسْلَمُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْجَهْلِ وَاَكْرَعُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْفَضْلِ

وَاحْمِلْنِیْ عَلٰی سَبِیْلِهٖ اِلٰی حَضْرَتِكَ حَمْلًا مَحْفُوْفًا بِنُصْرَتِكَ

وَاقْذِفْ بِیْ عَلَی الْبَاطِلِ فَاَدْمَغَهٗ وَزُجَّ بِیْ فِیْ بِحَارِ الْاَحَدِیَّةِ

وَانْشُلْنِیْ مِنْ اَوْحَالِ التَّوْحِیْدِ وَاَغْرِقْنِیْ فِیْ عَیْنِ بَحْرِ الْوَاحِدَةِ

حَتّٰی لَا اَرٰی وَلَا اَسْمَعَ وَلَا اَجِدَ وَلَا اُحِسَّ اِلَّا بِهَا وَاجْعَلِ

الْحِجَابَ الْاَعْظَمَ حَیَاةَ رُوْحِیْ وَرُوْحَهٗ سِرَّ حَقِیْقَتِیْ وَحَقِیْقَتَهٗ

جَامِعَ عَوَالِمِیْ بِتَحْقِیْقِ الْحَقِّ الْاَوَّلِ یَا اَوَّلُ یَا اٰخِرُ یَا ظَاهِرُ

یَا بَاطِنُ اسْمَعْ نِدَائِیْ بِمَا سَمِعْتَ نِدَاءَ عَبْدِكَ زَكَرِیَّا وَ

انْصُرْنِیْ بِكَ لَكَ وَاَیِّدْنِیْ بِكَ لَكَ وَاجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ وَ

حُلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ غَیْرِكَ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ

الْقُرْاٰنَ لَرَادُّكَ اِلٰی مَعَادٍ رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ

هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ

عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

یہ درود شریف سیدی عبدالسلام بن مشیش رضی اللہ عنہ کا ہے۔ یہ بہت افضل درود شریف ہے۔ علامہ سید محمد عابدین صاحب حاشیہ الدر نے اپنی ثبت میں کہا ہے، الشیخ الامام القطب العارف باللہ جو طریقہ مستقیمہ اور احوال عظیمہ کے مالک ہیں شریف النسب، اصیل الحسب سیدنا و مولانا السید الشریف عبدالسلام بن مشیش شروع میں با کے ساتھ اور میم کے

ساتھ بھی ہے حسنی مغربی کا درود شریف جس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں ۔

صل علی من منہ انشقت الاسرار وانفلقت الانوار الخ شہاب احمد النخلی اور ان کے شاگرد الشہاب المینی نے اسے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اور نخلی نے لکھا ہے کہ اس نے اسے شیخ احمد البابلی اور شیخ عیسی الثعالبی رحمۃ اللہ علیہ سے لیا ہے اور کہا کہ مجھے ان دونوں نے حکم دیا ہے کہ میں اسے صبح کی نماز کے بعد ایک بار اور مغرب کی نماز کے بعد ایک بار پڑھا کروں ، اور بعض متعلقہ کتابوں میں میں نے دیکھا ہے کہ تین بار صبح کی نماز تین بار مغرب کی نماز اور تین بار عشا کی نماز کے بعد پڑھا جائے ، اس کے پڑھنے میں وہ اسرار اور انوار ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ۔ اور اس کے پڑھنے سے مدد الٰہی اور نصرت ربانی حاصل ہوتی ہے ۔ صدق و اخلاص کے ساتھ اسے پڑھنے والا ہمیشہ مشروح الصدر رہتا ہے ۔ تمام آفات و بلیات ، اور ظاہری اور باطنی امراض سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے ۔ تمام دشمنوں پر فتح مند رہتا اور تمام امور میں اسے اللہ کی تائید حاصل ہوتی ہے اللہ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت میں رہتا ہے ۔ صدق و اخلاص اور تقوی کے ساتھ اس پر مداومت کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے ۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا اور تقوی اختیار کرتا ہے یہی لوگ کامیاب ہیں ۔ طریقۂ شاذلیہ کے بعض مشائخ نے اس میں کچھ عمدہ اضافہ کیا ہے اور اس کے ساتھ ملایا ہے اور اہل طریقت اسے صبح و شام بطور وظیفہ پڑھتے ہیں نفعنا اللہ بہم ۔

سیدی ابی الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کا صلاۃ النور الذاتی،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ
وَالسِّرِّ السَّارِیْ فِیْ سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ ٥

سیدی احمد الصاوی نے کہا ہے کہ یہ صلاۃ النور الذاتی سیدی ابی الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اس کا ایک لاکھ درود کا عمل ہے اور کرب و بے قراری کو دور کرنے کے لئے پانچسو بار کی تعداد ہے ابن عابدین نے اپنی کتاب میں شرابانی کی کتاب سے نقل کیا ہے۔ کہا ہے کہ اس جلیل القدر درود شریف کی کیفیت پہلے میں نے العارف باللہ سید احمد البغدادی قادری رحمۃ اللہ سے اخذ کی ہے اور بعض عارفین کی طرف منسوب ہے اور وہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰثَارِ وَالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ اور سیدی الشیخ احمد الملوی نے اپنے درود میں کہا ہے کہ یہ امام شاذلی رحمۃ اللہ کا ہے اور یہ ایک لاکھ کے برابر ہے اور یہ بے چینی کو دور کرنے کے لئے ہے، لیکن کمی زیادتی کے ساتھ جیسا کہ گزرا اور اس کی یہ صورت ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ وَالسِّرِّ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ "
اور شیخ محمد عقیلہ نے اسے اپنے صلوات میں ان الفاظ سے ذکر کیا ہے،
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ وَالسِّرِّ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰثَارِ وَالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ؕ

امام نووی رضی اللہ عنہ کا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ۝ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ ۝ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا طُهْرُ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا طَاهِرُ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ
اَجْمَعِيْنَ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ
عَلٰى اٰلِكَ وَ اَهْلِ بَيْتِكَ وَ اَزْوَاجِكَ وَ ذُرِّيَّتِكَ وَ اَصْحٰبِكَ اَجْمَعِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَ جَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ جَزَاكَ
اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا وَّ رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ ذَاكِرٌ وَّ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ غَافِلٌ اَفْضَلَ وَ
اَكْمَلَ وَ اَطْيَبَ مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ ۝ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ وَ خِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَ
وَ اَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَ نَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَ جَاهَدْتَ فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ
اَللّٰهُمَّ وَ اٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ
وَ اٰتِهٖ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِىْ اَنْ يَّسْئَلَهُ السَّائِلُوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَ رَسُوْلِكَ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَ عَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ

اِبْرٰهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

یہ درود شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت صلوٰۃ وسلام کی کیفیت پر مشتمل ہے۔ اسے حضرت امام محی الدین النووی علیہ الرحمۃ نے اپنے مناسک میں ذکر کیا ہے۔ امام نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ کلام کے بعد کہا ہے کہ زائر روضہ مبارک کے سامنے کی دیوار کے نچلے حصہ پر نظر جھکائے ہیبت وجلال کی کیفیت کو طاری کئے دنیا کے علائق سے فارغ البال ہو کر کھڑا ہو اور وہ ذات جو اس کے سامنے ہے اس کی جلالت قدر و منزلت کو دل میں حاضر کرے پھر سلام عرض کرے اور آواز بلند نہ کرے بلکہ درمیانی آواز سے کہے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ الخ اس تمام کیفیت کو پورے طور پر ذکر کرنے کے بعد اس نے کہا ہے جو یہ تمام یاد نہ کر سکے یا وقت تنگ ہو تو بعض پر اکتفاء کرے اور کم از کم اسقدر ہے۔ السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم پھر امام نووی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اور بہترین کہنے کا یہ طریقہ ہے جو عتبی سے ہمارے اصحاب نے اس کو پسند کرتے ہوئے حکایت کی ہے۔ انہوں نے کہا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک بدوی آیا اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ میں نے اللہ کا یہ قول سنا ہے کہ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما،، میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے اور آپ کو اپنے رب کے پاس شفیع لایا ہوں پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

یاخیر من دفنت بالقاع اَعظمه　فطاب من طیبھن القاع والاکم

نفسی فداء القبر انت ساکنه　فیه العفاف وفیه الجود والکرم

انت الشفیع الذی ترجی شفاعته　علی الصراط اذا ما زلت القدم

وصاحباک فلا انساھما ابدا　منی السلام علیکم ما جری القلم

انہوں نے کہا پھر وہ لوٹ گیا، میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرمایا اے عتبی! اعرابی کو ملو اور اسے خوشخبری دو کہ اللہ نے اس کی مغفرت کر دی (انتہی) علامہ ابن حجر مکی نے اسی مناسک کے حاشیہ پر کہا ہے جو چیز جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب توسل پر دلالت کرتی ہے اور یہ کہ یہ سلف صالحین انبیاء اولیاء وغیرہ کی سیرت ہے وہ حدیث ہے۔ جسے حاکم نے روایت کیا ہے اور اسے صحیح کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی انہوں نے عرض کیا۔ یا اللہ میں بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری خطا معاف فرماوے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کا کیسے علم ہوا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہیں کیا انہوں نے عرض کیا اے میرے رب جب تو نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیدا کیا اور اپنی روح مجھ میں پھونکی میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ تو نے سب سے محبوب اور پیارے شخص کے نام کو ہی اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا، بلاشبہ وہ مجھے تمام مخلوق

سے زیادہ محبوب ہے۔ جبکہ تو نے اس کے وسیلہ سے مجھ سے سوال کیا ہے۔ تو میں نے تجھے بخش دیا، اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا نہ فرمانا ہوتا، تو تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

آنکھیں روشن ہو گئیں نسائی اور ترمذی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ اور صحیح قرار دیا ہے، کہ ایک نابینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، میرے لئے دعا فرمایئے مجھے اللہ عافیت عطا فرمائے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دُعا کروں اور اگر تو چاہے صبر کر اور صبر تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے کہا آپ دعا فرمائیں آپ نے اسے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرے اور یہ دعا مانگ اللّٰھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی لتقضی لی اللّٰھم شفعہ فی" اور بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے فَقَامَ وَقَدْ اَبْصَرَ پھر وہ اٹھا اور اس کی بصارت لوٹ آئی تھی، اور طبرانی نے جید سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا میں یہ ذکر کیا، "بحق نبیک والانبیاء الذین من قبلی،، اور توسل، استغاثہ اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے انبیاء کے ساتھ توجہ میں کوئی فرق نہیں۔ پھر فرمایا کہ بعض نے اس سلام کے ساتھ جسے مصنف نے بیان کیا ہے آیۃ ان اللّٰہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ملانے اور پھر صلی اللہ علیک یا محمد ستر بار کہنے کو بعض قدماء کے قول کے مطابق قرار دیا ہے۔

کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ فرشتہ ندا دیتا ہے کہ اے فلاں اللہ تجھ پر صلوۃ بھیجتا ہے
آج تیری کوئی حاجت رد نہیں ہوئی ہے صحیح یہ ہے کہ یا محمد کی بجائے یارسول اللہ کہے
کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے ذاتی اسم گرامی کے ساتھ پکارنا
منع ہے۔ اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ ذاتی اسم گرامی کے ساتھ آپ کو پکارنا
اس وقت منع ہے جبکہ اس کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کا اضافہ نہ ہو درست
نہیں ہے نقل کے لحاظ سے بھی اور بحث کے لحاظ سے بھی گذشتہ حدیث
میں جو یہ لفظ گزرے ہیں وہ اس حکم کو رد نہیں کرتے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی تصریح اور اجازت سے وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ (انتہی)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى هٰذِهِ الْحَضْرَةِ النَّبَوِيَّةِ ٥ الْهَادِيَةِ الْمَهْدِيَّةِ
الرُّسُلِيَّةِ ٥ بِجَمِيْعِ صَلَوٰتِكَ التَّامَّاتِ ٥ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ
جَمِيْعَ الْعُلُوْمِ بِالْمَعْلُوْمٰتِ ٥ بَلْ صَلٰوةً لَا نِهَايَةَ لَهَا فِيْ اٰمَادِهَا
وَلَا انْقِطَاعَ لِاِمْدَادِهَا ٥ وَسَلِّمْ كَذٰلِكَ عَلٰى هٰذَا النَّبِيِّ يَا
سَيِّدَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ الْمَقْصُوْدُ مِنَ الْوُجُوْدِ ٥ وَ
اَنْتَ سَيِّدُ كُلِّ وَالِدٍ وَّمَوْلُوْدٍ ٥ وَاَنْتَ الْجَوْهَرَةُ الْيَتِيْمَةُ
الَّتِيْ دَارَتْ عَلَيْهَا اَصْنَافُ الْمُكَوَّنَاتِ ٥ وَاَنْتَ النُّوْرُ الَّذِيْ
مَلَاَ اِشْرَاقُهُ الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ بَرَكَاتُكَ لَا تُحْصٰى
وَمُعْجِزَاتُكَ لَا يَحُدُّهَا الْعَدَدُ فَتُسْتَقْصٰى ٥ اَلْاَحْجَارُ
وَالْاَشْجَارُ سَلَّمَتْ عَلَيْكَ ٥ وَالْحَيَوَانَاتُ الصَّامِتَةُ نَطَقَتْ
بَيْنَ يَدَيْكَ وَالْمَاءُ تَفَجَّرَ وَجَرٰى مِنْ بَيْنِ اِصْبَعَيْكَ ٥ وَ

جـذع عِنْدَ فِرَاقِكَ حَنَّ اِلَيْكَ ٥ وَالْبِئْرُ الْمَالِحَةُ حَلَّتْ بِتَفْلَةٍ
مِنْ بَيْنِ شَفَتَيْكَ ٥ بِبِعْثَتِكَ الْمُبَارَكَةِ اَمِنَّا الْمَسْخَ وَالْخَسْفَ وَالْعَذَابَ ٥
وَبِرَحْمَتِكَ الشَّامِلَةِ شَمِلَتْنَا الْاَلْطَافُ وَنَرْجُوْا رَفْعَ الْحِجَابِ
يَا طٰهُوْرُ يَا مُطَهَّرُ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا بَاطِنُ يَا ظَاهِرُ ٥ شَرِيْعَتُكَ
مُقَدَّسَةٌ طَاهِرَةٌ ٥ وَمُعْجِزَاتُكَ بَاهِرَةٌ ظَاهِرَةٌ ٥ اَنْتَ الْاَوَّلُ
فِي النِّظَامِ وَالْاٰخِرُ فِي الْخِتَامِ ٥ وَالْبَاطِنُ بِالْاَسْرَارِ ٥ وَالظَّاهِرُ
بِالْاَنْوَارِ اَنْتَ جَامِعُ الْفَضْلِ ٥ وَخَطِيْبُ الْوَصْلِ ٥ وَاِمَامُ
اَهْلِ الْكَمَالِ ٥ وَصَاحِبُ الْجَمَالِ وَالْجَلَالِ ٥ وَالْمَخْصُوْصُ
بِالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى ٥ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الْعَلِيِّ الْاَسْمٰى
وَبِلِوَاءِ الْحَمْدِ الْمَعْقُوْدِ ٥ وَالْكَرَمِ وَالْفُتُوَّةِ وَالْجُوْدِ
فَيَا سَيِّدَ اَسَادَ الْاَسْيَادِ ٥ وَيَا سَنَدًا اسْتَنَدَ اِلَيْهِ الْعِبَادُ ٥
عَبِيْدُ مَوْلَوِيَّتِكَ الْعُصَاةُ ٥ يَتَوَسَّلُوْنَ بِكَ فِيْ غُفْرَانِ السَّيِّئَاتِ
وَسَتْرِ الْعَوْرَاتِ وَقَضَاءِ الْحَاجَاتِ ٥ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَعِنْدَ
انْقِضَاءِ الْاَجَلِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ٥ يَا رَبَّنَا بِجَاهِهٖ عِنْدَكَ تَقَبَّلْ
مِنَّا الدَّعْوَاتِ ٥ وَارْفَعْ لَنَا الدَّرَجَاتِ ٥ وَاَقْضِ عَنَّا التَّبِعَاتِ
وَاَسْكِنَّا اَعْلَى الْجَنَّاتِ ٥ وَاَبِحْنَا النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ
فِيْ حَضَرَاتِ الْمُشَاهَدَاتِ ٥ وَاجْعَلْنَا مَعَهٗ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ اَهْلِ الْمُعْجِزَاتِ وَاَرْبَابِ
الْكَرَامَاتِ ٥ وَهَبْ لَنَا الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مَعَ اللُّطْفِ فِي الْقَضَاءِ

اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰالَمِیْنَ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مَا اَکْرَمَکَ عَلَی اللّٰہِ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مَا خَابَ مَنْ تَوَسَّلَ بِکَ اِلَی اللّٰہِ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ اَلْاُمَمُ کُلُّہُمْ تَشَفَّعَتْ بِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَ
السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ اَلْاَنْبِیَاءُ وَالرُّسُلُ مَمْدُوْدُوْنَ
مِنْ مَدَدِکَ الَّذِیْ خُصِّصْتَ بِہٖ مِنَ اللّٰہِ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ اَلْاَوْلِیَاءُ اَنْتَ الَّذِیْ وَالَیْتَہُمْ فِیْ عَالَمِ
الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ حَتّٰی تَوَلَّاہُمُ اللّٰہُ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ مَنْ سَلَکَ فِیْ مَحَجَّتِکَ وَقَامَ بِحُجَّتِکَ
اَیَّدَہُ اللّٰہُ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ اَلْمَخْذُوْلُ
مَنْ اَعْرَضَ عَنِ الْاِقْتِدَاءِ بِکَ اِیْ وَاللّٰہِ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ مَنْ اَطَاعَکَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۝ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ مَنْ عَصَاکَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ مَنْ اَتٰی لِبَابِکَ مُتَوَسِّلًا
قَبِلَہُ اللّٰہُ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ مَنْ
حَطَّ لِبَابِکَ رَحْلَ ذُنُوْبِہٖ فِیْ عَتَبَاتِکَ غَفَرَلَہُ اللّٰہُ ۝ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ مَنْ دَخَلَ حَرَمَکَ خَائِفًا
اٰمَنَہُ اللّٰہُ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ مَنْ

لَاذَ بِجَنَابِكَ وَعَلِقَ بِاَذْيَالِ جَاهِكَ اَعِزَّةَ اللّٰهِ ۝ اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ مَنْ اَمَّلَكَ وَاَمَّلَكَ لَمْ يَخِبْ
مِنْ فَضْلِكَ لَا وَاللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ ۝ اَمَّلْنَا بِشَفَاعَتِكَ وَجِوَارِكَ عِنْدَ اللّٰهِ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ تَوَسَّلْنَا بِكَ فِي الْقَبُوْلِ عَسٰى وَلَعَلَّ
نَكُوْنُ مِمَّنْ تَوَلَّاهُ اللّٰهُ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ ۝ بِكَ نَرْجُوْ بُلُوْغَ الْاَمَلِ وَلَا نَخَافُ الْعَطَشَ حَاشَا وَاللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ مُحِبُّوْكَ مِنْ اُمَّتِكَ
وَاقِفُوْنَ بِبَابِكَ يَا اَكْرَمَ خَلْقِ اللّٰهِ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَسِيْلَتَنَا اِلَى اللّٰهِ ۝ قَصَدْنَاكَ وَقَدْ فَارَقْنَا سِوَاكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ اَلْعَرَبُ يَحْمُوْنَ النَّزِيْلَ وَيُجِيْرُوْنَ الدَّخِيْلَ
وَاَنْتَ سَيِّدُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ قَدْ نَزَلْنَا بِحَيِّكَ وَاسْتَجَرْنَا
بِجَنَابِكَ وَاَقْسَمْنَا بِحَيَاتِكَ عَلَى اللّٰهِ اَنْتَ الْغِيَاثُ وَاَنْتَ
الْمَلَاذُ فَاَغِثْنَا بِجَاهِكَ الْوَجِيْهِ الَّذِيْ لَا يَرُدُّهُ اللّٰهُ اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
نَبِيَّ اللّٰهِ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ ۝ اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا دَامَتْ دَيْمُوْمِيَّةُ اللّٰهِ ۝ صَلٰوةً وَّسَلَامًا
تَرْضَاهُمَا وَتَرْضٰى بِهِمَا عَنَّا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا يَا اَللّٰهُ ۝

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَى الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰى
سَائِرِ الْمَلٰٓئِکَۃِ اَجْمَعِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ وَارْضَ عَنْ ضَجِیْعَیْ نَبِیِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعَنْ عُثْمَانَ وَ
عَلِیٍّ وَعَنْ بَقِیَّۃِ الصَّحَابَۃِ اَجْمَعِیْنَ ۝ وَتَابِعِ التَّابِعِیْنَ
لَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا
النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اٰمِیْنَ ۝

سیدی الشیخ محمد ابی المواہب الشاذلی رضی اللہ عنہ کا تالیف کیا ہوا۔

یہ درود شریف سیدنا الولی الکبیر العارف الشہیر ابی المواہب الشاذلی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ یہ آپ نے زائرین کے لئے تالیف فرمایا ہے تاکہ وہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضری کے وقت پڑھیں اور ہر وقت اور ہر جگہ اس کے پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ قاری یہ تصور کرے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے۔ اور اس میں جو خطابات کے صیغے ہیں ان کے ذریعہ آپ سے عرض گذار ہے۔ کیونکہ نماز کے التحیات میں سلام کا صیغہ ہے اور وہ نمازی کا یہ قول ہے۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کے ان ہی صیغوں میں سے ہے۔ شاذلی رضی اللہ عنہ نے اسے بسم اللہ کے بعد اس قول کے ساتھ شروع کیا ہے۔ الحمد للہ الذی ارسل الینا
فاتح الدائرۃ الکلیہ الربانیہ الالھیۃ القدسیۃ، وبالخاتمۃ العنبریۃ
النفایۃ المسکیۃ الخاصۃ العامۃ المحمدیۃ الکاملۃ المکملۃ الاحمدیۃ،

اللّٰھم فصل علی ھذہ الحضرۃ النبویۃ الخ اس درود شریف کے پڑھنے والے کو چاہیئے کہ یہ جملہ اس کے ساتھ ملائے میں نے اسے اس کے شروع سے اس لئے حذف کر دیا ہے تاکہ تمام صلوات ایک ہی طرز کے ہوں، اور اس کے مؤلف کے کچھ حالات بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، تاکہ مصنف کی معرفت کے ذریعہ اس صلوٰۃ کی قدر و منزلت معلوم ہو جائے تمام چیزیں جو میں ان سے ذکر کرتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے مقصد اور اس کے مناسب باتوں سے خارج نہیں ہوتیں۔

سیدنا شیخ عبدالوہاب شعرانی

نے اپنی طبقات میں کہا ہے۔ اور ان میں سے سیدی الشیخ محمد ابی المواہب الشاذلی رضی اللہ عنہ ہیں آپ جلیل القدر بزرگ علماء راسخین الابرار میں سے تھے۔ آپ کو سیدی علی ابی الوفا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوت گویائی دی گئی تھی۔ اور عمل موشحات ربانیہ کے مالک تھے۔ آپ نے بمثال علوم لدنی پر کتب تصنیف کی ہیں، تصوف میں ان کی کتاب قانون بڑی گراں قدر ہے۔ وہ عجیب و غریب کتاب ہے اس جیسی آج تک کتاب نہیں لکھی گئی۔ وہ مؤلف کے تصوف میں ذوق کامل کا پتہ دیتی ہے اس میں بہت سی حکمتیں اور نایاب موتی بیان کئے گئے ہیں جو مصنف کے علو مرتبہ پر دلالت کرتے ہیں پھر فرمایا، آپ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں بکثرت زیارت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ لوگ میری اس بات میں تکذیب

کرتے ہیں کہ مَیں خواب میں آپ کی زیارت کرتا ہوں جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اللہ کی عظمت و عزّت کی قسم ہے کہ جو شخص اسے تسلیم نہیں کرے گا یا اسے جھٹلائے گا۔ وہ یہودی، نصرانی یا مجوسی ہو کر مریگا یہ بات شیخ ابی المواہب رضی اللہ عنہ کے خط سے منقول ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنی آنکھوں سے ۸۲۵ھ میں جامع ازہر کے میدان میں دیکھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے دِل پر رکھا اور فرمایا بیٹا! غیبت حرام ہے کیا تو نے خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سُنا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ،، میرے پاس ایک جماعت بیٹھی تھی۔ بعض لوگوں کی انہوں نے غیبت کی پھر مجھے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اگر تیرے لئے لوگوں کی غیبت سُننا ضروری ہو تو سورۂ اخلاص اور معوذتین بار پڑھ کر اس کا ثواب جس کی غیبت کی گئی ہے اس کو بخش دے کیونکہ غیبت اور ثواب برابر ہو جاتے ہیں۔ امام شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ مَیں نے رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا سونے وقت أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پانچ بار، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پانچ بار کہو پھر کہو اللّٰھم بحق محمد ارنی وجہ محمد حالا ومآلا ،، جب تو سوتے وقت یہ کہے گا تو مَیں تیرے پاس آؤں گا اور ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرونگا۔

امام شاذلی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ہیں نے رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کی مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مجھے چھوڑ نہ دیں۔ فرمایا ہم تجھے نہیں چھوڑیں گے۔ یہانتک کہ تو حوضِ کوثر پہ ہمیں ملے گا۔ اور اس میں سے پیئے گا کیونکہ تم سورۂ کوثر پڑھتے ہو

اور مجھ پر درود بھیجتے ہو، لیکن درود پاک کے ثواب کو میں نے تجھے بخشا لیکن کوثر کے ثواب کو تمہیں دینے کے لئے رکھ لیا۔ پھر فرمایا کہ جب کبھی اپنے عمل یا اپنے کلام میں خلل دیکھو یہ کہنا کبھی ترک نہ کرو استغفر اللہ العظیم الذی لا اله الا ھو الحی القیوم واتوب الیه واسأله التوبه والمغفرۃ انه ھو التواب الرحیم، یہ ان کی تحریر سے منقول ہے۔ اور فرماتے تھے، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے مجھے فرمایا تو ایک لاکھ لوگوں کی شفاعت کرے گا۔ میں نے عرض کیا یہ عنایت کس وجہ سے ہے فرمایا کیونکہ تو مجھے درود شریف کا ثواب ہدیہ کرتا ہے۔ فرماتے تھے، ایک مرتبہ میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر تیزی سے درود شریف پڑھا تاکہ اپنا وظیفہ پورا کرسکوں اس کی تعداد ایک ہزار تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا، کیا تجھے معلوم نہیں کہ عجلت شیطان سے ہے پھر فرمایا قل اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد" آہستہ اور ترتیل کے ساتھ، سوائے اس کے کہ وقت تنگ ہو جائے تو پھر جلدی پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں پھر فرمایا یہ جو میں نے تجھے کہا ہے۔ بلحاظ افضلیت ہے وگرنہ جس طرح بھی وہ درود بھیجے گا، وہ درود ہی ہے۔ اور بہترین صورت یہ ہے کہ اپنے صلوۃ سے پہلے صلوۃ تامہ سے شروع کرے اگرچہ ایک ہی بار ہو اسی طرح اس کے آخر میں، اختتام اس کے ساتھ ہو مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درود تامہ یہ ہے۔ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما صلیت

علیٰ سیدنا ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم وبارك علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کما بارکت علیٰ سیدنا ابراھیم وعلیٰ آل سیدنا ابراھیم فی العالمین انّك حمید مجید السّلام علیك النبی ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ"

یہ شیخ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ سے لفظ بلفظ منقول ہے۔ آپ فرماتے تھے مَیں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے مجھے فرمایا کہ تیرا شیخ ابوسعید الصفروی مجھ پر صلوٰۃ تامہ بکثرت پڑھتا ہے اسے کہو کہ جب درود شریف ختم کیا کرے تو اللہ عزّ وجل کی حمد بیان کرے۔ فرماتے تھے مَیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کی فرمایا جب تجھے کوئی ضرورت ہو تو کسی عمدہ نفیس طاہر چیز کی نذر مان اگرچہ ایک فلس ہی ہو بلاشبہ تیری حاجت پوری کی جائیگی

حضور اکرم کو بشر کہنے والے | آپ فرماتے تھے میرے اور جامع ازہر کے ایک شخص کے درمیان قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر پہ مجادلہ ہوا تھا۔

فمبلغ العلم فیہ انہ بشر ⁂ وانہ خیر خلق اللّٰہ کلھم

اس نے مجھے کہا کہ آپ کے پاس اس بات کے لئے کوئی دلیل ہے؟ مَیں نے اسے کہا اس پہ اجماع منعقد ہے۔ لیکن اس نے بات نہ مانی۔ مَیں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جامع ازھر کے منبر کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے مجھے آپ نے فرمایا اے ہمارے دوست خوش آمدید، اور اپنے صحابہ سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ آج کیا واقعہ ہوا انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ نے فرمایا فلاں شخص کا اعتقاد ہے کہ ملائکہ

مجھ سے افضل ہیں۔ تمام نے یک زبان ہو کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں آپ نے انھیں فرمایا کہ فلاں شخص کا کیا حال ہے جو زندہ نہیں رہے گا اور اگر زندہ رہا تو ذلیل و خوار اور دنیا و آخرت میں گمنام ہو کر رہے گا۔ وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ملائکہ پر میری فضیلت پر اجماع منعقد نہیں ہوا کیا اسے علم نہیں کہ معتزلہ کی اہل سنت وجماعت سے مخالفت اجماع میں نقص پیدا نہیں کرتی، آپ نے فرمایا میں نے ایک مرتبہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی میں نے عرض کیا کہ ابو بصیری کا قول کہ "فمبلغ العلم فیہ انہ بشر" اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کے متعلق علم کی انتہا اس شخص کے نزدیک جس کے پاس آپ کی حقیقت کا علم نہیں یہ ہے کہ آپ بشر ہیں وگرنہ آپ اس تمام سے روح قدسی اور قالب نبوی کے ساتھ وراء ہیں نور مجسم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے سچ کہا اور تو نے مفہوم کو صحیح سمجھا۔

آپ فرماتے تھے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر درود شریف کے ثواب کو اور اپنے فلاں فلاں تمام اعمال کا ثواب آپکو ہدیہ کیا۔ اگر آپ نے سائل کے اس قول میں جس نے آپ سے کہا کیا میں اپنے تمام درود کا ثواب آپ کو ہدیہ کر دوں، آپ نے اسے فرمایا پھر تو یہ تیرے تمام تفکرات کو کافی ہو گا اور تیرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ہاں میری یہی مراد تھی، لیکن تو فلاں فلاں عمل کا ثواب دینے سے رکھ لے کیوں کہ میں ان سے بے نیاز ہوں۔

نبی کریمؐ نے اپنے درود خواں کا منہ چوما | آپ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے میرا منہ چوما اور فرمایا اس منہ کو میری طرف کرو جو مجھ پر ہزار بار رات اور ہزار بار دن کو درود شریف بھیجتا ہے۔ پھر فرمایا کس قدر عمدہ ہوتا اگر تو انا اعطیناک الکوثر رات کو بطور اپنے وظیفہ کے پڑھتا پھر فرمایا تیری یہ دعا ہو، اللھم فرج کربا تنا اللھم قل عثراتنا اللھم اغفر زلاتنا، اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجے اور کہے وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین فرماتے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے جو آپ پر ایک بار درود بھیجے کیا یہ اس شخص کے لئے ہے۔ جو حضور قلب سے بھیجے؟ فرمایا نہیں یہ ہر ایک شخص کے لئے ہے جو صلوٰۃ بھیجے خواہ غفلت کے ساتھ ہو، اور اللہ تعالیٰ پہاڑوں کی مانند اسے ملائکہ عطا کرتا ہے جو اس کے لئے دعا مانگتے اور استغفار کرتے ہیں لیکن جب وہ حضور قلب سے درود بھیجے تو اس کے اجر کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ نیز فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نے مجلس میں کہا محمد بشر لا کالبشر بل ہو یاقوت بین الحجر، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے فرمایا اللہ نے تمہیں اور ہر اس شخص کو جس نے تمہارے ساتھ یہ کہا بخش دیا۔ اور آپ ہمیشہ ہر مجلس میں فوت ہونے تک یہ کہتے تھے اور فرماتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے مجھے اپنے متعلق فرمایا کہ میں مردہ نہیں میرا وصال اس شخص سے پوشیدہ ہے جو نہیں سمجھتا لیکن جو زندہ سمجھتا ہے تو میں اسے دیکھتا

ہوں اور وہ مجھے دیکھتا ہے۔

حضور کی زیارت کا ذریعہ | بعض عارفین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مکان میں تشریف فرما دیکھا، شیخ ابوالمواہب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ شفقت فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اسے ابی المواہب سے بیان کیا آپ نے فرمایا اے فلاں! وہ جو تیرے پاس ہے اسے پوشیدہ رکھ۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات روح الوجود ہیں۔ جس کیلئے آپ کھڑے ہوتے ہیں تمام کائنات اس کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ آپ فرماتے تھے جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دن رات انتہائی کثرت سے ذکر کرے اور سادات اولیاء کے ساتھ محبت رکھے ورنہ خواب کا دروازہ اس پر بند ہے۔ کیونکہ وہ لوگوں کے سردار ہیں۔ اور ہمارا رب ان کے ناراض ہونے سے ناراض ہوتا ہے۔ اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔

اللہ قیامت کے روز نام محمد کی بھی حیا فرمائے گا | آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ جس شخص کا نام محمد ہے قیامت کے روز اسے لایا جائیگا۔ اللہ عزوجل اسے کہیں گے کہ تجھے گناہ کرتے ہوئے شرم نہ آئی حالانکہ تو نے میرے حبیب کا نام رکھا ہے۔ لیکن مجھے شرم آتی ہے۔ کہ میں تجھے عذاب دوں جبکہ تو نے میرے حبیب کا نام اختیار کیا ہے۔ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (انتہی مختصراً)

عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے بڑی تفصیل سے آپ کے حالات لکھے ہیں اس میں آپ کے عمدہ احوال، معارف بیان کئے ہیں اور مفید علوم درج کئے ہیں جو شخص ان سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے طبقات امام شعرانی کا مطالعہ کرنا چاہیے، میں نے یہاں صرف وہ باتیں بیان کی ہیں۔ جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ پر صلوٰۃ کے ساتھ تعلق تھا۔

سیدی محمد بن ابی الحسن البکری رضی اللہ عنہما کا درود شریف،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نُوْرِكَ الْاَسْنٰی ہ وَسِرِّكَ الْاَبْھٰی وَحَبِیْبِكَ الْاَعْلٰی وَصَفِیِّكَ الْاَزْكٰی ہ وَاسِطَةِ اَھْلِ الْحُبِّ ہ وَقِبْلَةِ اَھْلِ الْقُرْبِ ہ رُوْحِ الْمَشَاھِدِ الْمَلَكُوْتِیَّةِ وَلَوْحِ الْاَسْرَارِ الْقَیُّوْمِیَّةِ ہ تَرْجُمَانِ الْاَزَلِ وَالْاَبَدِ لِسَانِ الْغَیْبِ الَّذِیْ لَا یُحِیْطُ بِهٖ اَحَدٌ ہ صُوْرَةِ الْحَقِیْقَةِ الْفَرْدَانِیَّةِ ہ وَحَقِیْقَةِ الصُّوْرَةِ الْمُزَیَّنَةِ بِالْاَنْوَارِ الرَّحْمَانِیَّةِ اِنْسَانِ اللّٰهِ الْمُخْتَصِّ بِالْعِبَادَةِ عَنْهُ ہ سِرِّ قَابِلِیَّةِ التَّھَیُّؤِ الْاِمْكَانِیِّ الْمُتَقَلِّبَةِ مِنْهُ ہ اَحْمَدَ مَنْ حَمِدَ وَحُمِدَ عِنْدَ رَبِّیْ مُحَمَّدٍ الْبَاطِنِ وَالظَّاھِرِ بِتَفْعِیْلِ التَّكْمِیْلِ الذَّاتِیِّ فِیْ مَرَاتِبِ قُرْبِهٖ ہ غَایَةِ طَرَفَیِ الدَّائِرَةِ النَّبَوِیَّةِ الْمُتَّصِلَةِ بِالْاَوَّلِ نَظَرًا اَوْ اِمْدَادًا ہ بِدَایَةِ نُقْطَةِ الْاِنْفِعَالِ الْوُجُوْدِیِّ اِرْشَادًا اَوْ اِسْعَادًا ہ اَمِیْنِ اللّٰهِ عَلٰی سِرِّ الْاُلُوْھِیَّةِ الْمُطَلْسَمِ ہ

وَحَفِيظِهٖ عَلٰى غَيْبِ اللّاهُوتِيَّةِ الْمُكْتَتِمِ ٥ مَنْ لَّا تُدْرِكُ

الْعُقُوْلُ الْكَامِلَةُ مِنْهُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا تَقُوْمُ عَلَيْهَا

بِهٖ حُجَّةُ الْبَاهِرَةُ وَلَا تَعْرِفُ النُّفُوسُ الْعَرْشِيَّةُ مِنْ حَقِيْقَتِهٖ

اِلَّا مَا يَتَعَرَّفُ لَهَا بِهٖ مِنْ لَوَامِعِ اِنْوَارِهِ الزَّاهِرَةِ ٥ مُنْتَهٰى

هِمَمِ الْقُدْسِيِّيْنَ وَقَدْ بَدَا مِمَّا فَوْقَ عَالَمِ الطَّبَائِعِ ٥ مَرْمٰى

اَبْصَارِ الْمُوَحِّدِيْنَ وَقَدْ طَمَحَتْ لِمَا شَاهَدَةِ السِّرِّ الْجَامِعِ ٥ مَنْ

لَا تُجَلّٰى اَشِعَّةُ اللّٰهِ لِقَلْبٍ اِلَّا مِنْ مِرْاٰةِ سِرِّهٖ ٥ وَهِيَ النُّوْرُ الْمُطْلَقُ

وَلَا تُتْلٰى مَزَامِيْرُهُ عَلٰى لِسَانِ الْاَبْرَنَاتِ ذِكْرِهٖ وَهُوَ الْوِتْرُ الشَّفْعِيُّ الْمُحَقَّقُ

الْمَحْكُوْمُ بِالْجَهْلِ عَلٰى كُلِّ مَنِ ادَّعٰى مَعْرِفَةَ

اللّٰهِ مُجَرَّدَةً فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ عَنْ نَفْسِهِ الْمُحَمَّدِيِّ الْفَرْعِ الْجِنَانِيِّ

الْمُتَرَعْرِعِ فِيْ نَمَائِهٖ بِمَا يُمِدُّ بِهٖ كُلَّ اَصْلٍ اَبَدِيٍّ ٥ جَنِيِّ شَجَرَةِ

الْقِدَمِ ٥ خُلَاصَةِ نُسْخَتَيِ الْوُجُوْدِ وَالْعَدَمِ ٥ عَبْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَ الْعَبْدُ

الَّذِيْ بِهٖ كَمَالُ الْكَمَالِ ٥ وَعَابِدِ اللّٰهِ بِاللّٰهِ بِلَا حُلُوْلٍ وَلَا اتِّحَادٍ

وَّلَا اتِّصَالٍ وَّلَا انْفِصَالٍ ٥ اَلدَّاعِيْ اِلَى اللّٰهِ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٥

نَبِيِّ الْاَنْبِيَاءِ وَمُمِدِّ الرُّسُلِ عَلَيْهِ بِالذَّاتِ وَعَلَيْهِمْ مِنْهُ اَفْضَلُ

الصَّلٰوةِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِيْمِ ٥ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ ٥ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَمَالِ التَّجَلِّيَاتِ الْاِخْتِصَاصِيَّةِ وَجَلَالِ التَّدَلِّيَاتِ

الْاِصْطِفَائِيَّةِ ٥ اَلْبَاطِنِ بِكَ فِيْ غَيَابَاتِ الْعِزِّ الْاَكْبَرِ ٥ اَلظَّاهِرِ

بِنُوْرِكَ فِيْ مَشَارِقِ الْمَجْدِ الْاَفْخَرِ ٥ عَزِيْزِ الْحَضْرَةِ الصَّمَدِيَّةِ

وَ سُلْطَانِ الْمَمْلَكَةِ الْاَحَدِيَّةِ ، عَبْدِكَ مِنْ حَيْثُ اَنْتَ كَمَا هُوَ
عَبْدُكَ مِنْ حَيْثُ كَانَتْ اَسْمَائُكَ وَصِفَاتُكَ ، مُسْتَوٰى تَجَلِّي
عَظْمَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَحُكْمِكَ فِيْ جَمِيْعِ مَخْلُوْقَاتِكَ ، مَنْ كَحَلْتَ بِنُوْرِ
قُدْسِكَ مُقْلَتَهٗ فَرَاٰى ذَاتَكَ الْعَلِيَّةَ جِهَارًا ، وَسَتَرْتَ عَنْ كُلِّ
اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فِيْ بَاطِنِهٖ لَكَ اَسْرَارًا ، وَفَلَقْتَ بِكَلِمَةِ خُصُوْصِيَّتِهِ
الْمُحَمَّدِيَّةِ بِحَارَ الْجَمْعِ ، وَمَتَّعْتَ مِنْهُ بِمَعْرِفَتِكَ وَجَمَالِكَ وَ
خِطَابِكَ الْقَلْبَ وَالْبَصَرَ وَالسَّمْعَ ، وَاَخَّرْتَ عَنْ مَقَامِهٖ تَاخِيْرًا
ذَاتِيًّا كُلَّ اَحَدٍ ، وَجَعَلْتَهٗ بِحُكْمِ اَحَدِيَّتِكَ وِتْرَ الْعَدَدِ ، لِوَاءِ
عِزَّتِكَ الْخَافِقِ ، لِسَانِ حِكْمَتِكَ النَّاطِقِ ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَوَارِثِيْهِ وَحِزْبِهٖ ، يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ
(اَللّٰهُمَّ) صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى دَائِرَةِ الْاِحَاطَةِ الْعُظْمٰى ، وَمَرْكَزِ مُحِيْطِ
الْفَلَكِ الْاَسْمٰى ، عَبْدِكَ الْمُخْتَصِّ مِنْ عُلُوْمِكَ بِمَا لَمْ تَهْتَدِ
لَهٗ اَحَدٌ مِنْ عِبَادِكَ ، سُلْطَانِ مَمَالِكِ الْعِزَّةِ بِكَ فِيْ كَافَّةِ
بِلَادِكَ ، بَحْرِ اَنْوَارِكَ الَّذِيْ تَلَاطَمَتْ بِرِيَاحِ التَّعَيُّنِ الصَّمَدَانِيْ
اَمْوَاجُهٗ ، قَائِدِ جَيْشِ النُّبُوَّةِ الَّذِيْ تَسَارَعَتْ بِكَ اِلَيْكَ اَفْوَاجُهٗ
خَلِيْفَتِكَ عَلٰى كَافَّةِ خَلِيْقَتِكَ ، اَمِيْنِكَ عَلٰى جَمِيْعِ بَرِيَّتِكَ ،
مَنْ غَايَةُ الْمُجِدِّ الْمُجِيْدِ فِي الشَّفَاءِ عَلَيْهِ الْاِعْتِرَافُ بِالْعَجْزِ عَنْ
اسْتِكْنَاهِ صِفَاتِهٖ ، وَنِهَايَةُ الْبَلِيْغِ الْمُبَالِغِ اَنْ لَا يَصِلَ اِلٰى
مَبَالِغِ الْحَمْدِ عَلٰى مَكَارِمِهٖ وَهِبَاتِهٖ ، سَيِّدِنَا وَسَيِّدِ كُلِّ

مَنْ لَكَ عَلَيْهِ سِيَادَةٌ ۝ مُحَمَّدٍ كَ الَّذِیْ اسْتَوْجَبَ مِنَ الْحَمْدِ بِكَ

لَكَ اِصْدَارَهٗ وَاِيْرَادَهٗ ۝ وَعَلٰى اٰلِهِ الْكِرَامِ وَاَصْحَابِهِ الْعِظَامِ

وَوُرَّاثِهِ الْفِخَامِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

سَبْعًا اَیْ يُكَرِّرُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ تَالِی الصَّلٰوةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَيَقْرَاُ الْفَاتِحَةَ وَيَهْدِيْهَا لِمُنْشِئِ هٰذِهٖ

الصَّلٰوتِ وَيَقُوْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ

تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۝

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

صلوات البکریہ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِسِرِّ هِدَايَتِكَ الْاَعْظَمِ ۝ وَسِرِّ اِرَادَتِكَ

الْمَكْنُوْنِ مِنْ نُوْرِكَ الْمُطَلْسَمِ ۝ مُخْتَارِكَ مِنْكَ لَكَ قَبْلَ

كُلِّ شَیْءٍ ۝ وَنُوْرِكَ الْمُجَرَّدِ بَيْنَ مَسَالِكِ اللُّقٰى ۝ كَنْزِكَ الَّذِیْ

لَمْ يُحِطْ بِهٖ سِوَاكَ ۝ وَاَشْرَفِ خَلْقِكَ الَّذِیْ بِحُكْمِ اِرَادَتِكَ

كَوَّنْتَ مِنْ نُوْرِهٖ اَجْرَامَ الْاَفْلَاكِ وَهَيَاكِلَ الْاَمْلَاكِ

فَطَافَتْ بِهِ الصَّافُّوْنَ حَوْلَ عَرْشِكَ تَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا

وَاَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ لِقَوْلِكَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

تَسْلِيْمًا ۝ وَنَشَرْتَ فَوْقَ هَامَتِهٖ فِيْ تَخْتِ مُلْكِكَ لِوَاءَ حَمْدِكَ
وَقَدَّمْتَهٗ عَلٰى صَنَادِيْدِ جُيُوْشِ سُلْطَانِكَ بِقُوَّةِ عَزْمِكَ ۝
وَاَخَذْتَ لَهٗ عَلٰى اَصْفِيَائِكَ بِالْحَقِّ مِيْثَاقَكَ الْاَوَّلَ ۝ وَقَرَّبْتَهٗ
بِكَ وَمِنْكَ وَلَكَ وَجَعَلْتَ عَلَيْهِ الْمُعَوَّلَ ۝ وَمَتَّعْتَهٗ بِجَمَالِكَ
فِيْ مَظْهَرِ التَّجَلِّيْ ۝ وَخَصَصْتَهٗ بِقَابَ قَوْسَيْنِ قُرْبِ الدُّنُوِّ وَ
التَّدَانِيْ وَنَاجَيْتَ بِهٖ فِيْ نُوْرِ اُلُوْهِيَّتِكَ الْعُظْمٰى ۝ وَعَرَّفْتَ بِهٖ
اٰدَمَ حَقَائِقَ الْحُرُوْفِ وَالْاَسْمَاءِ ۝ فَمَا عَرَفَكَ مَنْ عَرَفَكَ اِلَّا
بِهٖ ۝ وَمَا وَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَيْكَ اِلَّا مَنِ اتَّصَلَ بِسَبَبِهٖ ۝
خَلِيْفَتِكَ بِمَحْضِ الْكَرَمِ عَلٰى سَائِرِ مَخْلُوْقَاتِكَ ۝ سَيِّدِ اَهْلِ اَرْضِكَ
وَسَمٰوٰتِكَ خَصِيْصِ حَضْرَتِكَ بِخَصَائِصِ نَعْمَائِكَ ۝ وَفُيُوْضَاتِ
اٰلَائِكَ ۝ اَعْظَمِ مَنْعُوْتٍ اَقْسَمْتَ بِعُمُرِهٖ فِيْ كِتَابِكَ ۝ وَفَضَّلْتَهٗ
بِمَا فَضَّلْتَ بِهٖ مِنْ اَسْرَارِ خِطَابِكَ ۝ وَفَتَحْتَ بِهٖ اَقْفَالَ اَبْوَابِ
سَابِقِ النُّبُوَّتِ وَالْجَلَالَةِ ۝ وَخَتَمْتَ بِهٖ دَوَائِرَ مَظَاهِرِ
الرِّسَالَةِ ۝ وَرَفَعْتَ ذِكْرَهٗ مَعَ ذِكْرِكَ ۝ وَسَيَّدْتَهٗ بِنِسْبَةِ الْعُبُوْدِيَّةِ
اِلَيْكَ فَخَضَعَ لِاَمْرِكَ ۝ وَشَيَّدْتَ بِهٖ قَوَائِمَ عَرْشِكَ الْمَحْفُوْظِ
بِحِيْطَتِكَ الْكُبْرٰى وَمَنْطَقْتَهٗ بِمِنْطَقَةِ الْعِزِّ فَتَنْطِقُ بِعِزَّةِ
اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاُخْرٰى ۝ وَاَلْبَسْتَهٗ مِنْ سُرَادِقَاتِ جَلَالِكَ
اَشْرَفَ حُلَّةٍ وَتَوَّجْتَهٗ بِتَاجِ الْكَرَامَةِ وَالْمَحَبَّةِ وَالْخُلَّةِ نَبِيِّ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَبْعُوْثِ بِاَمْرِكَ اِلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ ۝ بَحْرِ فَيْضِكَ الْمُتَلَاطِمِ ۝

عَزْمِكَ الْقَاهِرِ الْحَاسِمِ لِحِزْبِ الْكُفْرِ وَالْبَغْيِ وَالْاِنْكَارِ اَحْمَدُكَ
الْمَحْمُوْدِ بِلِسَانِ التَّكْرِيْمِ مُحَمَّدِكَ الْحَاشِرِ الْعَاقِبِ الْمُسَمّٰى
بِالرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ ه اَسْاَلُكَ بِهٖ وَبِالْاَقْسَامِ الْاَوَّلِ ه وَاَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِكَ وَاَنْتَ الْمُجِيْبُ لِمَنْ سَاَلَ ه اَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ
عَلَيْهِ صَلٰوةً تَلِيْقُ بِذَاتِكَ وَذَاتِهِ الْمُحَمَّدِيَّةِ لِاَنَّكَ اَدْرٰى
بِمَنْزِلَتِهٖ وَاَعْلَمُ بِصِفَاتِهٖ عَدَدَ الَاتُدْرِكُهُ الظُّنُوْنُ ه زِيَادَةً
عَلٰى مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ يَا مَنْ اَمْرُهٗ بَيْنَ الْكَافِ وَالنُّوْنِ
وَيَقُوْلُ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ ه وَاَنْ تُمِدَّ نِيْ بِمَدَدِهِ الْمُحَمَّدِيِّ
مَدَدًا اُدْرِكُ بِهٖ قَبُوْلَ تَوَجُّهَاتِيْ ه وَاَسْتَاْنِسُ بِهٖ فِيْ جَمِيْعِ
جِهَاتِيْ ه وَاَكُوْنَ مَحْفُوْظًا بِهٖ مِنْ شَرِّ الْاَعْدَاءِ ه وَيَعْمُرُ لِسَوَابِغِ
نِعْمَةِ الْاُوْلٰى وَالْاُخْرٰى ه وَيَنْطِقُ لِسَانِيْ مُتَرْجِمًا عَنْ اَسْرَارِ
كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ وَاَتَعَلَّمُ مِنْ عِلْمِكَ الْاَقْدَسِ الْوَهْبِيِّ مَا اَسْتَغْنِيْ
بِهٖ عَنِ الْمُعَلِّمِ وَاَنْتَ الْحَمِيْدُ الْمَجِيْدُ ه وَتَصْفُوْ مِرْاٰةُ سَرِيْرَتِيْ
بِنَظْرَتِهِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ه وَاُبْصِرُ بِبَصَرِ بَصِيْرَتِيْ حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ
الثَّابِتَةِ الْعَلِيَّةِ لِاَرْقٰى بِهِمَّتِهٖ عَلٰى مَعَارِجِ مَدَارِجِ رُتَبِ
الْكِرَامِ ه وَاَظْفَرَ بِسِرِّهِ الْمَخْصُوْصِ بِبُلُوْغِ الْمَرَامِ ه فِي
الْمَبْدَاِ وَالْخِتَامِ ه فَاِنَّكَ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ
وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ؕ وَاجْعَلْنَا اللّٰهُمَّ مَعَ الَّذِيْنَ

اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصّٰلِحِيۡنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۚ وَانۡصُرۡنَا
بِنَصۡرِكَ فِي الۡحَرَكَةِ وَالسُّكُوۡنِ ۚ وَاجۡعَلۡنَا مِنۡ حِزۡبِكَ الَّذِيۡنَ
وَفَّقۡتَهُمۡ لِفَهۡمِ كِتَابِكَ الۡمَكۡنُوۡنِ ۚ لِنَدۡخُلَ فِيۡ حِرۡزِ قَوۡلِكَ
اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۚ اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ
لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا
يَتَّقُوۡنَ ۚ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۚ وَتُبۡ عَلَيۡنَا اِنَّكَ
اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ۚ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِيۡمًا
وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۚ

بِالصَّلَوَاتِ الزَّاهِرَةِ عَلٰى سَيِّدِ اَهۡلِ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلَى الۡجَمَالِ الۡاَنۡفَسِ ۚ وَالنُّوۡرِ الۡاَقۡدَسِ
وَالۡحَبِيۡبِ مِنۡ حَيۡثُ الۡهُوِيَّةُ ۚ وَالۡمُرَادِ فِي اللَّاهُوۡتِيَّةِ مُتَرۡجِمِ
كِتَابِ الۡاَزَلِ وَالۡمُتَعَالِيۡ بِالۡحَقِيۡقَةِ عَنۡ حَقِيۡقَةِ الۡاَثَرِ حَتّٰى
كَاَنَّهُ الۡمِثۡلُ ۚ الۡجِنۡسِ الۡاَعۡلٰى وَالۡمَخۡصُوۡصِ الۡاَوۡلٰى ۚ
وَالۡحِكۡمَةِ السَّارِيَةِ فِيۡ كُلِّ مَوۡجُوۡدٍ ۚ وَالۡحِكۡمَةِ الۡكَابِحَةِ لِكُلِّ
كَنُوۡدٍ ۚ رُوۡحِ صُوَرِ الۡاَسۡرَارِ الۡمَلَكُوۡتِيَّةِ ۚ وَلَوۡحِ نُقُوۡشِ
الۡعُلُوۡمِ الۡاَحَدِيَّةِ ۚ مُحَمَّدِكَ وَاَحۡمَدِكَ وِتۡرِ الۡعَدَدِ ۚ وَ
لِسَانِ الۡاَبَدِ ۚ الۡعَرۡشِ الۡقَائِمِ بِمَحَلِّ كَلِمَةِ الۡاِسۡتِوَاءِ الذَّاتِيِّ فَلَا

عَارِضٍ ۝ اَلْمُتَجَلِّیْ بِسُلْطَانِ تَهَرُّكِ عَلٰى ظُلَلِ ظُلَمِ الْاَغْيَارِ لِيَحِقَّ كُلَّ مُعَارِضٍ
اَلنُّقْطَةِ الَّتِیْ عَلَيْهَا مَدَارُ حُرُوْفِ الْمَوْجُوْدَاتِ بِجَمِيْعِ الْاِعْتِبَارَاتِ ۝
الصَّاعِدِ فِیْ مَعَارِجِ الْقُدُسِ حَتّٰى لَا يُدْرِكُ كُنْهَهٗ وَلَا الْاِشَارَاتُ ۝
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَحِزْبِهٖ ۝ اٰمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ
اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ بِاَفْضَلِ مَا تُحِبُّ وَاَكْمَلِ مَا تُرِيْدُ ۝ عَلٰى سَيِّدِ
الْعَبِيْدِ وَاِمَامِ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ ۝ وَنُقْطَةِ دَوَائِرِ الْمَزِيْدِ لَوْحِ الْاَسْرَارِ
وَنُوْرِ الْاَنْوَارِ ۝ وَمَلَاذِ اَهْلِ الْاَعْصَارِ ۝ وَخَطِيْبِ مَنَابِرِ الْاَبَدِ
بِلِسَانِ الْاَزَلِ ۝ وَمَظْهَرِ اَنْوَارِ اللَّاهُوْتِ فِیْ نَاسُوْتِ الْمَثَلِ ۝
الْقَائِمِ بِكُلِّ حَقِيْقَةٍ سَرَيَانًا وَّتَحْكِيْمًا ۝ اَلْوَاسِعِ لِتَنَزُّلَاتِ
الرَّحْمٰنِ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا ۝ مَالِكِ اَزِمَّةِ الْاَمْرِ الْاِلٰهِیِّ تَهَيُّئًا وَّ
اِسْتِعْدَادًا ۝ سَالِكِ مَسَالِكِ الْعُبُوْدِيَّةِ اِمْدَادًا وَّاسْتِمْدَادًا
سُلْطَانِ جُنُوْدِ الْمَظَاهِرِ الْكَمَالِيَّةِ ۝ شَمْسِ اٰفَاقِ الْمَشَاهِدِ
الْجَمَالِيَّةِ ۝ اَلْمُصَلِّیْ لَكَ بِكَ عِنْدَكَ فِیْ جَوَامِعِ اَسْمَائِكَ وَ
صِفَاتِكَ ۝ اَلْمُحَلّٰی بِزَوَاهِرِ جَوَاهِرِ اخْتِصَاصَاتِ اَوْلِيَاءِ حَضْرَتِكَ
اَلْوِتْرِ الْمُطْلَقِ فِیْ حَقِّ نُبُوَّتِهٖ عَنِ الْاَشْبَاهِ وَالنَّظَائِرِ الْفُؤَادِ
الْمُقَدَّسِ سِرُّ مُحَمَّدِيَّتِهٖ عَنْ مُّدَانَاةِ مَقَامِهٖ فِی الْبَاطِنِ وَ
الظَّاهِرِ ۝ الْاَبِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالسَّيِّدِ الْعَلِيْمِ مَاحِیْ ظُلُمَاتِ
الْاَوْهَامِ بِشُعَاعِ الْحَقِّ الْيَقِيْنِ ۝ قَاطِعِ شُبُهَاتِ التَّمْوِيْهِ
الشَّيْطَانِیْ بِقَاهِرِ بَاهِرِ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ ۝ اَلشَّافِعِ الْاَعْظَمِ ۝

وَالْمُشَفَّعِ الْاَكْرَمِ ۝ وَالصِّرَاطِ الْاَقْوَمِ ۝ وَالذِّكْرِ الْمُحْكَمِ ۝ وَالْحَبِيْبِ
الْاَخَصِّ وَالدَّلِيْلِ الْاَنَصِّ ۝ الْمُتَجَلِّيْ بِمَلَابِسِ الْحَقَائِقِ
الْفَرْدَانِيَّةِ ۝ الْمُتَمَيِّزِ بِصَفْوَةِ الشُّؤُوْنِ الرَّبَّانِيَّةِ ۝ الْحَافِظِ
عَلَى الْاَشْيَاءِ قُوَاهَا بِقُوَّتِكَ ۝ الْمُمِدِّ لِذَرَّاتِ الْكَائِنَاتِ
بِمَا بِهٖ بَرَزَتْ مِنَ الْعَدَمِ اِلَى الْوُجُوْدِ بِقُدْرَتِكَ ۝ كَعْبَةِ
الْاِخْتِصَاصِ الرَّحْمَانِيِّ ۝ مَحَجِّ التَّعَيُّنِ الصَّمَدَانِيِّ ۝ قَيُّوْمِ
الْمَعَاهِدِ الَّتِيْ سَجَدَتْ لَهَا جِبَاهُ الْعُقُوْلِ ۝ اُقْنُوْمِ الْوَحْدَةِ
وَلَا اُقْنُوْمَ وَاِنَّمَا نُوْرُكَ بِنُوْرِهٖ مَوْصُوْلٌ ۝ اَفْضَلِ مَنْ اَظْهَرْتَ
وَسَتَرْتَ مِنْ خَلْقِكَ الْكِرَامِ ۝ وَاَكْمَلِ مَا اَبْدَيْتَ وَاَخْفَيْتَ
مِنْ مَخْلُوْقَاتِكَ الْعِظَامِ ۝ مُنْتَهٰى كَمَالِ النُّقْطَةِ الْمَفْرُوْضَةِ
فِيْ دَوَائِرِ الْاِنْفِعَالِ ۝ وَمَبْدَأِ مَا يَصِحُّ اَنْ يَّشْمَلَهُ اسْمُ الْوُجُوْدِ
الْقَابِلِ لِتَنَوُّعَاتِ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ فِي الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ ۝
ظِلِّكَ الْوَارِفِ عَلٰى مَمَالِكِ حِيْطَتِكَ الْاِلٰهِيَّةِ ۝ وَفَضْلِكَ
الدَّارِفِ عَلٰى مَا سِوَاكَ مِنْ حَيْثُ اَنْتَ اَنْتَ بِمَا شِئْتَ مِنْ
فُيُوْضَاتِكَ الْعَلِيَّةِ سِرِّ الْاِسْتِوَاءِ الْمَعْنَوِيِّ ۝ وَسِرِّ سَرَائِرِ
الْكَنْزِ الْاَحَدِيِّ الصَّمَدِيِّ ۝ شَامِلِ الدَّعْوَةِ لِلْعَالَمِ تَفْصِيْلًا
وَاِجْمَالًا ۝ اَكْمَلِ خَلْقِكَ تَفْضِيْلًا وَجَمَالًا ۝ مَنْ بِهٖ اُقِيْلَتِ
الْعَثَرَاتُ ۝ وَلِاَجْلِهٖ غُفِرَتِ الزَّلَّاتُ وَبِفَضْلِهٖ عُمِرَتِ
الْاَرَضُوْنَ وَالسَّمٰوٰتُ وَبِذِكْرِهٖ عُمِرَتْ شَرَائِفُ الْمَقَامَاتِ

وَلَهٗ اَخْدَمْتَ الْمَلَاَ الْاَعْلٰى وَعَلَيْهِ اَثْنَيْتَ فِى الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى
وَمِنْهَا اَوْدَعْتَ فِىْ كُنُوْزِهٖ اَنْفَقْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ مَهْلُوْءٌ عَلٰى
حَالِهٖ وَبِمَا اَنْزَلْتَ عَلَيْهِ وَحَقَّقْتَهٗ فِيْهِ فَضَّلْتَهٗ عَلٰى جَمِيْعِ
خَوَاصِّ مَقَامِكَ الْاَقْدَسِ وَمُلُوْكِ كَمَالِهٖ ۝ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ وَحَبِيْبِكَ وَخَلِيْلِكَ وَ
صَفِيِّكَ وَنَجِيِّكَ وَمُجْتَبَاكَ وَمُرْتَضَاكَ وَالْقَائِمِ بِاَعْبَاءِ دَعْوَتِكَ
وَالنَّاطِقِ بِلِسَانِ حُجَّتِكَ ۝ وَالْهَادِىْ بِكَ اِلَيْكَ وَالدَّاعِىْ
بِاِذْنِكَ لِمَا لَدَيْكَ ۝ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَوَرَثَتِهٖ كَوَاكِبِ
آفَاقِ نُوْرِكَ ۝ وَنُجُوْمِ اَفْلَاكِ بُطُوْنِكَ وَظُهُوْرِكَ ۝
خُدَّامِ بَابِهٖ ۝ وَفُقَرَاءِ جَنَابِهٖ وَالْمُتَرَاسِلِيْنَ عَلٰى حُبِّهٖ ۝
وَالْمُتَلَازِمِيْنَ فِىْ قُرْبِهٖ ۝ وَالْبَاذِلِيْنَ اَنْفُسَهُمْ فِىْ سَبِيْلِهٖ
وَالتَّابِعِيْنَ لِاَحْكَامِ تَنْزِيْلِهٖ ۝ وَالْمَحْفُوْظَةِ سَرَائِرُهُمْ عَلَى
الْعَقَائِدِ الْحَقَّةِ فِىْ مِلَّتِهٖ ۝ وَالْمُنَزَّهَةِ ضَمَائِرُهُمْ عَنْ اَنْ
تَحِلَّ بِهَا مَا لَا يُرْضِيْهِ فِىْ شَرِيْعَتِهٖ ۝ وَاَتْبَاعِهِمْ بِحَقٍّ اِلٰى يَوْمِ
الدِّيْنِ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

صلوٰۃ الفاتح۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا

اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ الْمُسْتَقِيْمِ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ مِقْدَارِهٖ ۝ الْعَظِيْمِ

یہ چاروں درود شریف، ولی کبیر، قطب دائرہ الوجود سیدنا و مولانا ابی المکارم شیخ محمد شمس الدین ابن البکری رضی اللہ عنہما سے ہیں، لیکن پہلا درود شریف اور وہ اللھم صلی وسلم علی نورک الاسنی وسرک لا بہای وحبیک الاعلی وصفیک الاذکی الخ میں نے اسے سیدی عارف باللہ السید مصطفیٰ البکری رضی اللہ عنہ کی شرح سے نقل کیا ہے۔ اس شرح کے حاشیہ پر متعدد جگہ پر ایسی عبارت لکھی گئی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ اس کے مولف اور کاتب احمد العروسی ہیں جنہوں نے اپنے شیخ اور مذکورہ مولف رضی اللہ عنہ کے سامنے اسے پڑھا اسی لئے یہ نسخہ انتہائی صحیح ہے لیکن اس درود کی فضیلت اور بزرگی تو اس کے شرف اور فضل کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ اس کے مولف سیدی محمد البکری ہیں۔

یہ مذکورہ شرح کے مقدمہ میں سید مصطفیٰ البکری کی عبارت ہے۔ اور علامہ ابن عابدین نے اس کے ثبوت میں مسبعات عشر کے ذکر کرنے کے بعد سیدی ولی اللہ شیخ محمد البدیری القدسی کی روایت سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے یعنی البدیری نے کہا ہے کہ یہ مسبعات عشر ہر روز اس ترتیب سے جو شخص پڑھتا ہے دنیا اور حشر کی تمام مہلک چیز

سے نجات پاتا ہے اور یہ تمام گناہوں کا کفارہ ہیں اور تمام آفات سے مضبوط
قلعہ ہے۔ یہ فائدہ میں عارف ربانی سیدی محمد الکبیری صدیقی کے صلوات
کے برابر ہے۔ یہ بلند مرتبہ صلوات آپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھوانے
سے لکھے ہیں جیسا کہ مشہور ہے۔ اس کے پڑھنے والے کے لئے کس قدر
اجر و ثواب، اللہ غفور کے ہاں قرب اور مقاصد اور رضامندیوں کا حصول
ہے۔ اور اگر کوئی اور فضیلت نہ بھی ہوتی تو اس کے لئے سادات بکریہ
میں شامل ہونا ہی کافی تھا۔

ابن عابدین نے کہا ہے پھر البدیری نے اسے مکمل اپنی تحقیقات
میں درج کیا ہے۔ جو شخص اس سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے۔
اسے چاہئے کہ اس کی طرف رجوع کرے کیونکہ وہ مشہور ہے۔

اور مسبعات عشر یہ ہیں۔ سورۃ فاتحہ، الناس، فلق، الکافرون،
اور آیۃ الکرسی سات سات بار پھر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سات بار پھر درود ابراہیمی سات بار
اس کے بعد اللھم اغفر لی ولوالدی وللمومنین والمومنات والمسلمین
والمسلمات الاحیاء منہم والاموات سات بار پھر اللھم افعل
بی وبہم عاجلا وآجلا فی الدین والدنیا والآخرہ ما انت لہ اھل ولا
تفعل بنا یا مولانا ما نحن لہ اھل انک غفور حلیم جواد کریم رؤوف
رحیم سات بار، جو شخص اس کے زیادہ فوائد سے واقفیت حاصل
کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ احیاء العلوم اور صلوات الدردیر عارف

صاوی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح کے ساتھ مطالعہ کرے، اس صلوٰۃ کی شرح
کے فوائد میں سے شارح رحمۃ اللہ علیہ نے مصنف کے قول "وقبلۃ اھل
القباب" کے تحت شفاء سے نقل کیا ہے کہ امیر المومنین ابو جعفر رضی اللہ
عنہ نے حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا، یا عبداللہ میں
قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا مانگوں یا مرقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف متوجہ ہو کر دعا کروں، آپ نے فرمایا! آپ رحمت عالمیان جناب
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رخ کیوں پھیرتے ہیں حالانکہ وہ آپ کے اور آپ کے
باپ آدم علیہ السلام کے قیامت تک وسیلہ ہیں آپ ان کی طرف رخ کیجئے، انکو
شفیع بنایئے، اللہ نے کہا ہے۔ "ولو انہم اذ ظلموا انفسہم الآیہ"

شارح رحمۃ اللہ نے مصنف رضی اللہ عنہ کے قول یا اللہ یا رحمٰن
یا رحیم کے تحت کہا ہے مولف رحمۃ اللہ نے ان صلوات نبویہ کیلئے
تین مراکز بتائے ہیں پہلے اور دوسرے مرکز میں ان اسمار ثلاثہ کے ساتھ
حزب الفتح میں اپنے والد کی اقتدار کرتے ہوئے وقف کیا ہے۔ اور شاید
انہوں نے ان اسمار کو اس لئے ذکر کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ کیونکہ
رفیع الذکر بسم اللہ کے اسمار ہیں۔ اسی نسبت سے اہل کشف کے نزدیک
اس کے خواص ہیں، اور واضح فضیلت ہے۔ کیونکہ ذکر کو اس سے شروع
کیا ہے۔ اور آخری کتاب قرآن ہے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے
اسے شروع کیا ہے۔

لیکن دوسرا درود شریف اور وہ اللّٰھم انی اسئلک بنیر ھذا اتیک الاعظم و

وسرارادتک المکنون من نورک المطلسم الخ میں نے اسے بھی عارف کبیر
سیدی مصطفیٰ البکری مذکورۃ الصدر کی شرح نفحات الربیہ علی صلوات
البکریہ سے نقل کیا ہے۔ اور احمد العروسی کے خط سے لکھا ہوا ہے۔ ١١٦٠ھ
میں مؤلف کے خادم اور فرمانبردار احمد العروسی قراۃ، تصحیح اور استفادہ کے اعتبار
سے مؤلف کی خدمت میں پہنچا، اس شرح کا پہلا ورق گم ہو گیا تھا۔ اور بعد
کے صفحات میں اس صلوۃ کے مؤلف کے نام کی تصریح موجود نہیں، اور مؤلف نے
کہا ہے کہ میں نے اس کا نام الشرح النفحات الربیہ علی الصلوات البکریہ
اسی وجہ سے رکھا ہے اور پہلے درود کی طرح اس کے بھی معانی کی عمدگی اور
الفاظ کی فصاحت کے لحاظ سے اونچے مقام پر پہونچنے کی وجہ سے یہ نام رکھا ہے اور
دونوں شرحیں ایک ہی مجموعہ میں ایک ہی مؤلف کی ہیں اور یہ بات پایۂ
ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ یہ سیدی محمد البکری کی ہے، میرے دل میں خیال
پیدا ہوا ہے کہ یہ بھی انہی کی ہے۔ (فائدہ)

مذکورہ شرح کے فوائد میں سے اس کے آخر میں مصنف کے قول
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ کے ذیل میں شارح نے کہا ہے کہ وہ حدیث
جسے دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس
میں حضرت عمرو بن نمر کا نام بھی ہے۔ فرمایا اے علی! جب تو حیرت میں
پڑ جائے تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ
العلی العظیم اور اس حدیث میں جسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ،
نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور دیلمی اپنی مسند میں لائے ہیں۔

جیسا کہ جامع الکبیر میں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے کہو کہ وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ دس بار صبح دس بار شام اور دس بار سوتے وقت پڑھ لیا کریں تو اللہ تعالیٰ صبح کے وقت دنیا کی مصیبتیں شام کو شیطان کے مکر اور سوتے وقت اپنے غضب کو دُور کر دے گا۔

لیکن تیسرا درود شریف اور وہ اَللّٰھم صل وسلم علی الجمال الانفس والنور الاقدس الخ ہے اور یہ بھی سیدی محمد ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ عنہ کا ہے اور میں نے اسے مجموعہ اور شہاب الدین قسطلانی کی کتاب مسالک الحنفا فی الصلوٰۃ علی النبی المصطفیٰ، اور ایک مکتوب جس سے پہلے یہ عبارت ہے کہ یہ قطب دائرہ الوجود، بدر اساتذہ الشہود تاج العارفین سیدنا واستاذنا ومولانا الشیخ محمد بن ابی الحسن البکری روح اللہ روحھما ونور ضریحھما واعاد علینا وعلی المسلمین من برکاتہما فی الدنیا والآخرہ۔ آمین۔ کے انفاس رحمانیہ اور عوارف حمدانیہ ہیں۔ اور جو شخص ان کے الفاظ کی عمدگی اور بزرگی میں تامل کریگا اور ان کی تراکیب کی بلاغت اور اسالیب کی فصاحت کو دیکھے گا اور اس کا مقابلہ پہلے دونوں درودوں سے کرے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ان آفتابوں کا مطلع ایک ہی آسمان ہے اور یہ آبدار موتی ایک ہی سمندر سے نکلے ہیں۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ان کے والد قطب کبیر الشہیر محمد بن ابی الحسن البکری کے ہوں کیونکہ وہ تاج العارفین کے لقب سے مشہور ہیں اور کاتب کے قول ابن ابی الحسن میں غلطی واقع ہوئی ہے۔

اور مناسب یہ تھا کہ وہ ابوالحسن کہتا۔ اور یہ اکابر اولیاء اور سر برآوردہ علماء میں سے ہیں۔ علم میں تو وہ اجتہاد مطلق کے درجہ تک پہنچے ہوئے ہیں جیسا کہ بہت سے مولفین نے بیان کیا ہے۔ لیکن ان کی ولایت میں ہم ایک ہی واقعہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ جس سے ان کی وقعت قدر، علو منزلت اور اللہ اور اس کے رسول کے ہاں قرب معلوم ہو جائیگا۔

شیخ ابی الحسن البکری | علامہ شیخ ابراہیم العبیدی مصنف، "کتاب عمدۃ التحقیق فی بشائر آل الصدیق" نے کہا ہے کہ شیخ ابی البکری کی والدہ محترمہ عابدہ، زاہدہ تہجد گزار اور روزہ دار تھیں ان کے ساتھ یہ واقعہ ہوا کہ جامع ابیض میں اٹھارہ سال تک انہوں نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اس کے احترام میں کبھی نہیں تھوکا تھا، اور ان کے بیٹے ابی الحسن کے ساتھ ایسا اتفاق ہوا کہ وہ ہمیشہ عمدہ اور نفیس کپڑوں میں حج و زیارت سے انھیں منع کرتیں اور ہمیشہ اس سلسلہ میں انھیں سخت باتیں کہتی تھیں اسی طرح کافی عرصہ گزر گیا، بایں ہمہ وہ اپنی والدہ کا بہت احترام کرتے تھے ایک دن انہوں نے کہا، اے بنت شیخ! کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس معاملہ میں ہمارے درمیان عادل حکم ہوں انہوں نے انتہائی غضبناک ہو کر فرمایا تم ایسی بات کہنے والے کون ہوتے ہو، ابی الحسن نے کہا انشاء اللہ آپ عنقریب وہ چیز دیکھیں گی جو آپ کے انکار کو دور کر دیگی اور مجھے آپ کی تنہائی سے آرام پہنچائیگی، استاذ نے کہا وہ اسی رات سو گئیں تو رات کو خواب میں انہوں نے دیکھا گویا کہ وہ

مسجد نبوی کے اندر ہیں اور وہاں بہت بڑی بڑی قندیلیں روشن ہیں ان میں ایک قندیل سب سے بڑی اور سب سے زیادہ روشن خوبصورت اور حسین ہے اس نے پوچھا یہ کس کی ہے۔ انھیں کہا گیا یہ آپ کے بیٹے ابی الحسن کی ہے پس اس نے حجرہ شریف کی طرف دیکھا وہاں اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھے دیکھا کہ میں اسی فاخرۃ لباس کے ساتھ ہوں جس پر وہ تنکر کیا کرتی تھیں، انہوں نے بیان کیا میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ اسے اس مقدس مقام میں پہنتا ہے تو میں اس انکار کی وجہ سے زیارت سے محروم ہوگئی۔ میں نے کہا اتوب یارسول اللہ یارسول اللہ! میں توبہ کرتی ہوں۔ استاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس دن سے انہوں نے مجھ پر انکار نہیں کیا اور نہ ہی روگردانی کی اور اپنے بیٹے سیدی محمد الکبری کے حالات میں لکھا ہے کہ انہوں نے تمام شرعی علوم اور حکم ربانیہ اپنے والد ابی الحسن سے حاصل کئے اور کسی عالم اور عارف کے پاس انھیں نہیں بھیجا۔ آپ کی وفات ۹۵۲ھ میں ہوئی آپ کی عمر تقریباً ۴۵ سال دو ماہ تھی جیسا کہ ان کے مذکورہ بیٹے سیدی محمد الکبری نے ذکر کیا ہے۔

لیکن جو تھا درود شریف اور وہ اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد الفاتح لما اغلق والخاتم لما سبق الخ سیدی احمد الصاوی نے ورد الاردیہ کی شرح میں ذکر کیا ہے کہ اسے صلوٰۃ الفاتح کہا جاتا ہے اور یہ بھی سیدی محمد البکری کی طرف منسوب ہے، اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ جو شخص زندگی میں اسے ایک بار پڑھے گا۔ وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا بعض

سادات مغرب نے کہا ہے کہ یہ اللہ کے ایک صحیفہ میں نازل ہوا ہے۔
اور بعض نے کہا ہے کہ اسے ایک بار پڑھنا دس ہزار کے برابر ہے اور کہا گیا
ہے کہ چھ لاکھ کے برابر ہے۔ جو شخص چالیس روز تک اسے باقاعدگی سے
پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص جمعرات یا
جمعہ یا ہفتہ کی رات کو ہزار بار پڑھے گا اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
زیارت نصیب ہو گی۔ لیکن تلاوت چار رکعت کے بعد ہونی چاہیے پہلی
رکعت میں سورہ القدر، دوسری میں الزلزلہ تیسری میں الکافرون اور
چوتھی میں معوذتین پڑھے اور تلاوت کے وقت عود جلائے اگر تیری خواہش
ہو تو تجربہ کر کے دیکھ لے۔ الاستاذ السید احمد دحلان نے اپنے مجموعہ میں
ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ سیدی قطب الکامل السید الشریف الشیخ عبدالقادر
الجیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، اور کہا ہے کہ یہ وہ درود شریف ہے
جو مبتدی منتہی اور متوسط سب کے لئے مفید ہے اور بہت سے عارفین نے
اس کے اسرار و عجائب بیان کئے ہیں جن سے عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔
جو شخص روزانہ ایک سو بار باقاعدگی سے پڑھتا ہے اس کے بہت سے
حجابات کھل جاتے ہیں اور اسے وہ انوار حاصل ہوتے ہیں جس کی قدر و
منزلت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اور اس بات کی تائید کہ یہ سیدی محمد البکری
کا ہے جیسا کہ عارف صاوی نے کہا ہے کہ محدث شام الشیخ عبدالرحمن
الکزبری کبیر رحمۃ اللہ نے مع جملہ فوائد کے اسے شیخ البدیری القدسی
کی اجازت سے خاتمہ میں ذکر کیا ہے۔ اور اسے سیدی محمد البکری کیطرف

منسوب کیا ہے۔ فرمایا اور اس میں سے یعنی ان فوائد میں سے جو اُسنے اپنے مشائخ سے حاصل کیے درود شریف ہے جو استاد قطب محمد البکری کا ہے اسے بھی میں نے بعض مشائخ سے حاصل کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس کے مصنف استاذ نے کہا ہے کہ جو شخص اس درود شریف کو زندگی میں ایک بار پڑھے گا اگر وہ دوزخ میں ڈالا جائے تو وہ مجھے اللہ کے ہاں پکڑ لے اور وہ اللھم صل علی سیدنا محمد الفاتح لما اغلق والخاتم لما سبق الناصر الحق بالحق الھادی الی صراطك المستقیم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ حق قدرہ ومقدارہ العظیم ہ

شیخ عبدالرحمن الکزبری رحمۃ اللہ نے اپنے مذکورہ اجازت نامہ میں کہا ہے اور ان میں سے یعنی فوائد میں سے وہ ہے کہ اسے بھی میں نے بعض مشائخ سے حاصل کیا ہے۔ اور وہ حدیث ہے جسے ترمذی حکیم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس کلمات صبح کی ہر نماز کے بعد کہے گا اللہ تعالیٰ کفایت کرنے اور جزا دینے والا ہوگا پانچ دنیا میں پانچ آخرت میں، حسبی اللہ لدینی حسبی اللہ لما ھمنی، حسبی اللہ لمن بغی علی حسبی اللہ لمن حسدنی، حسبی اللہ لمن کادنی بسوء، حسبی اللہ عند الموت، حسبی اللہ عند المسألۃ فی القبر، حسبی اللہ عند المیزان، حسبی اللہ عند الصراط، حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت والیہ انیب۔

میرا خیال ہوا کہ میں سیدی محمد ابن ابی الحسن البکری صلوات مذکورہ کے مولف کے کچھ حالات لکھوں تاکہ اس پر واقف ہونے والے کو اس

کے ہمیشہ پڑھنے کی رغبت زیادہ ہو کیونکہ اس کی فضیلت اور جلالت قدر اس کے مؤلف کی رفعت شان اور علو مرتبہ سے معلوم کی جاتی ہے۔

امام شعرانی رضی اللہ عنہ نے اپنی بہت سی کتابوں میں بڑے اچھے اوصاف اور بلیغ عبارات سے ان کا ذکر کیا ہے۔ غیر مطبوعہ طبقات میں انھوں نے کہا ہے وہ شیخ کامل۔ علوم دینیہ میں راسخ المنح المحمدیہ میں کامل ابن کامل سیدی محمد البکری رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ کی شہرت ان کی تعریف سے بے نیاز کر دیتی ہے اور اس شخص کے حق میں انسان کیا کہہ سکتا ہے۔ جس پہ اللہ نے علوم معارف اور اسرار کی بے انتہا بارشش کی ہو، جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے اہل زمانہ میں سے کسی کے لئے اس قدر علوم ثابت نہیں جسقدر آپ کے لئے ہیں کیونکہ لوگوں کا اس امر پہ اتفاق ہے کہ مصر سے زیادہ کسی شہر میں اہل علم نہیں ہیں اور یہ کہ مصر میں ان جیسا کوئی عالم نہیں۔ تمام دنیا کے لوگ ان کی جلالت قدر پہ متفق ہیں۔ میں ان کے اسقدر مناقب و اوصاف جانتا ہوں جسے لوگ سن نہیں سکتے۔ ان کا اظہار ان کیلئے آخرت میں ہوگا۔ اور منن میں انہوں نے کہا ہے کہ خدا کی قسم وہ کون ہے جس نے عمر بھر میں محمد البکری جیسا کسی کو دیکھا ہو۔ یا وہ علوم و معارف جن کے متعلق وہ گفتگو کرتے ہیں کسی سے سُنے ہوں۔ صغر سنی کے باوجود عقلیں حیران رہ جاتی ہیں جو ان کے متعلق حسن اعتقاد نہیں رکھتا وہ اپنے تمام اہل زمانہ کی مدد سے محروم ہے کیونکہ یہ سیدی محمد، اپنے زمانہ میں سیدی عبدالقادر کی مانند ہیں جو اپنے مرتبہ کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔ اور اپنی کتاب، کتاب الاخلاق المتبولیہ میں عمدہ تعریف کی ہے۔ اور یہ

اپنی کتاب عقود العہد میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان سے ایک بہت بڑی کرامت نقل کی ہے۔ جو ان کے ہاتھ سے ظہور پذیر ہوئی۔ عمدۃ التحقیق کے مصنف نے کہا ہے کہ کوکب الدری میں کہا ہے کہ ان کی یعنی سیدی محمد البکری رضی اللہ عنہ کی کرامات میں سے یہ ہے کہ انہوں نے ایک سال حج کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی جب روضہ مبارک اور منبر کے درمیان بیٹھے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مخاطب فرمایا اور اسے کہا اللہ تجھے اور تیری اولاد کو برکت دے پھر کہا شیخ محمد المغربی الشاذلی رضی اللہ عنہ نفعنا بہ کاتہ نے کہا کہ آپ نے ایک سال بیت اللہ شریف کا حج کیا اور وہاں شیخ محمد البکری موجود تھے،

انہوں نے لکھا ہے کہ میں مدینہ منورہ علی ساکنہا افضل الصلوات و السلام گیا ایک روز میں نبی کریم صاحب التسلیم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کے لئے داخل ہوا تو مجھے شیخ محمد البکری رحمۃ اللہ حرم نبوی میں ملے جو درس دے رہے تھے دوران درس انہوں نے فرمایا مجھے یہ بات کہنے کا حکم دیا گیا ہے کہ قدمی ھذا علی رقبۃ کل ولی مشرقا کان او مغربا (میرے قدم ہر ولی کی گردن پر ہیں۔ خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں) مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کو قطبیت کبری کا مرتبہ عطا کیا گیا ہے۔ اور یہ ان کی زبان حال ہے۔ میں تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور پاؤں کو بوسہ دیا اور آپ سے بیعت ہوا میں نے دیکھا کہ اولیاء اللہ جو زندہ ہیں اپنے اجسام سے اور جو فوت ہو چکے ہیں اپنی ارواح سے ان پر گرے پڑتے ہیں۔

اور بہت سے علماءِ کبار نے آپکے حالات اپنی کتابوں میں کامل ترین اوصاف کے ساتھ بیان کئے ہیں جیسے شہاب الدین خفاجی نے ریحانہ میں اور علامہ مناوی نے طبقات میں، علامہ مناوی نے کہا ہے میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا اللہ کا ایک بندہ تم میں ہے تمہاری مجالس میں تمہارے سامنے ہے۔ اس کے پاس روزانہ ایک حسین فرشتہ اترتا ہے جو انھیں اچھے کاموں کا حکم دیتا اور برے کاموں سے منع کرتا ہے۔

عمدۃ التحقیق کے مصنف نے کہا ہے۔ کہ شیخنا شیخ عبدالقادر المحلی نے بالمشافہ مجھے بتایا کہ جب تجھے اللہ کے پاس کوئی حاجت ہو تو دنیا میں کسی بھی جگہ ہو تو شیخ بکری کی قبر کی طرف متوجہ ہو اور کہو اے شیخ محمد یا ابن ابی الحسن یا ابیض الوجہ یا بکری توسلت بک الی اللہ تعالیٰ فی قضاء حاجتی کذا و کذا بلاشبہ وہ حاجت پوری کی جائیگی اور یہ عمل مجرب ہے۔ آپ کی قبر مصر میں ہے آپ کی وفات ۹۹۶ھ میں ہوئی اور ولادت ۱۳ ذی الحج ۹۳۰ھ میں ہوئی جو شخص آپکے اور آپ کے اسلاف اور اولاد کے زیادہ مناقب معلوم کرنا چاہئے اسے عمدۃ التحقیق کا مطالعہ کرنا چاہئے

محمد البکری رضی اللہ عنہ کے یہ مناقب لکھنے کے بعد بیروت شہر میں اللہ تعالیٰ نے مجھے میری صالحہ پاکدامن اور عفیفہ بیوی بنت الماجد المقدام المرحوم محمد بک السحبان سے جو بیروت شہر کے رؤسا میں سے اور پرانے باشندے تھے، ایک لڑکا عطا فرمایا میں نے اس کا نام محمد، لقب

شمس الدین اور کنیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے ابوالمکارم رکھی۔ اور وہی مقصود اصلی ہیں۔ اور سیدی محمد الکبری مذکور کا نام، لقب اور کنیت رضی اللہ عنہ اور میرے مذکورہ لڑکے کی ولادت ہفتہ کی رات تیسری ساعت کے نصف میں ۲۲، ماہ ذی الحج ۱۳۰۹ھ میں چودہ ماہ یا سترہ ماہ کے حمل کے بعد ہوئی، ماہ شوال کے چوتھے جمعہ ۱۳۰۸ھ حمل قرار پایا۔ ہمیں قوی دلائل وعلامات سے اس دن وقوع حمل کا یقین ہو گیا۔ جس میں کسی قسم کا کوئی شک باقی نہ رہا اور استقرار حمل کے تقریباً چار ماہ بعد اور یہ اس میں روح کے داخل ہونے کا وقت ہے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے اس کی والدہ جو کہ صالحات وصادقات میں سے ہے میں نے اسے کبھی جھوٹ بولتے ہوئے نہیں سنا۔ نے سچا خواب دیکھا اس نے خواب میں دیکھا کہ مشرق سے سورج طلوع ہوا ہے اور ضحی کے وقت کے مطابق آسمان میں بلند ہوا پھر نیچے اترا اور اس کے پاس آیا اور اس میں داخل ہو گیا۔ اسے خواب میں متحقق ہوا کہ وہ حاملہ ہو گئی ہے۔ مجھے اس نے اس مبارک خواب کی اطلاع علی الصبح دی جس سے میں بہت خوش ہوا میرا پختہ ارادہ تھا کہ خدا جب مجھے لڑکا عنایت فرمائے گا تو میں اس کا نام محمد رکھوں گا اور اسے ناصر الدین کے لقب سے ملقب کروں گا۔ کیونکہ وہ میرے ایک دادا کا لقب ہے۔ جب مجھے یہ خواب سنایا گیا تو میں نے اس کا لقب شمس الدین رکھنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور میں نے اپنے بہت سے دوستوں کو اس کے پیدا ہونے سے پہلے خبر دی تو ماہ مکمل

ہونے کے بعد جو کہ وضع حمل کی اکثر و بیشتر مدت ہے ولادت کے آثار ظاہر ہوئے، پھر وہ آثار جاتے رہے یہاں تک کہ میری بیوی چلنے پھرنے لگی ہمیں اس سے حیرانگی ہوئی، اسی طرح وقت گزرتا رہا یہاں تک وہ مذکورہ وقت میں پیدا ہوا۔ وہ چیز جو اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ یہ مولود انشاء اللہ تعالیٰ اخیار صالحین میں سے ہوگا یہ ہے کہ اس کی والدہ سے وہ قربت جس کے نتیجے میں اس کا حمل قرار پایا میں اس شدید بیماری کی وجہ سے جس سے میری آرزوئیں کم اور اعمال دو گنے ہو گئے تھے۔ دنیا سے انتہائی زاہد اور آخرت کا انتہائی راغب تھا مجھے آرزو جاتی رہی والحمد للہ علیہ وعلی ذوالہ، اور سیدنا و مولانا الشیخ عبدالوہاب الشعرانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتابوں میں تصریح کی ہے کہ مولود اس حالت پہ ہوتا ہے۔ جس حالت میں اس کا والد نزدل نطفہ کے وقت باعتبار اخلاق ہوتا ہے۔ جس سے وہ پیدا ہوتا ہے۔ اب جبکہ موافق ہوئے اللہ لیے سیدی محمد البکری کے ساتھ نام۔ کنیت۔ لقب میں موافقت دے اور ولادت کا مہینہ ذی الحج موافق ہوا ہے۔ میں اللہ کریم وہاب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اسے علم، عمل، معارف لدنیہ اور اللہ اس کے رسول تمام صالحین کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جاہ کے طفیل موافق کرے خصوصًا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کی ذریت مبارکہ بالخصوص استاذ مذکور رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ونفعنا برکاتہ آمین اور میرا ارادہ ہے کہ میں سیدی محمد البکری مذکور کے مناقب اور حالات کسی مستقل کتاب میں

جمع کروں اور ان کے اور ان کے دادا صدیق اور آپ کے پاکیزہ خاندان رضی اللہ عنہم کے ساتھ تقرب حاصل کرنے کے لئے اسے شائع کروں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّاِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَا بَیْنَھُمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ہ

یہ صلوٰۃ اولوالعزم ہے جو شخص اسے تین بار پڑھے گا گویا اس نے کتاب دلائل الخیرات ختم کر لی اسے اس کے مولف سیدی ابی عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی الشریف الحسینی رضی اللہ عنہ سے اس کے شارحین نے نقل کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ ہ

بعض مشائخ سے سیدی احمد الصاوی نے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف چھ لاکھ درود شریف کے برابر ہے۔ اور فرمایا اسے سعادت دارین کے لئے پڑھا جاتا ہے اور اسے صلوٰۃ السعادۃ کہا جاتا ہے اور استاذ سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مجموعہ میں لکھا ہے۔ ان نہایت عمدہ فاضلہ الفاظ میں سے ایک وہ ہے جس کے بارے میں بعض عارفین نے ذکر کیا ہے کہ اس کا ثواب چھ لاکھ درود شریف کے برابر ہے جو شخص اسے ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے گا دونوں جہان کے سعادتمند لوگوں میں سے ہوگا اور اسے صلوٰۃ السعادۃ کہا جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً

بدوام ملک اللہ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ ذِی الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ فِیْ کُلِّ لَحْظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ حَادِثٍ وَّقَدِیْمٍ ہ

اس درود کو صلاۃ الرؤف الرّحیم کہا جاتا ہے۔اور یہ بزرگ ترین الفاظ سے ہے جیسا کہ سیدی احمد الصاوی نے کہا ہے اسے بکثرت پڑھنا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ ہ

سیدی احمد الصاوی نے کہا ہے کہ یہ اہل طریق کے الفاظ ہیں۔ جو صلاۃ کمالیتہ کے نام سے مشہور ہے۔اور یہ ان کے اہم وظائف میں سے ہے۔ جسے ہر نماز کے بعد دس بار پڑھا جاتا ہے اور دوسری جگہ ایک سو بار یا زیادہ، اور اس کے ثواب کی کوئی انتہا نہیں اسی لئے صوفیا نے اسے اختیار کیا ہے۔ سید محمد ابن عابدین کی کتاب میں شیخ ابی المواہب ابن الشیخ عبدالباقی الحنبلی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علامہ احمد المقری المالکی سے نقل کیا ہے کہ اس درود شریف کا ثواب چودہ ہزار درود شریف کے برابر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰہِ وَاِفْضَالِہٖ ہ

سیدی احمد الصاوی فرماتے ہیں کہ یہ صلاۃ الانعام ہے۔ یہ پڑھنے والے کے لئے دنیا و آخرت کی نعمتوں کے دروازوں میں سے ہے۔ اور اس کے ثواب کی کوئی انتہا نہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

یہ عالی قدر صلاۃ ہے۔ شیخ صاوی نے صلوات الدردیر کی شرح میں اور علامہ محمد الامیر الصغیر نے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات کو خواہ ایک ہی بار پڑھنا، اپنے اوپر لازم قرار دے گا اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی لحد میں رکھیں گے۔ اور سید احمد دحلان رحمۃ اللہ نے اپنے مجموعہ میں بڑی تفصیل سے اس کے فوائد بیان کئے ہیں۔ فرماتے ہیں

"بہت سے دوسرے عارفین نے لکھا ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات کو اس کے پڑھنے پر مداومت کرے گا خواہ ایک ہی مرتبہ ہو تو موت کے وقت اس کی روح کے سامنے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح متمثل ہو گی۔ اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی اسے لحد میں اتار رہے ہیں اور بعض عارفین نے کہا ہے کہ جو شخص اس پر ہمیشگی کرے اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اسے ہر رات دس بار پڑھے اور جمعہ کی رات کو ایک سو بار پڑھے یہاں تک کہ اسے یہ فضل

اور خیر عظیم انشاء اللہ حاصل ہو۔ اور وہ یہ ہے۔ اللّٰھم صلّ علی سیدنا محمد النبی الاُمّی الحبیب العالی القدر العظیم الجاہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم فرمایا اور ہمارے شیخ سیدی الشیخ عثمان الدمیاطی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے تھے العلی القدر اور فرماتے تھے کہ انہوں نے ایسے ہی حاصل کیا ہے اور آپ اس کے بے شمار فضائل بیان فرماتے تھے۔ اور ہر نماز کے بعد ایک بار یا تین بار اسے پڑھا کرتے تھے اور اس درود شریف میں وہ کچھ الفاظ درمیان میں بڑھاتے تھے، جن کو انہوں نے اپنے بعض مشائخ سے حاصل کیا اور بیان کرتے تھے کہ ان میں فضائل ہیں اور ان سے صلوٰۃ ہیں دعا، استغفار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود جمع ہو جاتا ہے۔ اس کی یہ کیفیت ہے جسے وہ پڑھتے تھے۔ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی الحبیب العلی القدر العظیم الجاہ واغننی بفضلک عمّن سواک وعلی آلہ وصحبہ وسلم اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک و حسن عبادتک والطف بی فیما جرت بہ المقادیر واغفرلی ولجمیع المسلمین وارحمنی وایاھم برحمتک الواسعۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ یاکریم یارحیم۔ ہر نماز کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی پڑھ کر وہ اس صلوٰۃ کو ان الفاظ میں پڑھا کرتے تھے نماز خواہ فرض ہو یا نفل سفر میں ہوں یا گھر میں انہوں نے بیان کیا کہ وہ اس سے ایسے عجائبات دیکھتے تھے جن کی قدر اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے بعض نے مذکورہ الفاظ میں بقدر عظمۃ ذاتک کا اضافہ کیا ہے اور اس کے الفاظ ہیں۔ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد النبی

الامی الحبیب العالی القدر العظیم الجاہ لبقدر عظمۃ ذاتک اور بیان
کیا گیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ ان الفاظ کے ساتھ اپنی ذات اقدس پر درود
پڑھا کرتے تھے، پس اس درود میں ان الفاظ کے ساتھ اضافہ کرنا چاہیئے
جیسے شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے تاکہ ان شاء اللہ تعالیٰ
اجر زیادہ ہو۔

الغرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف جن الفاظ کے ساتھ
بھی ہو مفید ہے اور تنویرِ قلوب اور مریدین کے اللہ کی طرف پہنچنے میں اس
سے زیادہ کوئی چیز مفید نہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف
کی ہمیشگی کرنے والے کو انوار کثیرہ حاصل ہوتے ہیں۔ اور اس
کی برکت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات نصیب ہو
جاتی ہے۔ یا اس شخص سے مل جاتا ہے جو اسے وہاں تک پہنچا دے۔
خصوصاً جب استقامت کے ساتھ ہو اور خصوصاً آخری زمانہ میں جبکہ لوگوں
پر امور خلط ملط ہیں اور مرشدین کی قلت ہے۔ جو شخص لوگوں کی ہدایت
اور ارشاد کا ارادہ رکھتا ہے۔ اسے لازم ہے کہ ہر خاص و عام کو استغفار
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا حکم دے۔

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ صَلَاةً أَنْتَ لَهَا
أَهْلٌ وَهُوَ لَهَا أَهْلٌ ○

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی عمدہ کیفیت ہے۔ حافظ سخاوی
نے اپنی کتاب القول البدیع میں اپنے شیخ شیوخہ الجلال ابی الطاہر

احمد المحندی الحنفی المدنی کی طرف منسوب کیا ہے۔ جو مقبول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملقب ہیں کیونکہ وہ اس کا شغل رکھتے تھے اور حافظ سیوطی نے فرمایا ہے کہ اس کا ایک مرتبہ پڑھنا گیارہ ہزار صلاۃ کے برابر ہے۔ اللہ ہمیں اس کی اور دوسروں کی توفیق عنایت فرمائے آمین۔

اسے سید محمد عابدین نے اپنی کتاب میں شیخ عبدالکریم الشرابانی حلبی کی کتاب سے نقل کیا ہے۔

أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيلَتِي

أَدْرِكْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ ه

ابن عابدین نے اسے اپنی کتاب میں اپنے شیخ سید محمد شاکر العقاد سے انہوں نے عبد صالح شیخ احمد حلبی علیہ الرحمۃ سے جو ایک ایسی شخصیت تھی جن پر نیکی کے نشانات روشن تھے، مفتی دمشق علامہ حامد قنوی عمادی علیہ الرحمۃ سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ وزراء دمشق نے ارادہ کیا کہ وہ ان کی سخت باز پرس کریں انہوں نے یہ رات بڑی بے چینی سے گزاری اسی رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت سے مشرف ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں امن دیا اور انہیں درود شریف کے الفاظ سکھائے کہ جب وہ یہ پڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ حضور پر نور کی برکت سے تنگیاں دور فرمائے گا، اور وہ یہ اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد، سابقہ درود شریف آخر تک انہوں نے فرمایا کہ مجھے سیدی شیخ نے بتایا کہ انہیں ایک مرتبہ بڑی بے چینی ہوئی۔

تو انہوں نے اسے چلتے ہوئے دُہرایا وہ ابھی ایک سو قدم بھی نہیں چلے ہوں گے کہ اللہ نے تنگی دور فرما دی اسی طرح انہوں نے دوسری مرتبہ اُسے ایک حادثہ میں پڑھا تھوڑے ہی وقت میں اللہ نے اسے دور فرما دیا۔

ابن عابدین نے کہا میں کہتا ہوں کہ مَیں نے بھی اسے ایک فتنہ عظیم میں پڑھا جو دمشق میں واقع ہُوا۔ اسے ابھی دو سو مرتبہ بھی نہیں پڑھا تھا کہ مجھے ایک شخص نے آ کر اطلاع دی کہ فتنہ ختم ہو گیا اور اللہ میری اس بات پر گواہ ہے مجھے یہ درود شریف شیخ عبدالکریم بن شیخ احمد الشرابانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں بھی مِلا ہے لیکن وہ عدد مخصوص سے مقیّد ہے اور اس میں کچھ تبدیلی ہے اور انہوں نے اپنی کتاب میں اپنے شیخ عارف شیخ عبدالقادر بغدادی صدّیقی کے ذکر کے ضمن میں کہا ہے۔ کہ وہ تمام باتیں جن سے مجھے مشرف فرمایا ایک نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درُود شریف کا پڑھنا ہے۔ دن رات میں ایک مرتبہ تین سو بار پڑھے اور شدائد کے وقت ہزار بار پڑھے کیونکہ یہ مجرب تریاق ہے اور وہ الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا سیّدی یا رسول اللہ قلت حیلتی ادرکنی، نیز شرابانی کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے کئی کیفیّت شریفہ سُنی ہے۔ وہ منہ کی بدبو جو بودار چیزیں وغیرہ کھانے سے ہو جاتی ہے کو زائل کرنے کی دوا ہے۔ اور وہ یہ ہے، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِرِ۔ اور انہوں نے مجھے بتایا کہ شرط یہ ہے کہ ایک ہی سانس میں گیارہ بار پڑھے۔ یہ اس نے اور دوسروں نے کئی مرتبہ آزمایا ہے۔ اور یہ طلوعِ سحر کی مانند سچّا ثابت ہُوا۔

حَاوِي التَّفْصِيلِ الصِّفَاتِيّ الْفُرْقَانِيّ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الصُّوْرَةِ الْمُقَدَّسَةِ الْمُنَزَّلَةِ مِنْ سَمَاءِ قُدُسِ
غَيْبِ الْهُوِيَّةِ الْبَاطِنَةِ الْفَاتِحَةِ بِمِفْتَاحِهَا الْاِلٰهِيّ لِاَبْوَابِ
الْوُجُوْدِ الْقَائِمِ بِهَا مِنْ مَطْلَعِ ظُهُوْرِهَا الْقَدِيْمِ ٥ اِلٰى اِسْتِوَاءِ
اِظْهَارِهَا لِلْكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى حَقِيْقَةِ
الصَّلَوَاتِ وَرُوْحِ الْكَلِمَاتِ قِوَامِ الْمَعَانِيْ الذَّاتِيَّاتِ وَ
حَقِيْقَةِ الْحُرُوْفِ الْقُدُسِيَّاتِ وَصُوَرِ الْحَقَائِقِ الْفُرْقَانِيَّةِ
التَّفْصِيْلِيَّاتِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَاحِبِ
الْجَمْعِيَّةِ الْبَرْزَخِيَّةِ الْكَاشِفَةِ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ الْهَادِيَةِ
بِهَا اِلَيْهَا هِدَايَةً قُدُسِيَّةً لِكُلِّ قَلْبٍ مُنِيْبٍ اِلٰى صِرَاطِهَا
الرَّبَّانِيِّ الْمُسْتَقِيْمِ فِي الْحَضْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُوْصِلِ الْاَرْوَاحِ بَعْدَ عَدَمِهَا اِلٰى نِهَايَاتِ
نِمَايَاتِ الْوُجُوْدِ وَالنُّوْرِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَاسِطَةِ الْاَرْوَاحِ الْاَزَلِيَّةِ فِي الْمَدَارِجِ الظُّهُوْرِيَّةِ ٥ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْحَسَنَاتِ الْقُدُسِيَّةِ الْحَاذِمَةِ
لِلرُّوْحِ الْمَعْنَوِيَّةِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ
الْوُجُوْدِيَّةِ الذَّاهِبَةِ بِظُلُمَاتِ الطَّبَائِعِ الْحِسِّيَّةِ وَالْمَعْنَوِيَّةِ ٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُسْتَقَرِّ بُزُوْرِ الْمَعَانِي الرَّحْمَانِيَّةِ
مِنْهَا خَرَجَتِ الْخُلَّةُ الْاِبْرَاهِيْمِيَّةُ وَمِنْهَا حَصَلَ النِّدَاءُ بِالْمَعَانِيْ

الْقُدْسِيَّةِ لِلْحَقِيْقَةِ الْمُوْسَوِيَّةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ جَعَلْتَ وُجُوْدَكَ الْبَاقِيْ عِوَضًا عَنْ وُجُوْدِهٖ
الْفَانِيْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اَصْحَابِهٖ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۝

علامہ ابن عابدین نے اپنی کتاب میں سید عبداللہ سقاف رحمۃ اللہ علیہ کا
درود ذکر کیا ہے۔ اس کا عنوان انہوں نے یہ رکھا۔ "حزب سیدی الولی الشہیر
والقطب الکبیر عمدۃ المطلعین وراس المکاشفین السید عبداللہ ابن السید علی باحسین
السقاف" پھر اس درود کو درج کیا ہے۔ اور اس کے بعد صلاۃ مشیشیہ ذکر کی
ہے اور آخر میں بیان کیا میں کہتا ہوں کہ اسے سیدی جو السید محمد شاکر العقاد
کے شیخ ہیں نے امام عارف، ولی کبیر اور عالی قدر شہیر الحسیب النسیب
بهجة النفوس، تاج العروس سیدی عبدالرحمٰن بن مصطفیٰ العیدروس کے
سامنے پڑھا اور انھیں اسے پڑھنے کی اجازت فرمائی اسی طرح انہوں نے
استاذ مذکور کے سامنے وہ صلاۃ جو سیدی عبداللہ سقاف سابقہ صلاۃ
کے مولف کی طرف منسوب ہے۔ پڑھی اور انہوں نے انھیں اجازت
فرمائی پھر ابن عابدین نے مذکورہ صلاۃ کا ذکر کیا اور آخر میں کہتے ہیں کہ
میں نے ایک مجموعہ میں دیکھا ہے۔ کہ اس کا نام صلوات الختام علی النبی
الختام ہے اور اس کے مولف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس شخص کے لئے جو اسے پڑھے یا اس کی طرف دیکھے حسن خاتمہ
اور شفاعۃ کبریٰ کی ضمانت دی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے۔ کہ اے عبداللہ یہ تیرے لئے تیری تالیف پر انعام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاتِكَ الْقَدِيْمَةَ الْاَزَلِيَّةَ الدَّائِمَةَ الْبَاقِيَةَ الْاَبَدِيَّةَ ہ الَّتِیْ صَلَّيْتَهَا فِیْ حَضْرَةِ عِلْمِكَ الْقَدِيْمِ الَّذِیْ اَنْزَلْتَهٗ بِمَلَائِكَتِكَ فِیْ حَضْرَةِ كَلَامِكَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ فَقُلْتَ بِاللِّسَانِ الْمُحَمَّدِيِّ الرَّحِيْمِ ہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ وَخَاطَبْتَنَا بِهَا مَعَ السَّلَامِ ہ تَتْمِيْمًا لِلْاِكْرَامِ مِنْكَ لَنَا وَ الْاِنْعَامِ ہ فَقُلْتَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ہ فَقُلْتُ امْتِثَالًا لِاَمْرِكَ ہ وَرَغْبَةً فِيْمَا عِنْدَكَ مِنْ اَجْرِكَ ہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ہ صَلَاتًا دَائِمَةً بَاقِيَةً اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ہ حَتّٰى نَجِدَهَا وِقَايَةً لَنَا مِنْ نَارِ الْجَحِيْمِ ہ وَمُوَصِّلَةً لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى دَارِ النَّعِيْمِ وَرُؤْيَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ يَا عَظِيْمُ ہ

یہ درود شریف سیدنا و مولانا بحر المعارف الالہیۃ وحبر الدیار الشامیہ الولی الکبیر والمحقق النحریر الاستاذ الاعظم والملاذ الافخم الشیخ عبد الغنی النابلسی رضی اللہ عنہ نفعنا ببرکاتہ کا ہے، انہوں نے شیخ اکبر سیدی محی الدین ابن عربی کی صلاۃ جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ کی شرح کو اس درود شریف کے ساتھ ختم کیا ہے۔ اور وہ ان صلوات میں سے سینتیسواں درود شریف ہے۔ شرح مذکور کے آخر میں اس طرح تصریح فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس ایک شریف اور لطیف درود شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ ہمیں خاص حالت میں عطا فرمایا، شیخنا و مولانا محی الدین ابن عربی اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں

کو ان کے علوم کے اسرار اور تجلیات الٰہیہ کے انوار سے منور کرے ممکن ہے کہ قبولیت کی ہوائیں ہم پر چلیں اور وصول کی خوشبو سے ہمیں معطر کر دیں۔ اور وہ ہمارا قول و ذکر ہوا ہے۔ مرادی نے اپنی تاریخ سلک الدرر میں ان کے حالات میں لکھا ہے، وہ استاذ الاساتذہ، سردار کل، ولی عارف، عوارف و معارف کے چشمے، یکتا و بے مثل امام، علامہ، بحر الکبیر، حبر الشہیر، شیخ الاسلام، صدر الائمہ الاعلام وغیرہ بہت سے القاب سے یاد کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ وہ ایسی کتابوں کے مولف ہیں۔ جو مشرق و مغرب میں مشہور اور عربی و عجمی لوگ انھیں حاصل کرتے ہیں، وہ عمدہ اخلاق اور پسندیدہ اوصاف کے مالک ہیں۔ قطب الاقطاب ہیں۔ صدیاں گزرنے کے باوجود آپ کا ہم مثل پیدا نہیں ہوا۔ وہ عارف ربانی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قربت اور جنت کے مقام اعلیٰ پر فائز ہیں۔ نیز کرامات ظاہرہ اور مکاشفات باہرہ کے مالک ہیں۔

ھیہات لایاتی الزمان بمثلہ ٭ ان الزمان بمثلہ لبخیل

افسوس زمانہ نے ان جیسا کوئی شخص پیدا نہیں کیا۔ زمانہ ان کی مثل لانے میں بخیل ہے۔ بہر حال وہ ایسی شخصیت ہیں جن کے فضائل کو عبارت احاطہ نہیں کر سکتی۔ اور ان کی صفات اور فضائل اشاروں میں نہیں سما سکتے۔ ضخیم سے ضخیم کتاب بھی ان کی مدح و ثنا میں مختصر ہے۔ ان کے فضائل اگرچہ کثیر ہوں اور اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے ہوں کم ہیں۔ آپ دمشق میں پانچ ذی الحج ۱۰۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ پھر مرادی ان کی پرورش،

مشائخ اور تصانیف کا ذکر کرنے اور فضائل و مناقب بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ ان کے فضائل کا احاطہ کسی بیان میں ممکن نہیں۔ اور ان سے صفحات کے پیٹ پر ہو جاتے ہیں۔ وہ استاذ اعظم، مضبوط جائے پناہ، عارف کامل، عالم اور بہت بڑے عامل ہیں، قطب ربانی، غوث صمدانی جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو علوم و ارشاد کے آفتاب چمک اٹھے اور ان مخفیات کو ظاہر فرمایا جو افہام سے بلند تھے اور ہر مجہول چیز معلوم ہو گئی۔ مجھے کہنے کی اجازت دیں کہ میری اس تاریخ نے کمال فخر کو حاصل کر لیا ہے جبکہ یہ اس امام کامل و اکمل شخصیت کے حالات پر مشتمل ہے۔ وہ جسے زمانہ نے منتخب کیا اور زمانہ نے حضرات کی زیارت دی وہ اس سے بلند تر ہیں کہ ان کے حالات لکھے جائیں، بلحاظ علم کے بھی اور بلحاظ ولایت و زہد۔ شہرت اور روایت کے بھی اور انہوں نے ذکر کیا ہے کہ ان کی وفات تیرہ شعبان ۱۱۴۳ھ میں ہوئی۔

شیخ محمد البدیری رحمۃ اللہ کی طرف منسوب ہے،

أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ الرَّسُوْلِ الْكَامِلِ الرَّحْمَةِ الشَّامِلِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَحْبَابِهٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰهِ بِدَوَامِ اللّٰهِ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ يَارَبَّنَا رِضَاءً وَلِحَقِّهٖ أَدَاءً وَأَسْأَلُكَ بِهٖ مِنَ الرَّفِيْقِ أَحْسَنَهٗ وَمِنَ الطَّرِيْقِ أَسْهَلَهٗ وَمِنَ الْعِلْمِ أَنْفَعَهٗ وَمِنَ الْعَمَلِ أَصْلَحَهٗ وَمِنَ الْمَكَانِ أَفْسَحَهٗ وَمِنَ الْعَيْشِ أَرْغَدَهٗ وَمِنَ الرِّزْقِ

أَطْيَبُهُ وَأَوْسَعُهُ ٥

یہ درود شریف مجھے ایک مجموعہ سے ملا ہے جو استاذ علامہ عارف باللہ شیخ محمد البدیری الدمیاطی (جو کہ ابن میت کے نام مشہور ہیں) کی طرف منسوب ہے، اس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ اس درود شریف پر قائم رہنے والے کے متعلق خواہ دن میں سات مرتبہ ہی پڑھے اللہ سے سعادت دارین اور رفع درجات کی امید رکھتا ہوں، اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے۔ ان کی جلالت قدر کے لئے یہی کافی ہے کہ ان کے شاگردوں میں سے عارف کبیر مشہور ولی سید مصطفیٰ البکری الصدیقی رحمہ اللہ ہیں۔

شیخ محمد البدیری الدمیاطی رحمۃ اللہ علیہ | ابوالفضل خلیل آفندی مرادی رحمہ اللہ اپنی تاریخ سلک الدرر میں جو بارہویں صدی کے اعیان میں سے ہیں۔ سید مصطفیٰ البکری کے حالات میں لکھتے ہیں۔ کہ وہ قطب عارف سیدی السید احمد البدوی قدس سرہ کی زیارت کو گئے۔ وہاں سے دمیاط ان کا جانا ہوا تو جامع اکبر میں قیام کیا۔ شیخ شمس محمد البدیری سے فیوض و برکات حاصل کئے، جو ابن میت کے ساتھ مشہور ہیں اور انہی سے صحاح ستہ پڑھیں اور مسلسل بالاولیۃ اور مصافحہ اور انا احبک کے الفاظ کیساتھ انکی تمام مرویات ومؤلفات کی اجازت پائی۔

أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ٥

اس درود شریف کو شیخ عارف محمد حقی آفندی النازلی نے خزینۃ الاسرار

میں بیان کیا ہے کہ اور تحریر فرمایا ہے میرے شیخ مصطفی الھندی نے مدینہ منورہ میں مدرسہ محمودیہ میں ۱۲۶۱ھ میں اپنی سندات کے ذکر کے ساتھ اجازت دی، میں نے ان سے بعض علوم کی خصوصیات اور اذکار کے متعلق پوچھا تاکہ علم کا انکشاف، اللہ تعالیٰ کا تقرب اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وصال حاصل ہو۔ پس آپ نے مجھے آیۃ الکرسی اور یہ مذکورہ درود شریف سکھایا، اور فرمایا جب تو اس پہ مداومت کرے گا تو بہت سے علوم واسرار کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کرے گا۔ یہاں تک کہ تم روحانی طور پر تربیت محمدیہ میں ہو گے اور فرمایا یہ مجرب ہے، فلاں فلاں نے اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت سے دوستوں کا ذکر کیا اور فرمایا اے میرے بیٹے مشرق و مغرب میں کہیں بھی جاؤ اگر قبہ خضراء تیری آنکھوں سے غائب ہو جائے تو میں میدان میں ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبہ جو قبر شریف کے اوپر ہے۔ پھر میں نے ان کے ہاتھ چومے اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی چنانچہ میں نے اس صلاۃ کو شروع رات میں سو بار پڑھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی، آپ نے فرمایا تیرے، تیرے والدین اور بھائیوں کے لئے شفاعت ہے، اللہ مجھے اور تمہیں آپ کی بشارت کی توفیق فرمائے پھر میں نے اللہ کی قدرت سے جس طرح شیخ رحمہ اللہ نے ذکر کیا تھا پایا، پھر میں نے اپنے بہت سے دوستوں کو اس درود شریف کے متعلق بتایا میں نے دیکھا کہ جس شخص نے بھی اس پر مداومت کی ایسے اسرار عجیبہ حاصل

کئے کہ ان جیسے میں نے حاصل نہیں کئے تھے، اس میں بہت سے اسرار ہیں۔ تجھے یہ اشارہ کافی ہے۔

علامہ سید احمد دحلان نے اپنے اس مجموعہ میں جس میں انہوں نے نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام درود شریف جمع کئے ہیں اور وہ الفاظ مجربہ جن سے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے، یہ الفاظ ہیں، اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد الجامع لاسرارک والدال علیک وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ ہر روز ایک ہزار بار پڑھے انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ زیارت خواب میں ہوگی۔ یا بیداری میں اور ظاہر یہ ہے کہ خواب میں ہوگی۔

مشہور ولی سیدی شیخ محمد اسماعیل حقی رحمۃ اللہ نے تفسیر روح البیان میں سورہ نجم کی تفسیر میں امام سہیلی سے روض الانف سے لکھا ہے۔ کہ جس شخص نے ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور کوئی مکروہ بات نہیں تھی تو وہ ہمیشہ عمدہ حال میں رہے گا اور اگر ویران جگہ میں دیکھا تو وہ سرسبز ہو جائیگی اور اگر مظلوم قوم کی سرزمین میں دیکھا۔ تو ان کی مدد کی جائیگی۔ اور جس شخص نے سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اگر وہ مغموم تھا اس کا غم جاتا رہے گا اگر مقروض تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کو ادا فرمائے گا اور اگر مغلوب تھا تو اس کی مدد کی جائیگی اور اگر غائب تھا تو گھر صحیح وسالم لوٹ آئیگا۔ اور اگر تنگدست تھا تو اللہ اس کے رزق میں کشادگی عطا فرمائے گا۔ اور اگر مریض تھا تو اللہ اسے شفا

دے گا۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ حَبِیْبِكَ الْاَکْرَمِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفْسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ہ

یہ تفریجیہ درود شریف ہے۔ اسے شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی خزینۃ الاسرار میں امام قرطبی سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص روزانہ اکتالیس یا ایک سو یا زیادہ بار اس کی مداومت کرے گا اللہ اس کے غم واندوہ، دکھ اور بے چینی دور فرمائے گا۔ اور اس کے معاملہ کو آسان کر دے گا اس کے سینہ کو منور کرے گا اس کا مرتبہ بلند، حالت اچھی، رزق کشادہ اور اس پر حسنات وخیرات کے دروازے کھول دے گا۔ اور اس کی بات کو سلطنتوں میں نافذ کرے گا زمانہ کے حوادث سے اسے محفوظ رکھے گا۔ بھوک اور فقر کی ہلاکتوں سے بچائے گا۔ اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے گا۔ اور وہ خدا تعالیٰ سے جو دعا مانگے گا وہ قبول ہو گی۔ یہ فوائد اسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں جبکہ اس پر مداومت کی جائے۔ یہ صلاۃ اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اس کا ذکر خزانوں کی کنجی ہے۔ اللہ اسی پر انھیں کھولتا ہے جو اس پر مداومت کرے گا۔ اور اسی کتاب میں انہوں نے ایک اور جگہ لکھا ہے کہ مجربہ صلوات میں سے صلوٰۃ تفریجیہ قرطبیہ ہے۔ اور

مغاربہ کے ہاں اسے الصلوٰۃ التامہ کہتے ہیں ، کیونکہ جب وہ مطلوب کو حاصل کرنا
چاہتے ہیں یا شر کو دور کرنا چاہتے ہیں تو وہ ایک مجلس میں جمع ہو جاتے ہیں ،
اور وہ اسے چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھتے ہیں۔ پس وہ جلد اپنا مطلوب
حاصل کر لیتے ہیں اور اسے اہل اسرار کے نزدیک مفتاح الکنز المحیط النیل مراد
العبید ، کہا جاتا ہے اور وہ یہ ہے ، اللّٰھم صل صلاۃ کاملۃ وسلم سلاماً تاماً علی
سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم الخ اسی طرح مجھے میرے شیخ محمد السنوسی نے
جبل ابی قبیس میں اجازت دی۔ پھر شیخ مغربی نے پھر شیخ السید زین مکی
رضی اللہ عنہم نے اور سنوسی نے "فی کل لمحۃ و نفس بعدد کل معلوم
لک" کا اضافہ کیا ہے اور فرمایا جو شخص روزانہ ایک مجلس میں گیارہ بار پڑھے
گا گویا اس پر رزق آسمان سے اتر رہا ہے اور زمین سے اگتا ہے۔ اور
امام دنیوری رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ جو شخص اس صلاۃ کو ہر نماز کے بعد روزانہ
گیارہ بار پڑھے گا اور اسے اپنا وظیفہ بنائے گا تو اس کا رزق منقطع نہیں ہوگا
وہ بلند مراتب اور بے انداز دولت حاصل کرے گا۔ اور جو شخص روزانہ صبح
کی نماز کے بعد اکتالیس بار پڑھے گا تو وہ بھی اپنی مراد حاصل کرے گا۔ اور
جو روزانہ سو بار پڑھنے پر مداومت کرے گا وہ اپنے مطلوب کو حاصل کریگا
۔ اور اپنی غرض خواہش و ارادہ سے زیادہ حاصل کرے گا۔ اور جو شخص روزانہ رسولوں
کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ بار پڑھے گا اس پر اسرار منکشف ہونگے ، وہ جس
چیز کو دیکھنا چاہیگا دیکھ لے گا۔ اور جو شخص روزانہ ایک ہزار بار پڑھے گا۔
اس کے لئے وہ کچھ ہے جس کی کوئی توصیف بیان نہیں کر سکتا نہ کسی آنکھ

نے دیکھا نہ کسی کان سے سنا اور نہ کسی کے دل پر اس کا خیال گزرا۔

امام قرطبی نے کہا ہے جو شخص کسی اہم عظیم کام کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یا مستحکم مصیبت کو دور کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ یہ صلاۃ تفریجیۃ ۴۴۴۴ بار پڑھے۔ اور اس کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صاحب خلق عظیم کا وسیلہ حاصل کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی مراد اور مطلوب کو اس کی حسب منشا پورا فرمادیں گے اور ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح اس کے خواص بیان کئے ہیں۔ کیونکہ وہ تاثیر کے سبب میں اکسیر ہے۔ انتہی) یہ تمام عبارت خزینۃ الاسرار سے ہے۔

احمد بن ادریس قدس سرہ کا درود شریف،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ مَلَاءَ اَرْكَانَ عَرْشِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَقَامَتْ بِهٖ عَوَالِمُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِی الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ وَعَلٰی اٰلِ نَبِیِّ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ تَعْظِيْمًا لِحَقِّكَ يَا مَوْلَانَا يَا مُحَمَّدُ يَا ذَا الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاجْمَعْ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ كَمَا جَمَعْتَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالنَّفْسِ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا يَقْظَةً وَّ مَنَامًا وَاجْعَلْهُ يَا رَبِّ رُوْحًا لِذَاتِیْ مِنْ جَمِيْعِ الْوُجُوْهِ فِی الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ يَا عَظِيْمُ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى طَامَّةِ الْحَقَائِقِ الْكُبْرٰى ۰ سِرِّ الْخَلْوَةِ الْاِلٰهِيَّةِ
لَيْلَةَ الْاِسْرَاء ۰ تَاجِ الْمَمْلَكَةِ الْاِلٰهِيَّةِ ۰ يَنْبُوْعِ الْحَقَائِقِ
الْوُجُوْدِيَّةِ ۰ بَصَرِ الْوُجُوْدِ وَسِرِّ بَصِيْرَةِ الشُّهُوْدِ حَقِّ الْحَقِيْقَةِ
الْعَيْنِيَّةِ ۰ وَهُوِيَّةِ الْمَشَاهِدِ الْغَيْبِيَّةِ ۰ تَفْصِيْلِ الْاِجْمَالِ
الْكُلِّيِّ ۰ اَلْاٰيَةِ الْكُبْرٰى فِى التَّجَلِّىْ وَالتَّدَلِّىْ ۰ نَفْسِ
الْاَنْفَاسِ الرُّوْحِيَّةِ ۰ كُلِّيَّةِ الْاَجْسَامِ الصُّوْرِيَّةِ ۰ عَرْشِ الْعُرُوْشِ
الذَّاتِيَّةِ ۰ صُوْرَةِ الْكَمَالَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ ۰ لَوْحِ مَحْفُوْظِ
عِلْمِكَ الْمَخْزُوْنِ ۰ وَسِرِّ كِتَابِكَ الْمَكْنُوْنِ ۰ اَلَّذِىْ لَايَمَسُّهٗ
اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۰ يَا فَاتِحَةَ الْمَوْجُوْدَاتِ ۰ يَا جَامِعَ بَحْرِى
الْحَقَائِقِ الْاَزَلِيَّاتِ وَالْاَبَدِيَّاتِ ۰ يَا عَيْنَ جَمَالِ الْاِخْتِرَاعَاتِ
وَالْاِنْفِعَالَاتِ ۰ يَا نُقْطَةَ مَرْكَزِ جَمِيْعِ التَّجَلِّيَاتِ ۰ يَا عَيْنَ
حَيَاةِ الْحُسْنِ الَّذِىْ طَارَتْ مِنْهُ رَشَاشَاتٌ ۰ فَاقْتَسَمَتْهَا بِحُكْمِ
الْمَشِيَّةِ الْاِلٰهِيَّةِ جَمِيْعُ الْمُبْدَعَاتِ ۰ يَا مَعْنٰى كِتَابِ الْحُسْنِ
الْمُطْلَقِ الَّذِىْ اُعْتُكِفَتْ فِىْ حَضْرَتِهٖ جَمِيْعُ الْمَحَاسِنِ لِتَقْرَءَ
حُرُوْفَ حُسْنِهِ الْمُقَيَّدَاتِ ۰ يَا مَنْ اَرْخَتْ حَقَائِقُ الْكَمَالِ
كُلُّهَا بُرْقُعَ الْحِجَابِ دُوْنَ الْخَلْقِ وَاَجْمَعَتْ اَنْ لَاتَنْظُرَ
لِغَيْرِهٖ اِلَّا بِهٖ مِنْ جَمِيْعِ الْمُكَوَّنَاتِ ۰ يَا مَصَبَّ يَنَابِيْعِ
ثَجَاجِ الْاَنْوَارِ السُّبْحَانِيَّاتِ الشَّعْشَعَانِيَّاتِ ۰ يَا مَنْ
تَعَشَّقَتْ بِكَمَالِهٖ جَمِيْعُ الْمَحَاسِنِ الْاِلٰهِيَّاتِ ۰ يَا يَاقُوْتَةَ

الْاَزَلِ يَا مَغْنَاطِيسَ الْكَمَالَاتِ ۝ قَدْ اَيِسَتِ الْعُقُوْلُ وَالْفُهُوْمُ وَالْاَلْسُنُ وَجَمِيْعُ الْاِدْرَاكَاتِ ۝ اَنْ تَقْرَأَ اُقُوْمَ مَسْطُوْرِ كُنْهِيَاتِكَ الْمُحَمَّدِيَّةِ اَوْ تَصِلَ اِلٰى حَقِيْقَةِ مَكْنُوْنَاتِ عُلُوْمِكَ اللَّدُنِّيَاتِ ۝ وَكَيْفَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنْ لَوْحٍ مَحْفُوْظِ كُنْهِكَ قَرَأَ الْمُقَرَّبُوْنَ كُلُّهُمْ حَقِيْقَةَ التَّجَلِّيَاتِ ۝ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْبَرَايَا يَا مَنْ لَوْلَاهُوَ لَمْ تَظْهَرْ لِلْعَالَمِ عَيْنٌ مِنَ الْخَفِيَّاتِ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نُوْرِكَ اللَّامِعِ ۝ وَمَظْهَرِ سِرِّكَ الْهَامِعِ ۝ الَّذِيْ طَرَّزْتَ بِجَمَالِهِ الْاَكْوَانَ ۝ وَزَيَّنْتَ بِبَهْجَةِ جَلَالِهِ الْاَوَانَ ۝ الَّذِيْ فَتَحْتَ ظُهُوْرَ الْعَالَمِ مِنْ نُوْرِ حَقِيْقَتِهٖ ۝ وَخَتَمْتَ كَمَالَهٗ بِاَسْرَارِ نُبُوَّتِهٖ فَظَهَرَتْ صُوَرُ الْحُسْنِ مِنْ فَيْضِهٖ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمِهٖ ۝ وَلَوْلَا هُوَ مَا ظَهَرَتْ لِصُوْرَةٍ عَيْنٌ مِنَ الْعَدَمِ الرَّهِيْمِهٖ ۝ الَّذِيْ مَا اسْتَغَاثَكَ بِهٖ جَائِعٌ اِلَّا شَبِعَ وَلَا ظَمْاٰنٌ اِلَّا رَوِيَ وَلَا خَائِفٌ اِلَّا اَمِنَ وَلَا لَهْفَانٌ اِلَّا اُغِيْثَ وَاِنِّيْ لَهْفَانٌ مُسْتَغِيْثُكَ اَسْتَمْطِرُ رَحْمَتَكَ الْوَاسِعَةَ مِنْ خَزَائِنِ جُوْدِكَ فَاَغِثْنِيْ يَا رَحْمٰنُ يَا مَنْ اِذَا نَظَرَ بِعَيْنِ حِلْمِهٖ وَ عَفْوِهٖ لَمْ يَظْهَرْ فِيْ جَنْبِ كِبْرِيَاءِ حِلْمِهٖ وَعَظْمَةِ عَفْوِهٖ ذَنْبٌ

اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ وَتَجَاوَزْ عَنِّي يَا كَرِيْمُ ٥

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَيْنِ بَحْرِ الْحَقَائِقِ الْوُجُوْدِيَّةِ الْمُطْلَقَةِ اللَّاهُوْتِيَّةِ ٥ وَمَنْبَعِ الرَّقَائِقِ اللَّطِيْفَةِ الْمُقَيَّدَةِ النَّاسُوْتِيَّةِ صُوْرَةِ الْجَمَالِ ٥ وَمَطْلَعِ الْجَمَالِ مَجْلَى الْاُلُوْهِيَّةِ ٥ وَسِرِّ اِطْلَاقِ الْاَحَدِيَّةِ ٥ عَرْشِ اسْتِوَاءِ الذَّاتِ ٥ وَجْهِ مَحَاسِنِ الصِّفَاتِ ٥ مُزِيْلِ بُرْقُعِ حِجَابِ ظُلُمَاتِ اللَّبْسِ بِطَلْعَةِ شَمْسِ حَقَائِقِ كُنْهِ ذَاتِهِ الْاَنْفَسِ ٥ عَنْ وَجْهِ تَجَلِّيَاتِ الْكَمَالِ الْاِلٰهِيِّ الْاَقْدَسِ كِتَابِ مَسْطُوْرٍ جَمْعِ اَحَدِيَّةِ الذَّاتِ الْحَقِّ ٥ فِيْ رَقٍّ مَنْشُوْرٍ تَجَلِّيَاتِ الشُّؤُوْنِ الْاِلٰهِيَّةِ الْمُسَمّٰى كَثْرَةُ صُوَرِهَا بِالْخَلْقِ ٥ جَانِبِ طُوْرِ الْحَقَائِقِ الرُّوْحِيَّةِ الْاَيْمَنِ الْمُتَكَلِّمِ مِنْهُ مُوْسَى النَّفْسِ ٥ بِاَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فِيْ حَضْرَةِ الْقُدْسِ ٥ يَا كَامِلَ الذَّاتِ يَا جَمِيْلَ الصِّفَاتِ يَا مُنْتَهَى الْغَايَاتِ يَا نُوْرَ الْحَقِّ يَا سِرَاجَ الْعَوَالِمِ يَا مُحَمَّدُ يَا اَحْمَدُ يَا اَبَا الْقَاسِمِ جَلَّ كَمَالُكَ اَنْ يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانٌ وَعَزَّ جَمَالُكَ اَنْ يَكُوْنَ مُدْرَكًا لِلْاِنْسَانِ ٥ وَتَعَاظَمَ جَلَالُكَ اَنْ يَخْطُرَ فِيْ جَنَانٍ ٥ صَلَّى اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَجْلَى الْكَمَالَاتِ الْاِلٰهِيَّةِ الْاَعْظَمِ ٥

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سُلْطَانِ حَضَرَاتِ الذَّاتِ ۞ مَالِكِ اَزِمَّةِ تَجَلِّيَاتِ
الصِّفَاتِ قُطْبِ رَحٰى عَوَالِمِ الْاُلُوْهِيَّةِ ۞ كَثِيْبِ الرُّؤْيَةِ يَوْمَ
الزُّوْرِ الْاَعْظَمِ فِيْ مَشَاهِدِ لِكَ الْجَنَانِيَّةِ ۞ جِبَالِ مَوْجِ بِحَارِ
اَحَدِيَّةِ الذَّاتِ ۞ طِلَّسْمِ كُنُوْزِ الْمَعَارِفِ الْاِلٰهِيَّاتِ ۞ سِدْرَةِ
الْمُنْتَهٰى الْاِحَاطِيَّاتِ الْخُلُقِيَّاتِ الصِّفَاتِيَّاتِ بَيْتِ مَعْمُوْرِ
التَّجَلِّيَاتِ الْكُنْهِيَّاتِ الذَّاتِيَّاتِ ۞ سَقْفِ مَرْفُوْعِ الْكَمَالَاتِ
الْاَسْمَائِيَّةِ بَحْرِ مَسْجُوْرِ الْعُلُوْمِ اللَّدُنِّيَّاتِ ۞ حَوْضِ الْاُلُوْهِيَّةِ
الْاَعْظَمِ الْمُمِدِّ لِبِحَارِ اَمْوَاجِ صُوَرِ الْكَوْنِ الظَّاهِرَةِ
مِنْ فُيُوْضِ الْحَقَائِقِ اَنْفَاسِهٖ قَلَمِ الْقُدْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ
الْعُظْمَوِيَّةِ الْكَاتِبِ فِيْ لَوْحِ نَفْسِهٖ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ
مِنْ مَحَاسِنِ مُبْدَعَاتِ الْعَالَمِ وَتَقَلُّبَاتِهٖ وَجَمَالِ كُلِّ صُوْرَةٍ
اِلٰهِيَّةٍ وَسِرِّ حَقِيْقَتِهَا غَيْبًا وَّشَهَادَةً ۞ وَجَلَالِ كُلِّ مَعْنًى
كَمَالِيٍّ بَدْاً وَّاِعَادَةً ۞ لِسَانِ الْعِلْمِ الْاِلٰهِيِّ الْمُطْلَقِ
التَّالِيْ الْقُرْاٰنِ حَقَائِقِ حُسْنِ ذَاتِهٖ ۞ مِنْ كِتَابٍ مَكْنُوْنٍ
غَيْبِ كُنْهِ صِفَاتِهٖ ۞ جَمْعِ الْجَمْعِ وَفَرْقِ الْفَرْقِ مِنْ
حَيْثُ لَا جَمْعَ وَلَا فَرْقَ لَا لِسَانَ لِمَخْلُوْقٍ يَبْلُغُ الثَّنَاءَ
عَلَيْكَ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا يَا مُحَمَّدُ عَلَيْكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ عَدَدَ الْاَعْدَا

كُلِّهَا مِنْ حَيْثُ انْتِهَاءُ هَا فِي عِلْمِكَ وَمِنْ حَيْثُ لَا
اَعْدَادَ مِنْ حَيْثُ اِحَاطَتِكَ بِمَا تَعْلَمُ لِنَفْسِكَ مِنْ غَيْرِ
انْتِهَاءٍ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ٥

یہ چھ درود شریف سیدی عارف کبیر، مشہور ولی بحر الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ سیدی احمد بن ادریس صاحب طریقۃ الادریسیہ جو طریقہ شاذلیہ کی شاخ ہے۔ مرشد کامل سیدی ابراہیم الرشید کے شیخ ان کے بزرگ ترین خلفا میں سے ہیں اور اس طریقہ کو پھیلانے میں سب سے زیادہ، پہلا درود شریف تو یہ ہے۔ اللّٰھم انی اسئلک بنور وجہ اللہ العظیم الخ اسے ایک مرتبہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ سیدی احمد بن ادریس نے حاصل کیا اور دوسری مرتبہ حضرت خضر علیہ السلام کے واسطہ سے حاصل کیا، شیخ کامل عالم، عامل سیدی شیخ اسماعیل التواب مکہ مکرمہ میں مقیم سے اپنے شیخ برکت الوجود سیدی شیخ ابراہیم رشید سے انہوں نے اپنے شیخ استاذ اعظم سیدنا احمد بن ادریس سے بیان کیا کہ انھیں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بنفس نفیس طریقہ شاذلیہ کے اوراد سکھائے اور انھیں ورد جلیلہ اور طریقہ تسلیکیہ خاصہ عطا فرمایا اور فرمایا جو شخص میری طرف منسوب ہے میں اسے دوسرے ولی کی ولایت کے سپرد نہیں کرتا اور نہ اس کی کفالت میں دیتا ہوں بلکہ مجھے اس کے معاملات میں کفالت کا اختیار ہے سیدی احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیداری کی حالت میں ملاقات کا شرف نصیب ہوا، آپکے پاس خضر علیہ السلام

بھئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خضر علیہ السلام کو فرمایا کہ وہ مجھے طریقہ شاذلیہ کے اوراد سکھائے انہوں نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ سکھائے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا اے خضر علیہ السلام ۔ اسے وہ وظیفہ سکھاؤ جو تمام اذکار، صلوات اور استغفار کا جامع ہو اور جو ثواب کے لحاظ سے افضل اور تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہو، پس انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم وہ کون سا ہے، آپ نے فرمایا کہو، لا الٰہ الا اللہ محمد رَسُوْلُ اللهِ فِیْ فِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ عَدَدَ مَا وَسِعَهٗ عِلْمُ اللهِ"

پس انہوں نے اسے کہا پھر ان کے بعد میں نے اُسے دہرایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین بار پڑھنے کے بعد فرمایا، کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِ اللهِ الْعَظِيْمِ ، صَلٰوةٍ عَظِيْمَةٍ کے آخر تک پھر اسے کہا کہو، اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ جَمِيْعِ الْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَالذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ وَمِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً ظَاهِرًا اَوْ بَاطِنًا قَوْلًا وَّ فِعْلًا فِیْ جَمِيْعِ حَرَكَاتِیْ وَسَكَنَاتِیْ وَخَطَرَاتِیْ وَاَنْفَاسِیْ كُلِّهَا دَآئِمًا اَبَدًا سَرْمَدًا مِّنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهِ الْعِلْمُ وَاَحْصَاهُ الْكِتٰبُ وَخَطَّهُ الْقَلَمُ وَعَدَدَ مَا اَوْجَدَتْهُ الْقُدْرَةُ وَخَصَّصَتْهُ الْاِرَادَةُ وَمِدَادَ كَلِمَاتِ اللهِ كَمَا يَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْهِ رَبِّنَا وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى "، اور یہ وہی استغفار کبیر ہے پس ان دونوں کو

حضر علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا اور بعد میں میں نے پڑھا پھر مجھے انوار محمدیہ پہنائے گئے اور اللہ تعالی کی مدد عطا کی گئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے احمد! میں نے تجھے آسمانوں اور زمینوں کی کنجیاں عطا کی ہیں اور یہ مخصوص ذکر عظیم صلاۃ اور بہت بڑا استغفار ہے۔
سیدی احمد قدس سرہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر واسطہ کے مجھے اس کی تلقین فرمائی پس میں اسی طرح مریدوں کو تلقین کرنے لگا جس طرح جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلقین فرمائی تھی اور ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے احمد! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فی کل لمحۃ ونفس عدد ما وسعہ علم اللہ" میں نے تیرے لئے خزانہ بنایا ہے کوئی شخص تجھ سے سبقت نہیں لے گیا اپنے ساتھیوں کو اسے سکھاؤ وہ اس کے ذریعہ سبقت لے جائیں گے، شیخ احمد رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وظائف لفظ بلفظ لکھوائے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے، ہم نے علم مردوں کی زبان سے حاصل کیا جس طرح تم حاصل کرتے ہو۔ پھر ہم نے اسے اللہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا جس کو انہوں نے درست قرار دیا ہم نے اسے درست قرار دیا اور جس کی انہوں نے نفی کی ہم نے بھی اس کی نفی کر دی جو مجھے شیخ مذکور نے بیان کیا اور اسے پڑھا اور میں نے سنا اس رسالہ سے جو انہوں نے سیدی احمد بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں لکھا اس کے اوراد کے حاشیہ پر اور صلوات شریفہ پر تھا اور مجھے انہوں نے بتایا کہ جو

کچھ اس میں ہے میں نے اسے سیدی شیخ ابراہیم الرشید سے کئی مرتبہ سنا وہ اسے سیدی احمد بن ادریس سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن دوسرے پانچ درود شریف، میں نے انہیں ان کے چودہ صلوات میں سے منتخب کیا ہے، اور شیخ قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ یہ صلوات انوار کے عرش پہ حاوی ہیں اور ان کے پاؤں اسرار کی کرسی پہ ہیں۔

حقائق احمدیہ کے قرآن سے کمالات محمدیہ کی کتاب میں پڑھے جاتے ہیں۔ ان کا آفتاب بلندیوں کے آسمان پہ طلوع ہوا ہے اور کمالِ محمدی کے چہرہ سے نقاب اٹھایا ہے اس کا سمندر حقائق الٰہیہ میں موجزن ہے معارفِ محمدیہ سے انہیں وافر حصہ ملا ہے اے وہ شخص جو نورِ محمدی کے کوثر میں تیرنا چاہتا ہے اسے حاصل کرلے اور جو شخص احمدی سمندر میں غوطہ زنی کرنا چاہتا ہے اس کے معانی کے عجائب ہیں، حقائق محمدیہ کی کتاب سے تم پہ محکم آیات پڑھتے ہیں اور اس کی آیات بیّنات کے حروف کے بعض نقش کی تیرے لئے تفسیر کی جاتی ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔ میں اس عبارت کو لفظ بلفظ مع صلوات کے احمد بن ادریس کے مجموعہ احزاب مطبوعہ قسطنطنیہ سے سیّدی شیخ اسماعیل النواب مذکور کی تصحیح کے ساتھ نقل کیا ہے اور میں نے ان کے سامنے اسے ایک ہی مجلس میں پڑھا ہے اور انہوں نے مجھے شیخ ابراہیم الرشید لمن مولفہا سے اجازت فرمائی ہے۔

صلوٰۃ الکبریٰ سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا درود شریف،

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ
عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اَعْبُدُ اللّٰهَ رَبِّىْ وَلَا
اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَدْعُوْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ۨ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ○ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً هُوَ اَهْلُهَا ○ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا
مَا هُوَ اَهْلُهٗ ○ اَللّٰهُمَّ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَىْءٍ وَّمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وَالزَّبُوْرِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ
قَبْلَكَ شَىْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَىْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ
فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَىْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَىْءٌ فَلَكَ
الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ صَلٰوةً مُّبَارَكَةً
طَيِّبَةً كَمَا اَمَرْتَ اَنْ نُّصَلِّىَ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ صَلٰوتِكَ شَىْءٌ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا

حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ رَحْمَتِكَ شَیْءٌ وَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا
یَبْقٰی مِنْ رَحْمَتِكَ شَیْءٌ وَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ
بَرَكَاتِكَ شَیْءٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ اَفْلِحْ وَ اَنْجِحْ وَ اَتِمَّ وَ اَصْلِحْ
وَزَكِّ وَ اَرْبِحْ وَ اَوْفِ وَ اَرْجِحْ ۝ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ وَ اَجْزَلَ
الْمِنَنِ وَ التَّحِیَّاتِ عَلٰی عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ هُوَ فَلَقُ
صُبْحِ اَنْوَارِ الْوَحْدَانِیَّةِ وَطَلْعَةُ شَمْسِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِیَّةِ
وَبَهْجَةِ قَمَرِ الْحَقَائِقِ الصَّمَدَانِیَّةِ وَحَضْرَةُ عَرْشِ الْحَضَرَاتِ
الرَّحْمَانِیَّةِ نُوْرُ كُلِّ رَسُوْلٍ وَسَنَاهُ یٰسٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ
اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ سِرُّ كُلِّ نَبِیٍّ وَّ
هُدَاهُ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ وَجَوْهَرُ كُلِّ وَلِیٍّ وَضِیَاهُ
سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْعَرَبِیِّ الْقُرَشِیِّ الْهَاشِمِیِّ الْاَبْطَحِیِّ التِّهَامِیِّ
الْمَكِّیِّ صَاحِبِ التَّاجِ وَ الْكَرَامَةِ صَاحِبِ الْخَیْرِ وَ الْمِیْرِ صَاحِبِ
السَّرَایَا وَ الْعَطَایَا وَ الْغَزْوِ وَ الْجِهَادِ وَ الْمَغْنَمِ وَ الْمَقْسَمِ صَاحِبِ
الْاٰیَاتِ وَ الْمُعْجِزَاتِ وَ الْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ صَاحِبِ الْحَجِّ وَ الْحَلْقِ
وَ التَّلْبِیَةِ صَاحِبِ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ الْمَقَامِ
وَ الْقِبْلَةِ وَ الْمِحْرَابِ وَ الْمِنْبَرِ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَ الْحَوْضِ
الْمَوْرُوْدِ وَ الشَّفَاعَةِ وَ السُّجُوْدِ لِلرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ صَاحِبِ رَمْیِ

الْجَمَرَاتِ وَالْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ صَاحِبِ الْعَلَمِ الطَّوِيْلِ وَالْكَلَامِ
الْجَلِيْلِ صَاحِبِ كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ وَالتَّصْدِيْقِ ٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْمِحَنِ وَالْإِحَنِ وَالْأَهْوَالِ وَ
وَالْبَلِيَّاتِ وَتُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْفِتَنِ وَالْأَسْقَامِ وَالْاٰفَاتِ
وَالْعَاهَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْخَطَايَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا
بِهَا جَمِيْعَ مَا نَطْلُبُهٗ مِنَ الْحَاجَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ
اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ
الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِيْ فِيْ مُدَّةِ حَيَاتِيْ وَبَعْدَ مَمَاتِيْ
اَضْعَافَ ذٰلِكَ اَلْفَ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَّسَلَامٍ مَضْرُوْبَيْنِ فِيْ
مِثْلِ ذٰلِكَ وَاَمْثَالِ ذٰلِكَ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَ
اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ
وَاَشْيَاعِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَمَوَالِيْهِ وَخُدَّامِهٖ وَحُجَّابِهٖ اِلٰهِيْ
اجْعَلْ كُلَّ صَلٰوةٍ مِّنْ ذٰلِكَ تَفُوْقُ وَتَفْضُلُ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ
عَلَيْهِ مِنْ اَهْلِ الْاَرَضِيْنَ اَجْمَعِيْنَ كَفَضْلِهِ الَّذِيْ
فَضَّلْتَهٗ عَلٰى كَافَّةِ خَلْقِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ

عَلَيْنَا إِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَ
رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ السَّيِّدِ الْكَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ
حَاءِ الرَّحْمَةِ مِيْمِ الْمُلْكِ وَدَالِ الدَّوَامِ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَ
مَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ
وَعَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ وَصَفِيِّكَ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ
وَالرَّحْمَةِ لِّلْعٰلَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ اَلْمُصْطَفَى الْمُجْتَبٰى
الْمُنْتَقَى الْمُرْتَضٰى عَيْنِ الْعِنَايَةِ وَزَيْنِ الْقِيَامَةِ كَنْزِ الْهِدَايَةِ
وَاِمَامِ الْحَضْرَةِ وَاَمِيْنِ الْمَمْلَكَةِ وَطِرَازِ الْحُلَّةِ وَكَنْزِ
الْحَقِيْقَةِ وَشَمْسِ الشَّرِيْعَةِ كَاشِفِ دَيَاجِى الظُّلْمَةِ وَنَاصِرِ
الْمِلَّةِ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ
تَخْشَعُ الْاَصْوَاتُ وَتَشْخَصُ الْاَبْصَارُ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الْاَبْلَجِ وَالْبَهَاءِ الْاَبْهَجِ
نَامُوْسِ تَوْرَاةِ مُوْسٰى وَقَامُوْسِ اِنْجِيْلِ عِيْسٰى صَلَوٰتُ اللّٰهِ
وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ طِلَّسْمِ الْفُلْكِ الْاَطْلَسِ
فِيْ بُطُوْنِ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ طَاوُوْسِ
الْمُلْكِ الْمُقَدَّسِ فِيْ ظُهُوْرِ فَخَلَقْتُ خَلْقًا فَتَعَرَّفْتُ اِلَيْهِمْ
فَبِيْ عَرَفُوْنِيْ قُرَّةِ عَيْنِ الْيَقِيْنِ مِرْاٰةِ اُوْلِى الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ
اِلٰى شُهُوْدِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ نُوْرِ اَنْوَارِ اَبْصَارِ بَصَائِرِ

الْاَنْبِيَآءِ الْمُكَرَّمِيْنَ وَمَحَلِّ نَظَرِكَ وَسَعَةِ رَحْمَتِكَ مِنَ الْعَوَالِمِ
الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اِخْوَانِهٖ مِنَ
النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَاَتْحِفْ وَاَنْعِمْ وَامْنَحْ وَاَكْرِمْ وَاَجْزِلْ
وَاَعْظِمْ اَفْضَلَ صَلٰوتِكَ وَاَوْفٰى سَلَامِكَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا يَّتَنَزَّلَانِ
مِنْ اُفُقِ كُنْهِ بَاطِنِ الذَّاتِ اِلٰى فَلَكِ سَمَاءِ مَظَاهِرِ الْاَسْمَاءِ
وَالصِّفَاتِ وَيَرْتَقِيَانِ عِنْدَ سِدْرَةِ مُنْتَهَى الْعَارِفِيْنَ اِلٰى مَرْكَزِ
جَلَالِ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ عِلْمِ يَقِيْنِ الْعُلَمَآءِ الرَّبَّانِيِّيْنَ وَعَيْنِ يَقِيْنِ
الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ وَحَقِّ يَقِيْنِ الْاَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ الَّذِیْ
تَاهَتْ فِیْ اَنْوَارِ جَلَالِهٖ اُوْلُو الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَتَحَيَّرَتْ
فِیْ دَرْكِ حَقَائِقِ عُظَمَاءِ الْمَلَائِكَةِ الْمُهَيَّمِيْنَ الْمُنَزَّلِ
عَلَيْهِ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ لَقَدْ مَنَّ
اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ صَلٰوةً ذَاتِكَ عَلٰى حَضْرَتِ صِفَاتِكَ الْجَامِعِ بِكُلِّ
الْكَمَالِ الْمُتَّصِفِ بِصِفَاتِ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ مَنْ تَنَزَّهَ
عَنِ الْمَخْلُوْقِيْنَ فِی الْمِثَالِ يَنْبُوْعِ الْمَعَارِفِ الرَّبَّانِيَّةِ

وَحِيطَةِ الْاَسْرَارِ الْاِلٰهِيَّةِ غَايَةِ مُنْتَهَى السَّائِلِيْنَ وَدَلِيْلِ
كُلِّ حَائِرٍ مِّنَ السَّالِكِيْنَ مُحَمَّدٍ الْمَحْمُوْدِ بِالْاَوْصَافِ وَ
الذَّاتِ وَاَحْمَدَ مَنْ مَضٰى وَمَنْ هُوَ آتٍ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا
بِدَايَةَ الْاَزَلِ وَغَايَةَ الْاَبَدِ حَتّٰى لَا يَحْصُرُهٗ عَدَدٌ وَّلَا يُنْهِيْهِ
اَمَدٌ وَّ اَرْضَ عَنْ تَوَابِعِهٖ فِى الشَّرِيْعَةِ وَ الطَّرِيْقَةِ
وَالْحَقِيْقَةِ مِنَ الْاَصْحَابِ وَالْعُلَمَاءِ وَ اَهْلِ الطَّرِيْقَةِ وَاجْعَلْنَا
يَا مَوْلَانَا مِنْهُمْ حَقِيْقَةً اٰمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَتْحِ اَبْوَابِ حَضْرَتِكَ وَعَيْنِ
عِنَايَتِكَ بِخَلْقِكَ وَرَسُوْلِكَ اِلٰى جِنِّكَ وَاِنْسِكَ وَحْدَانِيِّ
الذَّاتِ الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ الْاٰيَاتُ الْوَاضِحَاتُ مُقِيْلِ الْعَثَرَاتِ
وَسَيِّدِ السَّادَاتِ مَاحِي الشِّرْكِ وَالضَّلَالَاتِ بِالسُّيُوْفِ
الْقَاطِعَاتِ الْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ
الثَّمِلِ مِنْ شَرَابِ الْمُشَاهَدَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مَنْ لَّهُ الْاَخْلَاقُ
الرَّضِيَّةُ وَالْاَوْصَافُ الْمَرْضِيَّةُ وَالْاَقْوَالُ الشَّرْعِيَّةُ وَالْاَحْوَالُ
الْحَقِيْقِيَّةُ وَالْعِنَايَاتُ الْاَزَلِيَّاتُ وَالسَّعَادَاتُ الْاَبَدِيَّةُ
وَالْفُتُوْحَاتُ الْمَكِّيَّةُ وَالظُّهُوْرَاتُ الْمَدَنِيَّةُ وَالْكَمَالَاتُ
الْاِلٰهِيَّةُ وَالْمَعَالِمُ الرَّبَّانِيَّةُ وَسِرُّ الْبَرِيَّةِ وَشَفِيْعُنَا يَوْمَ بَعْثِنَا
الْمُسْتَغْفِرُ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا الدَّاعِيْ اِلَيْكَ وَالْمُقْتَدٰى بِهٖ لِمَنْ

أَرَادَ الْوُصُوْلَ إِلَيْكَ الْاٰنِسُ بِكَ وَالْمُسْتَوْحِشُ مِنْ غَيْرِكَ
حَتّٰى تَمَتَّعَ مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ وَرَجَعَ بِكَ لَا بِغَيْرِكَ وَشَهِدَ
وَحْدَتَكَ فِيْ كَثْرَتِكَ وَقُلْتَ لَهٗ بِلِسَانِ حَالِكَ وَتَوْبَتَهٗ
بِكَمَالِكَ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ
الذَّاكِرُ لَكَ فِيْ لَيْلِكَ وَالصَّائِمُ لَكَ فِيْ نَهَارِكَ الْمَعْرُوْفُ عِنْدَ
مَلٰئِكَتِكَ اَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِالْحَرْفِ
الْجَامِعِ الْمَعَانِيْ كَمَالِكَ نَسْأَلُكَ إِيَّاكَ بِكَ اَنْ تُرِيَنَا وَجْهَ نَبِيِّنَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَمْحُوَ عَنَّا وُجُوْدَ ذُنُوْبِنَا بِمُشَاهَدَةِ
جَمَالِكَ وَتُغَيِّبَنَا عَنَّا فِيْ بِحَارِ اَنْوَارِكَ مَخْصُوْصِيْنَ مِنَ الشَّوَاغِلِ
الدُّنْيَوِيَّةِ رَاغِبِيْنَ إِلَيْكَ غَائِبِيْنَ بِكَ يَا هُوَ يَا اللّٰهُ يَا هُوَ
يَا اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ اَسْقِنَا مِنْ شَرَابِ مَحَبَّتِكَ وَاغْمِسْنَا
فِيْ بِحَارِ اَحَدِيَّتِكَ حَتّٰى نَرْتَعَ فِيْ بُحْبُوْحَةِ حَضْرَتِكَ وَتَقْطَعَ
عَنَّا اَوْهَامَ خَلِيْقَتِكَ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ وَنَوِّرْنَا بِنُوْرِ طَاعَتِكَ
وَاهْدِنَا وَلَا تُضِلَّنَا وَبَصِّرْنَا بِعُيُوْبِنَا عَنْ عُيُوْبِ غَيْرِنَا
بِحُرْمَةِ نَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ مَصَابِيْحِ الْوُجُوْدِ وَاَهْلِ الشُّهُوْدِ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
نَسْأَلُكَ اَنْ تُلْحِقَنَا بِهِمْ وَتَمْنَحَنَا جَنَّتَهُمْ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا
إِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَهَبْ لَنَا مَعْرِفَةً نَافِعَةً إِنَّكَ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا رَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ نَسْأَلُکَ
اَنْ تَرْزُقَنَا رُؤْیَةَ وَجْهِ نَبِیِّنَا فِیْ مَنَامِنَا وَیَقْظَتِنَا وَاَنْ تُصَلِّیَ وَ
تُسَلِّمَ عَلَیْهِ صَلَاةً دَآئِمَةً اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی
خَیْرِنَا وَکُنْ لَنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوٰتِکَ اَبَدًا دَآئِمًا
بَرَکَاتِکَ سَرْمَدًا وَاَزْکٰی تَحِیَّاتِکَ فَضْلًا وَعَدَدًا عَلٰی اَشْرَفِ
الْحَقَائِقِ الْاِنْسَانِیَّةِ وَالْجَانِیَّةِ وَمَجْمَعِ الرَّقَائِقِ
الْاِیْمَانِیَّةِ وَطُوْرِ تَجَلِّیَاتِ الْاِحْسَانِیَّةِ وَمَهْبَطِ الْاَسْرَارِ الرَّحْمَانِیَّةِ
وَاسِطَةِ عِقْدِ النَّبِیِّیْنَ وَمُقَدِّمَةِ جَیْشِ الْمُرْسَلِیْنَ وَقَائِدِ
رَکْبِ الْاَوْلِیَاءِ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَاَفْضَلِ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ حَامِلِ
لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰی وَمَالِکِ اَزِمَّةِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰی شَاهِدِ
اَسْرَارِ الْاَزَلِ وَمُشَاهِدِ اَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْاُوَلِ تَرْجُمَانِ
لِسَانِ الْقِدَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ مَظْهَرِ سِرِّ
الْجُوْدِ الْجُزْئِیِّ وَالْکُلِّیِّ وَاِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ الْعُلْوِیِّ وَالسُّفْلِیِّ
رُوْحِ جَسَدِ الْکَوْنَیْنِ وَعَیْنِ حَیَاةِ الدَّارَیْنِ الْمُتَحَقِّقِ
بِاَعْلٰی رُتَبِ الْعُبُوْدِیَّةِ وَالْمُتَخَلِّقِ بِاَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ
الْاِصْطِفَائِیَّةِ الْخَلِیْلِ الْاَعْظَمِ وَالْحَبِیْبِ الْاَکْرَمِ سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ

ذِكْرِهِ وَذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَائِمًا ۝ اَللّٰهُمَّ
إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنُوْرِهِ السَّارِيْ فِي الْوُجُوْدِ اَنْ تُحْيِيَ قُلُوْبَنَا
بِنُوْرِ حَيَاةِ قَلْبِهِ الْوَاسِعِ لِكُلِّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَّعِلْمًا وَهُدًى
وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَنْ تَشْرَحَ صُدُوْرَنَا بِنُوْرِ صَدْرِهِ
الْجَامِعِ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَّضِيَاءً وَّذِكْرٰى
لِلْمُتَّقِيْنَ وَتُطَهِّرُ نُفُوْسَنَا بِطَهَارَةِ نَفْسِهِ الزَّكِيَّةِ الْمَرْضِيَّةِ
وَتُعَلِّمَنَا بِاَنْوَارِ عُلُوْمِهِ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ وَ
تُسَوِّيَ سَرَائِرَنَا فِيْهَا بِلَوَامِعِ اَنْوَارِكَ حَتّٰى تُغْنِيَنَا عَنَّا فِيْ حَقٍّ
حَقِيْقَةٍ فَيَكُوْنَ هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ بِنَا بِقَيُّوْمِيَّتِكَ السَّرْمَدِيَّةِ
فَنَعِيْشَ بِرُوْحِهٖ عَيْشَ الْحَيَاةِ الْاَبَدِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اٰمِيْنَ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ
عَلَيْنَا يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا رَحْمٰنُ وَبِتَجَلِّيَاتِ مُنَازَلَاتِكَ فِيْ
مِرْاٰةِ شُهُوْدِهٖ لِمُنَازَلَاتِ تَجَلِّيَاتِكَ فَنَكُوْنَ فِي الْخُلَفَاءِ
الرَّاشِدِيْنَ فِيْ وَلَايَةِ الْاٰيَةِ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ جَمَالِ لُطْفِكَ وَحَنَانِ عِطْفِكَ
وَجَلَالِ مُلْكِكَ وَكَمَالِ قُدْسِكَ النُّوْرِ الْمُطْلَقِ لِسِرِّ
الْمَعِيَّةِ الَّتِيْ لَا تَتَقَيَّدُ الْبَاطِنِ مَعْنًى فِيْ غَيْبِكَ الظَّاهِرِ
حَقًّا فِيْ شَهَادَتِكَ شَمْسِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ مَجْلٰى
حَضْرَةِ الْحَضَرَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ مَنَازِلِ الْكُتُبِ الْقَيِّمَةِ

وَنُورِ الْاٰیَاتِ الْبَیِّنَۃِ الَّذِیْ خَلَقْتَہٗ مِنْ نُوْرِ ذَاتِکَ وَحَقَّقْتَہٗ
بِاَسْمَائِکَ وَصِفَاتِکَ وَخَلَقْتَ مِنْ نُوْرِہٖ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
وَتَعَرَّفْتَ اِلَیْھِمْ بِاَخْذِ الْمِیْثَاقِ عَلَیْھِمْ بِقَوْلِکَ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ
وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ
بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ
قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ۝
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی بَھْجَۃِ الْکَمَالِ وَتَاجِ الْجَلَالِ وَ
بَھَآءِ الْجَمَالِ وَشَمْسِ الْوِصَالِ وَعَبَقِ الْوُجُوْدِ وَحَیَاۃِ
کُلِّ مَوْجُوْدٍ عِزِّ جَلَالِ سَلْطَنَتِکَ وَجَلَالِ عِزِّ
مَمْلَکَتِکَ وَمَلِیْکِ صُنْعِ قُدْرَتِکَ وَطِرَازِ الصَّفْوَۃِ
مِنْ اَھْلِ صَفْوَتِکَ وَخُلَاصَۃِ الْخَاصَّۃِ مِنْ اَھْلِ قُرْبِکَ
سِرِّ اللّٰہِ الْاَعْظَمِ وَحَبِیْبِ اللّٰہِ الْاَکْرَمِ وَخَلِیْلِ اللّٰہِ الْمُکَرَّمِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَتَوَسَّلُ بِہٖ اِلَیْکَ وَنَتَشَفَّعُ بِہٖ لَدَیْکَ صَاحِبِ الشَّفَاعَۃِ
الْکُبْرٰی وَالْوَسِیْلَۃِ الْعُظْمٰی وَالشَّرِیْعَۃِ الْغَرَّآءِ وَالْمَکَانَۃِ الْعُلْیَا
وَالْمَنْزِلَۃِ الزُّلْفٰی وَقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اَنْ تُحَقِّقْنَا بِہٖ
ذَاتًا وَّصِفَاتٍ وَّاَسْمَاءً وَّاَفْعَالًا وَّاٰثَارًا حَتّٰی لَا نَرٰی وَلَا
نَسْمَعَ وَلَا نُحِسَّ وَلَا نَجِدَ اِلَّا اِیَّاکَ اِلٰھِیْ وَسَیِّدِیْ بِفَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ

اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ هُوِيَّتَنَا عَيْنَ هُوِيَّتِهٖ فِيْ اَوَائِلِهٖ وَنِهَايَتِهٖ
بِوُدِّ خُلَّتِهٖ وَصَفَاءِ مَحَبَّتِهٖ وَفَوَاتِحِ اَنْوَارِ بَصِيْرَتِهٖ وَجَوَامِعِ اَسْرَارِ
سَرِيْرَتِهٖ وَرَحِيْمِ رَحَمَاتِهٖ وَنَعِيْمِ نَعْمَائِهٖ ٥ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ
بِجَاهِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْفِرَةَ
وَالرِّضٰى وَالْقَبُوْلَ قَبُوْلًا تَامًّا لَا تَكِلْنَا فِيْهِ اِلٰى اَنْفُسِنَا طَرْفَةَ
عَيْنٍ يَا نِعْمَ الْمُجِيْبُ فَقَدْ دَخَلَ الدَّخِيْلُ يَا مَوْلَايَ بِجَاهِ
نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ غُفْرَانَ ذُنُوْبِ
الْخَلْقِ بِاَجْمَعِهِمْ اَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ بَرِّهِمْ وَفَاجِرِهِمْ
كَقَطْرَةٍ فِيْ بَحْرِ جُوْدِكَ الْوَاسِعِ الَّذِيْ لَا سَاحِلَ لَهٗ فَقَدْ
قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ٥ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ
الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ
شَقِيًّا رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ رَبِّ
اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ يَا عَوْنَ الضُّعَفَآءِ يَا
عَظِيْمَ الرَّجَاءِ يَا مُوْقِظَ الْغَرْقٰى يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى
يَا نِعْمَ الْمَوْلٰى يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ
الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْجَامِعِ الْاَكْمَلِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِيْ

الأفضل طراز حلة الإيمان، معدن الجود والإحسان

صاحب الهمم السماوية والعلوم اللدنية۔ اللهم

صل وسلم على من خلقت الوجود لأجله ورخصت

الأشياء بسببه محمدن المحمود صاحب المكارم والجود

وعلى آله وأصحابه الأقطاب السابقين إلى جناب

ذلك الجناب۔ اللهم صل وسلم على سيدنا محمد النور

البهي والبيان الجلي واللسان العربي والدين الحنيفي رحمة

للعلمين المؤيد بالروح الأمين وبالكتب المبين وخاتم

النبيين ورحمة الله للعلمين والخلائق أجمعين۔ اللهم

صل وسلم على من خلقته من نورك وجعلت كلامه من

كلامك وفضلته على أنبيائك وأوليائك وجعلت السعاية

منك إليه ومنه إليهم كمال كل ولي لك وهادي كل مضل

عنك هادي الخلق إلى الحق تارك الأشياء لأجل

الخيرات بفضلك وخاطبته على بساط قربك وكان فضل

الله عليك عظيما القائم لك في ليلك والصائم لك في

نهارك والهائم بك في جلالك۔ اللهم صل وسلم

على نبيك الخليفة في خلقك المشتغل بذكرك المتفكر

في خلقك والأمين لسرك والبرهان لوصلك الحاضر في

سرائر قدسك والمشاهد لجمال جلالك سيدنا ومولانا

مُحَمَّدٍ الْمُفَسِّرِ لِاٰيَاتِكَ وَالظَّاهِرِ فِي مُلْكِكَ وَالْغَائِبِ فِي
مَلَكُوْتِكَ وَالْمُتَخَلِّقِ بِصِفَاتِكَ وَالنَّاجِي اِلٰى جَبَرُوْتِكَ الْحَضْرَةِ
الرَّحْمَانِيَّةِ وَالْبُرْدَةِ الْجَلَالِيَّةِ وَالسَّرَابِيْلِ الْجَمَالِيَّةِ الْعَرْشِ
السَّبْقِيِّ وَالْحَبِيْبِ النَّبَوِيِّ وَالنُّوْرِ الْبَهِيِّ وَالدُّرِّ التَّقِيِّ وَالْمِصْبَاحِ
الْقَوِيِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَرُوْحِ
اَرْوَاحِ عِبَادِكَ الدُّرَّةِ الْفَاخِرَةِ وَالْعَبِقَةِ النَّافِحَةِ
بُوْبُوْءِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَحَاءِ الرَّحْمَاتِ وَجِيْمِ الدَّرَجَاتِ
وَسِيْنِ السَّعَادَاتِ وَنُوْنِ الْعِنَايَاتِ وَكَمَالِ الْكُلِّيَّاتِ
وَمَنْشَاءِ الْاَزَلِيَّاتِ وَخَتْمِ الْاَبَدِيَّاتِ الْمَشْغُوْلِ بِكَ
عَنِ الْاَشْيَاءِ الدُّنْيَاتِ الطَّاعِمِ مِنْ ثَمَرَاتِ
الْمُشَاهَدَاتِ الْمُسْتَقِيِّ مِنْ اَسْرَارِ الْقُدْسِيَّاتِ الْعَالِمِ
بِالْمَاضِيْ وَالْمُسْتَقْبَلَاتِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَخْيَارِ
وَاَصْحَابِهِ الْاَبْرَارِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي
الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ وَعَلٰى
اِسْمِهٖ فِي الْاَسْمَاءِ وَعَلٰى مَنْظَرِهٖ فِي الْمَنَاظِرِ وَعَلٰى سَمْعِهٖ فِي
الْمَسَامِعِ وَعَلٰى حَرَكَتِهٖ فِي الْحَرَكَاتِ وَعَلٰى سُكُوْنِهٖ فِي السَّكَنَاتِ
وَعَلٰى قُعُوْدِهٖ فِي الْقُعُوْدَاتِ وَعَلٰى قِيَامِهٖ فِي الْقِيَامَاتِ وَعَلٰى لِسَانِهٖ

الْبَشَارِيِ الْاَزَلِيِ وَالْخَتْمِ الْاَبَدِيِّ صَلِّ اللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِيْ اَعْطَيْتَهٗ وَكَرَّمْتَهٗ وَفَضَّلْتَهٗ وَنَصَرْتَهٗ
وَاَعْنَتَهٗ وَقَرَّبْتَهٗ وَاَدْنَيْتَهٗ وَسَقَيْتَهٗ وَمَكَّنْتَهٗ وَمَلَاْتَهٗ بِعِلْمِكَ
الْاَنْفَسِ وَبَسَطْتَهٗ بِحُبِّكَ الْاَطْوَسِ وَثَبَّتَّهٗ بِقَوْلِكَ الْاَقْبَسِ
بَحْرِ الْاَفْلَاكِ وَعَذَابِ الْاَخْلَاقِ وَنُوْرِكَ الْمُبِيْنِ وَعَبْدِكَ
الْقَدِيْمِ وَحَبْلِكَ الْمَتِيْنِ وَحِصْنِكَ الْحَصِيْنِ وَجَلَالِكَ الْحَكِيْمِ
وَجَمَالِكَ الْكَرِيْمِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَصَابِيْحِ
الْهُدٰى وَقَنَادِيْلِ الْوُجُوْدِ وَكَمَالِ السُّعُوْدِ الْمُطَهَّرِيْنَ مِنَ
الْعُيُوْبِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ صَلٰوةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدَ
وَرِيْحًا تَفُكُّ بِهَا الْكُرَبَ وَتَرَحُّمًا تَزِيْلُ بِهِ الْعَطَبَ تَكْوِيْنًا
تَقْضِيْ بِهِ الْاَرَبَ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ نَسْئَلُكَ ذٰلِكَ مِنْ فَضَائِلِ لُطْفِكَ وَغَرَائِبِ
فَضْلِكَ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ
وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ
بَيْتِهٖ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاٰتِهِ
الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالدَّرَجَةَ
الْعَالِيَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ

الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ
بِکَ وَنَسْاَلُکَ وَنَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِکِتَابِکَ الْعَزِیْزِ وَنَبِیِّکَ
الْکَرِیْمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَبِشَرَفِهِ الْمَجِیْدِ وَبِاَبَوَیْهِ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ
وَبِصَاحِبَیْهِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَذِی النُّوْرَیْنِ عُثْمَانَ وَاٰلِهٖ
فَاطِمَةَ وَعَلِیٍّ وَّوَلَدَیْهِمَا الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَمَّیْهِ حَمْزَةَ
وَالْعَبَّاسِ وَزَوْجَتَیْهِ خَدِیْجَةَ وَعَائِشَةَ ہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ
وَعَلٰی اَبَوَیْهِ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَعَلٰی اٰلِ کُلٍّ صَحْبِ کُلٍّ
صَلٰوةً یُتَرْجِمُھَا لِسَانُ الْاَزَلِ فِیْ رِیَاضِ الْمَلَکُوْتِ وَعَلَی
الْمَقَامَاتِ وَنَیْلِ الْکَرَامَاتِ وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ وَیَنْعِقُ بِھَا
لِسَانُ الْاَبَدِ فِیْ حَضِیْضِ النَّاسُوْتِ بِغُفْرَانِ الذُّنُوْبِ وَ
کَشْفِ الْکُرُوْبِ وَدَفْعِ الْمُھِمَّاتِ کَمَا ھُوَ اللَّائِقُ
بِاِلٰھِیَّتِکَ وَشَانِکَ الْعَظِیْمِ وَکَمَا ھُوَ اللَّائِقُ بِاَھْلِیَّتِھِمْ
وَمَنْصِبِھِمُ الْکَرِیْمِ بِخُصُوْصِ خَصَائِصِ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ
مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ حَقِّقْهُ بِسَرَائِرِھِمْ
فِیْ مَدَارِجِ مَعَارِفِھِمْ بِمَثُوْبَةِ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنْکَ
الْحُسْنٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَوْزُ بِالسَّعَادَةِ
الْکُبْرٰی بِمَوَدَّتِهِ الْقُرْبٰی وَعُمْنَا فِیْ حِزْبِهِ الْمَحْمُوْدِ فِیْ مَقَامِهِ
الْمَحْمُوْدِ وَتَحْتَ لِوَائِهِ الْمَعْقُوْدِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ عِرْفَانِ مَعْرُوْفِهٖ

الْمَوْرُوْدِ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُوْزِ
بِشَارَةِ قُلْ يَسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ بِظُهُوْرِ بِشَارَةِ وَلَسَوْفَ
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ
الْاِكْرَامِ ٥ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِعِزِّ جَلَالِكَ وَبِجَلَالِ عِزَّتِكَ وَ
بِقُدْرَةِ سُلْطَانِكَ وَبِسُلْطَانِ قُدْرَتِكَ وَبِحُبِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ وَالْاَهْوَاءِ الرَّدِيَّةِ
يَا ظَهِيْرَ اللَّاجِيْنَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ اَجِرْنَا مِنَ الْخَوَاطِرِ
النَّفْسَانِيَّةِ وَاحْفَظْنَا مِنَ الشَّهَوَاتِ الشَّيْطَانِيَّةِ وَطَهِّرْنَا مِنْ
كَدُوْرَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَصَفِّنَا بِصَفَاءِ الْمَحَبَّةِ الصِّدِّيْقِيَّةِ
مِنْ صَدَا الْغَفْلَةِ وَوَهْمِ الْجَهْلِ حَتّٰى تَضْمَحِلَّ رُسُوْمُنَا بِفَنَاءِ
الْاَنَانِيَّةِ وَمُبَايَنَةِ الطَّبِيْعَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ فِىْ حَضْرَةِ الْجَمْعِ
وَالتَّخْلِيَةِ وَالتَّحَلِّىْ بِالْاُلُوْهِيَّةِ الْاَحَدِيَّةِ وَالتَّجَلِّىْ بِالْحَقَائِقِ
الصَّمَدَانِيَّةِ فِىْ شُهُوْدِ الْوَحْدَانِيَّةِ حَيْثُ لَا حَيْثُ وَلَا اَيْنَ
وَلَا كَيْفَ يَبْقَى الْكُلُّ لِلّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَمَعَ
اللّٰهِ غَرْقًا بِنِعْمَةِ اللّٰهِ فِىْ بَحْرِ مِنَّةِ اللّٰهِ مَنْصُوْرِيْنَ بِسَيْفِ
اللّٰهِ مَخْصُوْصِيْنَ بِمَكَارِمِ اللّٰهِ مَلْحُوْظِيْنَ بِعَيْنِ
اللّٰهِ مَحْظُوْظِيْنَ بِعِنَايَةِ اللّٰهِ مَحْفُوْظِيْنَ بِعِصْمَةِ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ
شَاغِلٍ يُشْغِلُ عَنِ اللّٰهِ وَخَاطِرٍ يَخْطُرُ فِىْ غَيْرِ اللّٰهِ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ
يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ٥

اَللّٰهُمَّ اشْغَلْنَا بِكَ وَهَبْ لَنَا هِبَةً لَا سَعَةَ فِيْهَا لِغَيْرِكَ
وَلَا مَدْخَلَ فِيْهَا لِسِوَاكَ وَاسِعَةً بِالْعُلُوْمِ الْاِلٰهِيَّةِ وَالصِّفَاتِ
الرَّبَّانِيَّةِ وَالْاَخْلَاقِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَتَوِّجْ عَقَائِدَنَا بِحُسْنِ الظَّنِّ
الْجَمِيْلِ وَحَقِّ الْيَقِيْنِ وَحَقِيْقَةِ التَّمْكِيْنِ وَسَدِّدْ اَحْوَالَنَا
بِالتَّوْفِيْقِ وَالسَّعَادَةِ وَحُسْنِ الْيَقِيْنِ وَشُدَّ قَوَاعِدَنَا عَلٰى
صِرَاطِ الْاِسْتِقَامَةِ وَقَوَاعِدِ الْعِزِّ الرَّصِيْنِ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
نَعِمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ
الشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَشَيِّدْ مَقَاصِدَنَا فِي الْمَجْدِ
الْاَثِيْلِ عَلٰى اَعْلٰى ذِرْوَةِ الْكَرَامَةِ وَعَزَائِمِ اُولِي الْعَزْمِ
مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَا غِيَاثَ
الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا بِاَلْطَافِ رَحْمَتِكَ مِنْ ضَلَالِ
الْبُعْدِ وَاشْمَلْنَا بِنَفَحَاتِ عِنَايَتِكَ فِيْ مَصَارِعِ الْحُبِّ
وَاَسْعِفْنَا بِاَنْوَارِ هِدَايَتِكَ فِيْ حَضَائِرِ الْقُرْبٰى وَاَيِّدْنَا
بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا بِالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ
بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ
مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ

نَبِیِّہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ یَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهٗ یَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ یَا
ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهٗ یَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ یَا صَاحِبَ
کُلِّ غَرِیْبٍ یَا مُوْنِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ
اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ
مَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
عَلَیْہِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ۝

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا مَعَهٗ بِشَفَاعَتِہٖ وَضَمَانِہٖ وَرِعَایَتِہٖ
مَعَ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِدَارِکَ دَارِ السَّلَامِ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ
عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتْحِفْنَا
بِمُشَاهَدَتِہٖ بِلَطِیْفِ مُنَازَلَتِہٖ یَا کَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ اَکْرِمْنَا
بِالنَّظَرِ اِلٰی جَمَالِ سُبُحَاتِ وَجْهِکَ الْعَظِیْمِ وَاحْفَظْنَا
بِکَرَامَتِہٖ بِالتَّکْرِیْمِ وَالتَّبْجِیْلِ وَاَکْرِمْنَا بِنُزُلِہٖ نُزُلًا
مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ فِیْ رَوْضِ رِضْوَانٍ اُحِلَّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ
فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ اَبَدًا وَّاُعْطِیْکُمْ مَفَاتِیْحَ الْغَیْبِ
لِخَزَآئِنِ السِّرِّ الْمَکْنُوْنِ فِیْ مَکْنُوْنِ جَنَّاتِ

مَعَارِفِ صِفَاتِ الْمَعَانِیْ بِاَنْوَارِ ذَاتِ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ

وَنَحْوُ مَا يَدَّعُوْنَ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ بِانْعِطَافِ

رَافَةِ الرَّاَفَةِ مُحَمَّدٌ بِهٖ مِنْ عَيْنِ عِنَايَتِهٖ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ فِىْ مَحَاسِنِ قُصُوْرِ ذَخَائِرِ سَرَائِرِ

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاۤءً

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فِیْ مِنَصَّةِ مَحَاسِنِ خَوَاتِمِ،

دَعْوَاهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ

وَاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

یہ صلوٰۃ کبرای سیدنا و مولانا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے صلوات ماثورہ اور سلف صالح رضی اللہ عنہم کے صلوات پر مشتمل ہے اور ان صلوات کی تکمیل اس کے ساتھ ہوئی تاکہ حسن تکمیل کے ساتھ لطف اندوز ہو اور یہ اس کے لئے تفصیل کے بعد اجمال ہو۔ میں نے اسے سیدی شیخ عبدالغنی نابلسی کی شرح سے نقل کیا ہے۔ اس کتاب پر اطلاع پانے والے! تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ میں نے بہت سے اکابر مولفین صلوات مذکورہ کے حالات کو اختصار کے لئے اور ان کے بہت زیادہ مشہور ہونے کی وجہ سے ترک کر دیا ہے جیسے سیدنا و مولانا امام شافعی، شیخ عبدالقادر جیلانی، سید احمد رفاعی، سید احمد البدوی، سید ابراہیم دسوقی، سید عبدالسلام بن مشیش اور سید ابی الحسن شاذلی رضی اللہ عنہم اور بعض

وہ اکابرین جو ان بزرگوں کی طرح مشہور نہیں تھے اگرچہ مرتبہ اور مقام میں ان جیسے یا ان کے قریب تھے کے حالات میں سے بیان کئے ہیں، ہاں میں نے صلاۃ الاکبریہ پر سیدی مصطفی البکری کی شرح سے سیدی محی الدین ابن عربی کے مختصر حالات بیان کئے ہیں، باوجودیکہ وہ مشہور تھے، میں نے انہیں زمانہ کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔ میں نے امام شعرانی کی مذکورہ اکابرین کے اپنے طبقات میں حالات ذکر کرنے میں اقتدا کی ہے۔ اللہ ان تمام سے راضی ہو اور مجھے دنیا اور دین میں ان کی برکات سے نفع دے، اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم (فائدہ جلیلہ)

سیدی احمد الدرویر کی صلوات کی کتاب پر عارف صاوی کی شرح میں میں نے دیکھا ہے کہ اس درود شریف اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا محمد وعلی آلہ کما لا نہایۃ لکمالک وعدد کمالہ" کو کمالیہ بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہ بزرگ ترین درود شریف ہے۔ فرمایا، بعض نے کہا ہے، یہ ستر ہزار درود شریف کے برابر ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ ایک لاکھ کے برابر ہے، میں نے شیخ سالم بن احمد الشماع کی کتاب ترجمہ، امام الحدیث عبداللہ بن سالم البصری مکی میں دیکھا ہے۔ ان کی طرف سے بیان کیا ہے کہ یہ درود شریف خضر علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، جو دفع نسیان کے لئے مشہور ہے۔ انہوں نے شیخ ابوطاہر

بن ولی اللہ العارف ملا ابراہیم کورانی مدنی شافعی سے انہوں نے ابی محمد شیخ حسن منوفی سے انہوں نے کہا مجھے میرے شیخ، شیخ علی الشبراملسی نے بتایا اور وہ نابینا تھے، کہ وہ جمعہ کے روز نماز جمعہ سے پہلے شہاب خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں داخل ہوتے وہ اسے کرسی پر بٹھاتے اور شہاب خفاجی ان کے سامنے بیٹھ جاتے اور بعض اشکالات جو انہیں در پیش ہوتے تھے ان کے سامنے پیش کرتے تھے وہ ان کا جواب دیتے اور یہ بھی بتاتے کہ یہ جوابات کونسی کتاب میں ہیں اور ان کی پوری سند بیان کرتے، اسی طرح جب دوسرا جمعہ ہوتا تو پھر آتے، انھیں اس کے متعلق کہا گیا کہ باوجودیکہ وہ آنکھوں سے نابینا تھے۔ اور وہ ایسے نہیں ہیں۔ تو انہوں نے کہا ہاں کیوں کہ وہ بھول جاتے ہیں۔ اور میں نہیں بھولتا۔ ان سے پوچھا گیا کہ اس کا کیا سبب ہے، انہوں نے بتایا کہ میرا ایک ساتھی تھا ہم ہر علم برابر حاصل کرتے تھے۔ وہ مجھ سے علم رمل حاصل کرنے کے لیے جدا ہو گیا، مجھے یہ بہت گراں گزرا میں اپنے شیخ کے پاس گیا اور اسے تمام چیز بتائی اور مطالبہ کیا کہ وہ مجھے پڑھا دیا کریں، اس نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ اس نظر کے بغیر اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا، اور تم اس سے محروم ہو، اس سے میرا دل ٹوٹ گیا، اور غم سے نڈھال ہو گیا، شدت غم سے دو روز تک میں نے کھانا تک نہ کھایا، ایک شخص میرے پاس آ کر بیٹھا اور کہا، اے علی! تجھے کیا غم ہے؟ بس میں نے اسے بتایا تو اس نے کہا یہ علم نہ تو دنیا میں اچھا ہے اور نہ

آخرت میں اپنی آرزوؤں کو اس کے ساتھ وابستہ نہ کر، میں تمہیں ایک فائدہ
اس شرط پر پہنچانا چاہتا ہوں کہ تو میرے ساتھ عہد کرے کہ تو اس علم کے
ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھے گا اور نہ اس کا اہتمام کرے گا، میں نے اسے
کہا کہ مجھے بتائیے کہ وہ کس قسم کا فائدہ ہے تاکہ میں معاہدہ کر لوں، تو اس
نے مجھے دفع نسیان کے لئے یہ درود شریف بتایا، اسے تم مغرب و
عشاء کے درمیان کسی عدد معین کے بغیر پڑھو، اور وہ یہ ہے، اللّٰھم
صل علی محمد و الہ کما لا نہایۃ لکمالک وعدد کمالہ" ان کی حرف بحرف
عبارت ختم ہوئی۔

نوٹ :۔ اس درود مبارک کو دراصل پنتالیسویں (۴۵) درود کمالیہ
کے بعد درج کرنا چاہئے تھا چونکہ مجھے اس کے اس فائدہ کی اطلاع بعد
میں ہوئی اس لئے میرا دل اسے چھوڑنے پر راضی نہ ہوا۔

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول
يايها المزمل قم اليل الا قليلا نصفه او انقص منه قليلا